اسلامیات

برائے

جماعت نہم و دہم

NOT FOR SALE
Free From Government

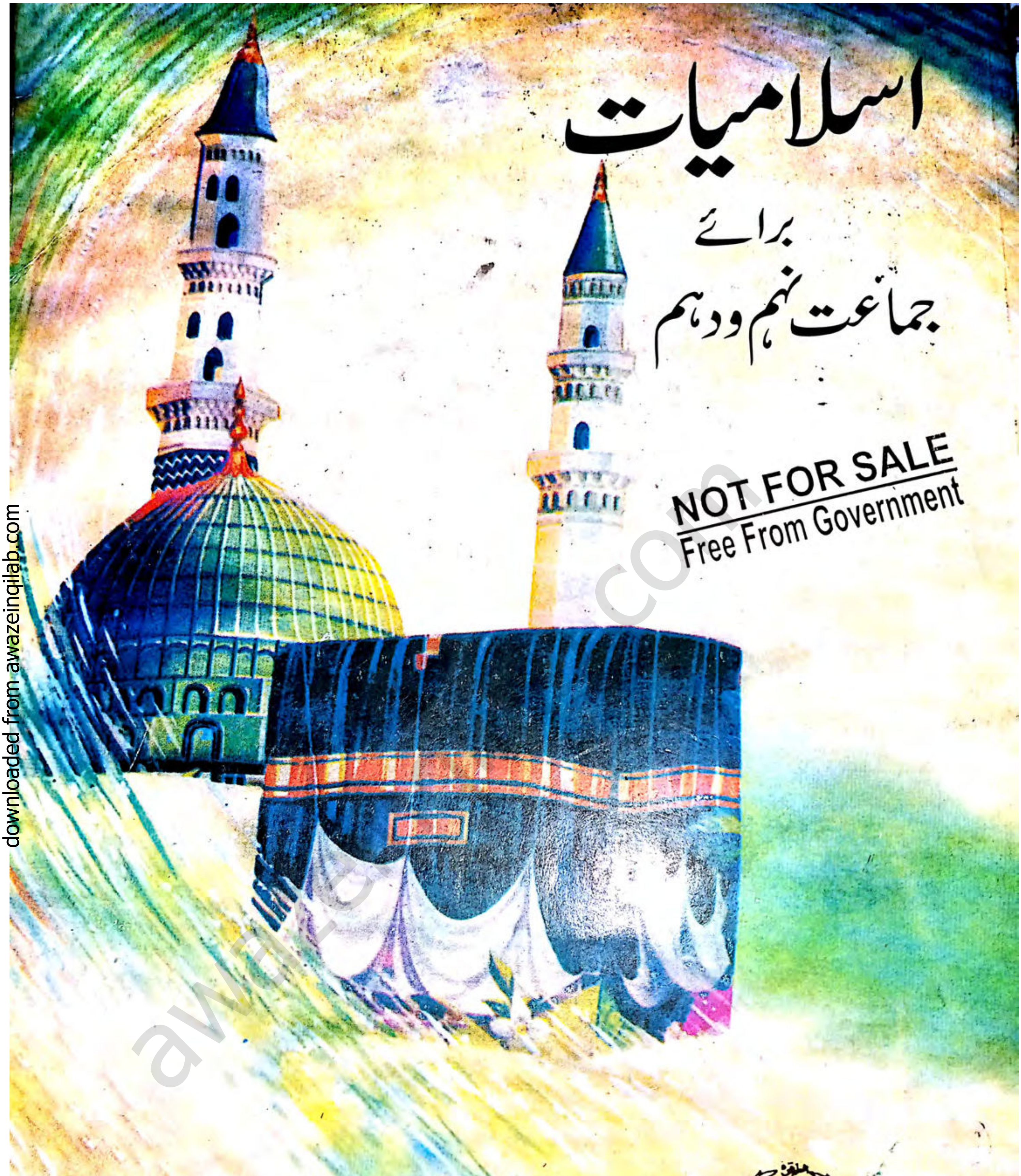

خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بک بورڈ پشاور

downloaded from awazeinqilab.com

جملہ حقوق بحق خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بک بورڈ پشاور محفوظ ہیں۔

تیار کردہ و منظور کردہ: وفاقی وزارتِ تعلیم (شعبہء نصاب) حکومتِ پاکستان اسلام آباد

خط نمبر: No. 8598-8600/F.03/Vol-I/Is.Comp.(Urdu)-IX/X مورخہ: 14-11-2017

مصنفین و مؤلفین:

☆ ڈاکٹر احسان الحق ☆ ڈاکٹر سعید اللہ قاضی ☆ ڈاکٹر ظہور اظہر

☆ ڈاکٹر ضیاء الحق یوسف زئی ☆ پروفیسر افتخار احمد بھٹہ ☆ ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی

☆ پروفیسر شبیر احمد منصوری ☆ پروفیسر امینہ ناصرہ ☆ عبدالستار غوری

☆ محمد ناظم علی خان ماتلوی ☆ پروفیسر محمد طاہر مصطفیٰ ☆ قاری سیّد شریف الہاشمی

نظرِ ثانی: ☆ پروفیسر ڈاکٹر عارف نسیم ☆ ڈاکٹر سعید اللہ قاضی

دوبارہ نظرِ ثانی:

زیرِ سرپرستی: گوہر علی خان ، ڈائریکٹر، نظامت نصاب و تعلیم اساتذہ خیبر پختونخوا، ایبٹ آباد

فوکل پرسن: ذوالفقار خان، ایڈیشنل ڈائریکٹر، نصاب و جائزہ کتب، نظامت نصاب و تعلیم اساتذہ خیبر پختونخوا، ایبٹ آباد

☆ ڈاکٹر مفتی عبدالوہاب پروفیسر/ وائس پرنسپل GPGC ایبٹ آباد

☆ قاری عبدالشکور، ایس ٹی ٹی، جی ایچ ایس، جھنگی ایبٹ آباد

☆ ہدایت اللہ، ایڈیشنل ڈائریکٹر، ڈی سی ٹی ای، ایبٹ آباد

☆ اعزاز اللہ، ماہر مضمون (اسلامیات)، خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بک بورڈ پشاور

تدوین: ڈاکٹر ساجد الرحمٰن اور کزئی ہنگو، ماہر مضمون اسلامیات، خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بک بورڈ پشاور

طباعت زیرِ نگرانی:

رشید خان پائندہ خیل، چیئرمین خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بک بورڈ پشاور

سعید الرحمٰن، ممبر خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بک بورڈ پشاور

طبع شدہ برائے تعلیمی سال 2021-22ء ویب سائٹ: www.kptbb.gov.pk ای میل: membertbb@yahoo.com ٹیلی فون نمبر: 091-9217159-60

NOT FOR SALE

فہرست

حصہ اوّل : جماعتِ نہم

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
	الجزء الاول: مِنْ هَدْيِ الْقرآن الکریم	۱
اَلدَّرْسُ الْاَوَّل (الف)	سورۃ الانفال: آیات ۱تا۱۰	۱
(ب)	سورۃ الانفال: آیات ۱۱تا۱۹	۴
(ج)	سورۃ الانفال: آیات ۲۰تا۲۸	۷
اَلدَّرْسُ الثَّانی (الف)	سورۃ الانفال: آیات ۲۹تا۳۷	۱۰
(ب)	سورۃ الانفال: آیات ۳۸تا۴۴	۱۳
(ج)	سورۃ الانفال: آیات ۴۵تا۴۸	۱۶
(د)	سورۃ الانفال: آیات ۴۹تا۵۸	۱۸
اَلدَّرْسُ الثَّالِث (الف)	سورۃ الانفال: آیات ۵۹تا۶۴	۲۱
(ب)	سورۃ الانفال: آیات ۶۵تا۶۹	۲۳
(ج)	سورۃ الانفال: آیات ۷۰تا۷۵	۲۵
	الجزء الثانی: ناظرہ قرآن پارہ ۱تا۱۵	
	الجزء الثالث: مِنْ هَدْيِ الْحَدِيْث	۲۷
	الجزء الرابع: موضوعاتی مطالعہ	۳۵
	قرآن مجید: تعارف، فضائل، حفاظت	۳۵
	اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کی محبت و اطاعت	۳۹
	علم کی فرضیت و فضیلت	۴۷
	طہارت اور جسمانی صفائی	۵۲

NOT FOR SALE

awazeinqilab.com

حصہ دوم: جماعتِ دہم

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
	الجزء الاول: مِنْ هَدْيِ الْقرآن الكريم	۵۷
اَلدَّرسُ الاَوَّل (الف)	سورۃ الاحزاب: آیات ۱تا۸	۵۷
(ب)	سورۃ الاحزاب: آیات ۹تا۲۰	۶۰
(ج)	سورۃ الاحزاب: آیات ۲۱تا۲۷	۶۴
اَلدَّرسُ الثّانی (الف)	سورۃ الاحزاب: آیات ۲۸تا۳۴	۶۶
(ب)	سورۃ الاحزاب: آیات ۳۵تا۴۰	۶۹
(ج)	سورۃ الاحزاب: آیات ۴۱تا۵۲	۷۲
اَلدَّرسُ الثّالث (الف)	سورۃ الاحزاب: آیات ۵۳ تا ۵۸	۷۵
(ب)	سورۃ الاحزاب: آیات ۵۹تا ۶۸	۷۷
(ج)	سورۃ الاحزاب: آیات ۶۹تا ۷۳	۷۹
اَلدَّرسُ الرّابع (الف)	سورۃ الممتحنہ آیات: ۱ تا۶	۸۱
(ب)	سورۃ الممتحنہ: آیات ۷تا۱۳	۸۴
	الجزء الثانی: ناظرہ قرآن پارہ ۱۶ تا ۳۰	
	الجزء الثالث: مِنْ هَدْيِ الْحَدِيْث	۸۷
	الجزء الرابع: موضوعاتی مطالعہ	۹۵
	زکوٰۃ کی فرضیت، اہمیت اور مصارف	۹۵
	صبر و شکر اور ہماری انفرادی و اجتماعی زندگی	۹۸
	عائلی زندگی کی اہمیت	۱۰۱
	ہجرت و جہاد	۱۰۶
	حقوق العباد (انسانی رشتوں اور تعلقات سے متعلق حضور اکرم ﷺ کی سیرت اور ارشادات)	۱۱۳

NOT FOR SALE

حصہ اول جماعت نہم

الجزء الاول: مِنْ هَدْيِ الْقرآن الكريم

سُوْرَةُ الْاَنْفَال

اَلدَّرسُ الاَوَّلُ (الف) آیات ۱تا ۱۰

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ؕ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ۚ

اے محمد (ﷺ) مجاہد لوگ) تم سے غنیمت کے مال کے بارے میں دریافت کرتے ہیں (کہ کیا حکم ہے) کہہ دو کہ غنیمت اللہ اور اس کے رسول ﷺ

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۪ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝

کا مال ہے تو اللہ سے ڈرو اور آپس میں صلح رکھو اور اگر ایمان رکھتے ہو تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم پر چلو

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ

مومن تو وہ ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب انھیں اُس کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں

زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۚۖ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ

تو ان کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے اور وہ اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں اور وہ جو نماز پڑھتے ہیں اور جو مال ہم نے اُن کو دیا ہے اُس میں سے (نیک

يُنْفِقُوْنَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۚ

کاموں میں) خرچ کرتے ہیں۔ یہی سچے مومن ہیں اور ان کے لیے پروردگار کے ہاں (بڑے بڑے) درجے اور بخشش اور عزت کی روزی ہے۔

NOT FOR SALE

awazeinqilab.com

كَمَآ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ ۠ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

(ان لوگوں کواپنے گھروں سے اُسی طرح نکلنا چاہیے تھا) جس طرح تمہارے پروردگار نے تم کو تدبیر کے ساتھ اپنے گھر سے نکالا اور (اس وقت)

لَكٰرِهُوْنَ ۵ يُجَادِلُوْنَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ

مومنوں کی ایک جماعت ناخوش تھی۔ وہ لوگ حق بات میں اُس کے ظاہر ہوئے پیچھے تم سے جھگڑنے لگے گویا موت کی طرف دھکیلے جاتے ہیں

وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ۶ وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ

اور اسے دیکھ رہے ہیں اور (اس وقت کو یاد کرو) جب اللہ تم سے وعدہ کرتا تھا کہ (ابوسفیان اور ابوجہل کے) دوگروہوں میں سے ایک گروہ

وَتَوَدُّوْنَ اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ وَيُرِيْدُ اللّٰهُ

تمہارا (مسخر) ہوجائے گا اور تم چاہتے تھے کہ جو قافلہ بے شان وشوکت (یعنی بے ہتھیار) ہے وہ تمہارے ہاتھ آجائے اور اللہ تو چاہتا تھا

اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ۷ لِيُحِقَّ الْحَقَّ

کہ اپنے فرمان سے حق کو قائم رکھے اور کافروں کی جڑ کاٹ کر (پھینک) دے تاکہ سچ کو سچ اور

وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۸ اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ

جھوٹ کو جھوٹ کردے، گو مشرک ناخوش ہی ہوں جب تم اپنے پروردگار سے فریاد کرتے تھے

فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ ۹

تو اس نے تمہاری دعا قبول کرلی (اور فرمایا) کہ تسلی رکھو، ہم ہزار فرشتوں سے جو ایک دوسرے کے پیچھے آتے جائیں گے تمہاری مدد کریں گے

وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ ۚ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ

اور اس مدد کو اللہ نے محض بشارت بنایا تھا کہ تمہارے دل اس سے اطمینان حاصل کریں اور مدد تو

عِنْدِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۱۰

اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ بیشک اللہ غالب حکمت والا ہے۔

NOT FOR SALE

اَلْكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِيْبُ

اَلْاَنْفَالُ	مال غنیمت
اَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ	اپنے آپس کے تعلقات درست رکھو
وَجِلَتْ	ڈر جاتے ہیں، ڈرتے ہیں
كٰرِهُوْنَ	ناگواری محسوس کرنے والے
يُسَاقُوْنَ	وہ ہانکے جاتے ہیں
اِحْدٰى	ایک (مونث)
دَابِر	جڑ
تَسْتَغِيْثُوْنَ	تم فریاد کرتے ہو
مُرْدِفِيْن	لگاتار آنے والے
غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ	بغیر کیل کانٹے کے/ بغیر اسلحے اور قوت کے

اَلتَّمَارِيْنُ

السوال الاول: اس سبق میں مومنوں کی کیا صفات بیان کی گئی ہیں؟

السوال الثانی: دوگروہوں سے کیا مراد ہے؟

السوال الثالث: مندرجہ ذیل عبارت کا مفہوم بیان کیجیے۔

الف: فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ

ب: وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ

ج: وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا

NOT FOR SALE
awazeindilab.com

سُوْرَةُ الْاَنْفَال

اَلدَّرْسُ الْاَوَّلُ (ب)

آیات ۱۱ تا ۱۹

اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ

جب اس نے تمہاری تسکین کے لیے اپنی طرف سے تمہیں نیند (کی چادر) اوڑھادی اور تم پر آسمان سے پانی برسادیا کہ تم کواس سے (نہلاکر) پاک

بِهٖ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَيُثَبِّتَ

کردے اور شیطانی نجاست کو تم سے دور کردے اور اس لیے بھی کہ تمہارے دلوں کو مضبوط کردے اور اس سے تمہارے

بِهِ الْاَقْدَامَ ۝ اِذْ يُوْحِيْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّيْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا

پاؤں جمائے رکھے جب تمہارا پروردگار فرشتوں کو ارشاد فرماتا تھا کہ میں تمھارے ساتھ ہوں تم مومنوں کو تسلی دو

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ سَاُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ

کہ ثابت قدم رہیں۔ میں ابھی ابھی کافروں کے دلوں میں رعب وہیبت ڈالے دیتا ہوں تو ان کے سرمار (کر) اُڑا دو اور ان

وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

کا پور پور مار (کرتوڑ) دو یہ سزا اس لیے دی گئی کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کی اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کرتا ہے تو

فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ وَاَنَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابَ النَّارِ ۝

اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔ یہ (مزہ تو یہاں) چکھو اور یہ (جانے رہو) کہ کافروں کے لیے (آخرت میں) دوزخ کا عذاب (بھی تیار) ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ۝

اے اہل ایمان! جب میدانِ جنگ میں کفار سے تمہارا مقابلہ ہو تو ان سے پیٹھ نہ پھیرنا

NOT FOR SALE

وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗٓ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا

اور جو شخص جنگ کے روز اس صورت کے سوا کہ لڑائی کے لیے کنارے کنارے چلے (یعنی حکمت عملی سے دشمن کو مارے) یا اپنی فوج میں

اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝

جا ملنا چاہے ان سے پیٹھ پھیرے گا تو (سمجھو کہ) وہ اللہ کے غضب میں گرفتار ہوگیا اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ بہت ہی بُری جگہ ہے

فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۪ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ

تم لوگوں نے ان (کفار) کو قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے انہیں قتل کیا اور (اے محمد ﷺ) جس وقت تم نے کنکریاں پھینکی تھیں تو وہ تم نے نہیں پھینکی تھی بلکہ اللہ

رَمٰى ۚ وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝

نے پھینکی تھی۔ اس سے یہ غرض تھی کہ مومنوں کو اپنے (احسانوں) سے اچھی طرح آزمالے۔ بیشک اللہ سنتا جانتا ہے۔

ذٰلِكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ

بات یہ ہے کہ کچھ شک نہیں کہ اللہ کافروں کی تدبیر کو کمزور کردینے والا ہے۔ (کافرو) اگر تم (محمد ﷺ) پر فتح چاہتے

جَآءَكُمُ الْفَتْحُ ۚ وَاِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ تَعُوْدُوْا نَعُدْ ۚ

ہو تو تمہارے پاس فتح آچکی۔ (دیکھو) اگر تم (اپنے افعال سے) باز آجاؤ تو تمہارے حق میں بہتر ہے اور اگر پھر (نافرمانی) کروگے

وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْئًا وَّلَوْ كَثُرَتْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

تو ہم بھی پھر تمہیں (عذاب) کریں گے اور تمہاری جماعت خواہ کتنی ہی کثیر ہو، تمہارے کچھ بھی کام نہ آئے گی اور اللہ تو مومنوں کے ساتھ ہے۔

NOT FOR SALE

wazeinqilab.com

اَلْكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِيْبُ

يُغَشِّيْ	وہ ڈھانپ دیتا ہے/ طاری کر دیتا ہے
اَلنُّعَاسَ	اونگھ، غنودگی
رِجْزَ الشَّيْطٰنِ	شیطان کی نجاست
اَلْاَعْنَاقِ	گردنیں
بَنَان	پور پور۔ جوڑ جوڑ
زَحْفًا	لشکر کشی کی صورت میں
مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ	جنگی چال کے طور پر
مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ	کسی فوج سے جا ملنے کے لیے
رَمَيْتَ	تو نے پھینکا
لِيُبْلِيَ	تا کہ وہ آزمائے
مُوْهِنُ	کمزور کرنے والا

اَلـتَّمَارِيْنُ

السوال الاول: اس سبق میں غزوہ بدر کے حوالے سے اللہ تعالیٰ نے کن انعامات کا ذکر کیا ہے؟

السوال الثانی: کفار کے ساتھ مقابلے کی صورت میں سورۃ الانفال کی ان آیات میں کیا ہدایات دی گئی ہیں؟

السوال الثالث: کفار کو خطاب کرتے ہوئے ان آیات کریمہ میں کیا تنبیہ کی گئی ہے؟

السوال الرابع: مندرجہ ذیل عبارات کا مفہوم بیان کیجیے۔

الف: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ۝

ب: وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ

ج: وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْئًا وَّلَوْ كَثُرَتْ ۙ

NOT FOR SALE

سُوْرَةُ الْاَنْفَال

اَلدَّرْسُ الْاَوَّلُ (ج)

آیات ۲۰ تا ۲۸

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ۝۲۰ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے حکم پر چلو اور اس سے روگردانی نہ کرو اور تم سنتے ہو اور ان لوگوں سے جیسے

قَالُوْا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ۝۲۱ اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ

نہ ہونا جو کہتے ہیں ہم نے (حکمِ الٰہی) سن لیا مگر (حقیقت میں) نہیں سنتے۔ کچھ شک نہیں کہ اللہ کے نزدیک تمام جانداروں سے بدتر بہرے گونگے

الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝۲۲ وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ ۭ وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ

ہیں جو کچھ نہیں سمجھتے اور اگر اللہ ان میں نیکی (کا مادہ) دیکھتا تو ان کو سننے کی توفیق بخشتا اور اگر بغیر صلاحیت ہدایت کے،

لَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝۲۳ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ

سماعت دیتا تو وہ منہ پھیر کر بھاگ جاتے۔ مومنو! اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم قبول کرو جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہیں ایسے کام کے لیے بلاتے ہیں جو تم کو

لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝۲۴

زندگی (جاوداں) بخشتا ہے اور جان رکھو کہ اللہ آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور یہ بھی کہ تم سب اس کے رُوبرو جمع کیے جاؤ گے

وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝۲۵

اور اس فتنے سے ڈرو جو خصوصیت کے ساتھ ان لوگوں پر واقع نہ ہوگا جو تم میں گنہگار ہیں اور جان رکھو کہ اللہ سخت عذاب دینے والا ہے

NOT FOR SALE

awazeinqilab.com

وَاذْكُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِی الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ

اور (اس وقت کو) یاد کرو جب تم زمین (مکہ) میں قلیل اور ضعیف سمجھے جاتے تھے اور ڈرتے رہتے تھے کہ لوگ تمہیں اُڑا (نہ) لے جائیں

فَاٰوٰىكُمْ وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۝

(یعنی بے خانماں نہ کردیں) اور اس نے تم کو جگہ دی اور اپنی مدد سے تم کو تقویت بخشی اور پاکیزہ چیزیں کھانے کو دیں تاکہ (اس کا) شکر کرو۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۝

ایمان والو! نہ تو اللہ اور رسول (ﷺ) کی امانت میں خیانت کرو اور نہ اپنی امانتوں میں خیانت کرو اور تم (ان باتوں کو) جانتے ہو

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ۝

اور جان رکھو کہ تمہارا مال اور اولاد بڑی آزمائش ہے اور یہ کہ اللہ کے پاس (نیکیوں کا) بڑا ثواب ہے۔

اَلْكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِيْبُ

شَرَّ الدَّوَآبِ	بدترین قسم کے جانور
اِسْتَجِيْبُوْا	حکم مانو، پکار کا جواب دو۔
يَحُوْلُ	حائل ہوتا ہے
مُسْتَضْعَفُوْنَ	مغلوب، بے زور
يَتَخَطَّفُ	وہ اچک لے، اڑا لے
لَا تَخُوْنُوْا	تم خیانت نہ کرو

اَلتَّمَارِيْنُ

السوال الاول: شَرُّ الدَّوَآبِّ سے کیا مراد ہے؟

السوال الثانی: ان آیات میں خیانت سے کیا مراد ہے؟

السوال الثالث: مندرجہ ذیل عبارات کا مفہوم بیان کیجیے۔

الف: وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ

ب: اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ

ج: وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ

د: وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً

ہ: وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ

awazeinqilab.com

سُوْرَةُ الْاَنْفَال

اَلدَّرْسُ الثَّانِیْ (الف)

آیات ۲۹ تا ۳۷

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ

مومنو! اگر تم اللہ سے ڈرو گے تو وہ تمہارے لیے امر فارق پیدا کردے گا (یعنی تم کو ممتاز کردے گا) اور تمہارے گناہ مٹا دے گا اور تمھیں

وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ

بخش دے گا۔ اور اللہ بڑے فضل والا ہے اور (اے محمد ﷺ اس وقت کو یاد کرو) جب کافر لوگ تمہارے بارے میں چال چل رہے تھے کہ تم کو قید کردیں یا

اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ؕ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ۝

تم کو جان سے مار ڈالیں یا وطن سے نکال دیں تو (ادھر تو) وہ چال چل رہے تھے اور (ادھر) اللہ چال چل رہا تھا اور اللہ سب سے بہتر چال چلنے والا

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَاۤ ۙ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّاۤ

ہے اور جب ان کو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتے ہیں (یہ کلام) ہم نے سن لیا ہے اگر ہم چاہتے تو اسی طرح کا (کلام) ہم بھی کہہ دیں

اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ

اور یہ ہے ہی کیا صرف اگلے لوگوں کی حکایتیں ہیں۔ اور جب انھوں نے کہا کہ اے اللہ اگر یہ (قرآن) تیری طرف سے برحق ہے تو ہم پر

عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ

آسمان سے پتھر برسا یا کوئی اور تکلیف دینے والا عذاب بھیج اور اللہ ایسا نہ تھا کہ جب تک تم ان میں تھے انھیں عذاب دیتا اور

وَاَنْتَ فِيْهِمْ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝ وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ

نہ ایسا تھا کہ وہ بخشش مانگیں اور انھیں عذاب دے اور (اب) ان کے لیے کون سی وجہ ہے کہ وہ انھیں عذاب نہ دے۔ جب کہ وہ

NOT FOR SALE

وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوْۤا اَوْلِيَآءَهٗ ؕ اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗۤ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ

مسجد محترم میں (نماز پڑھنے) سے روکتے ہیں اور وہ اُس مسجد کے متولی بھی نہیں اور اس کے متولی تو صرف پرہیزگار ہیں

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّتَصْدِيَةً ؕ

لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے اور ان لوگوں کی نماز خانہ کعبہ کے پاس سیٹیاں اور تالیاں بجانے کے سوا کچھ نہ تھی

فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ

تو تم جو کفر کرتے تھے اب اس کے بدلے عذاب کا مزہ چکھو۔ جو لوگ کافر ہیں اپنا مال خرچ کرتے ہیں کہ (لوگوں کو) اللہ کے راستے

اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ ؕ

سے روکیں سو ابھی اور خرچ کریں گے مگر آخر وہ (خرچ کرنا) ان کے لیے (موجب) افسوس ہوگا اور وہ مغلوب ہوجائیں گے

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَ ۝ لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيْثَ

اور کافر لوگ دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے تاکہ اللہ ناپاک کو پاک سے الگ کردے اور ناپاک کو ایک دوسرے پر رکھ کر ایک

بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَيَرْكُمَهٗ جَمِيْعًا فَيَجْعَلَهٗ فِيْ جَهَنَّمَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝

ڈھیر بنا دے۔ پھر اس کو دوزخ میں ڈال دے۔ یہی لوگ خسارہ پانے والے ہیں۔

اَلْكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِيْبُ

يُثْبِتُوْا	وہ قید کردیں
اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ	پہلوں کی کہانیاں
مُكَآءً	سیٹیاں
تَصْدِيَةً	تالیاں
فَيَرْكُمَهٗ	وہ جمع کرے اسے

NOT FOR SALE
awazeinqilab.com

التمارين

السوال الاول:

اس سبق میں تقویٰ کے کیا انعامات بیان ہوئے ہیں؟

السوال الثانی:

واذ یمکر بک الذین کفروا میں کس واقعہ کی طرف اشارہ ہے؟

السوال الثالث:

کفار کے مطالبے کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ان پر عذاب کیوں نازل نہ کیا؟

السوال الرابع

مندرجہ ذیل عبارات کا مفہوم بیان کیجیے۔

الف: وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ۭ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝

ب: اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ ۥ

NOT FOR SALE

سُوْرَةُ الْاَنْفَال

اَلدَّرْسُ الثَّانِیْ (ب)

آیات ۳۸ ۔ ۴۴

قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ ۚ

(اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کفار سے کہہ دو کہ اگر وہ اپنے افعال سے باز آ جائیں تو جو ہو چکا وہ انہیں معاف کر دیا جائے گا اور اگر پھر (وہی حرکات) کرنے لگیں

وَاِنْ يَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ

تو اگلے لوگوں کا (جو طریق جاری ہو چکا ہے) وہی ان کے حق میں برتا جائے گا۔ اور ان لوگوں سے لڑتے رہو یہاں تک

فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝

کہ فتنہ (کفر کا فساد) باقی نہ رہے اور دین سب اللہ ہی کا ہو جائے اور اگر باز آ جائے تو اللہ ان کے کاموں کو دیکھ رہا ہے

وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ ۭ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۝

اور اگر روگردانی کریں تو جان رکھو کہ اللہ تمہارا حمایتی ہے اور وہ خوب حمایتی اور خوب مددگار ہے

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى

اور جان رکھو کہ جو کچھ تم کو غنیمت ملے کسی چیز سے اس میں سے پانچواں حصہ اللہ کا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور اہل قرابت کا

وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰي عَبْدِنَا

اور یتیموں کا اور محتاجوں کا اور مسافروں کا ہے۔ اگر تم اللہ پر اور اس (نصرت) پر ایمان رکھتے ہو جو (حق وباطل) میں فرق کرنے

يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

کے دن (یعنی جنگ بدر میں) جس دن دونوں فوجوں میں مٹھ بھیڑ ہوگئی اپنے بندے (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر نازل فرمائی اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

NOT FOR SALE

إِذْ أَنتُم بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُم بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوَىٰ وَالرَّكْبُ أَسْفَلَ مِنكُمْ ۚ وَلَوْ

جس وقت تم (مدینے سے) قریب کے ناکے پر تھے اور کافر بعید کے ناکے پر اور قافلہ تم سے نیچے اُتر گیا تھا اور اگر تم لوگ جنگ کے لیے آپس

تَوَاعَدتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِي الْمِيعَادِ ۙ وَلَٰكِن لِّيَقْضِيَ اللَّهُ أَمْرًا كَانَ مَفْعُولًا لِّيَهْلِكَ

میں قرارداد کر لیتے تو وقت معین (پر جمع ہونے) میں تقدیم وتاخیر ہو جاتی لیکن اللہ کو منظور تھا کہ جو کام ہو کر رہنے والا تھا اسے کر ہی ڈالے۔ تاکہ جو

مَنْ هَلَكَ عَن بَيِّنَةٍ وَيَحْيَىٰ مَنْ حَيَّ عَن بَيِّنَةٍ ۗ وَإِنَّ اللَّهَ لَسَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٤٢﴾

مرے بصیرت پر (یعنی یقین جان کر) مرے اور جو جیتا رہے وہ بھی بصیرت پر (حق پہچان کر) جیتا رہے اور کچھ شک نہیں کہ اللہ سنتا اور جانتا ہے۔

إِذْ يُرِيكَهُمُ اللَّهُ فِي مَنَامِكَ قَلِيلًا ۖ وَلَوْ أَرَاكَهُمْ كَثِيرًا لَّفَشِلْتُمْ

اس وقت اللہ نے تمہیں خواب میں کافروں کو تھوڑی تعداد میں دکھایا اور اگر بہت کر کے دکھاتا تو تم لوگ جی چھوڑ دیتے اور

وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ سَلَّمَ ۗ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿٤٣﴾ وَإِذْ

جو کام در پیش تھا اس میں جھگڑنے لگتے۔ لیکن اللہ نے (تمہیں اس سے) بچا لیا بیشک وہ سینوں کی باتوں تک سے واقف ہے اور

يُرِيكُمُوهُمْ إِذِ الْتَقَيْتُمْ فِي أَعْيُنِكُمْ قَلِيلًا وَيُقَلِّلُكُمْ فِي أَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ اللَّهُ

اس وقت تم ایک دوسرے کے مقابل ہوئے تو کافروں کو تمہاری نظر میں تھوڑا کر کے دکھاتا اور ان کو ان کی نگاہوں میں تھوڑا کر کے دکھاتا تھا

أَمْرًا كَانَ مَفْعُولًا ۗ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ﴿٤٤﴾

تاکہ اللہ کو جو کام کرنا منظور تھا اسے کر ڈالے اور سب کاموں کا رجوع اللہ ہی کی طرف ہے۔

NOT FOR SALE

اَلْكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِيْبُ

مَضَتْ	گزر چکی
يَوْمَ الْفُرْقَان	فیصلے کے دن
بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا	وادی کے اس جانب وکنارے
بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى	اُس جانب، اُس کنارے
اَلرَّكْبُ	قافلہ
لَفَشِلْتُمْ	تم ضرور ہمت ہار جاتے، نامردی دکھاتے
يُقَلِّلُ	کم کر کے دکھاتا ہے، تھوڑا کر کے

اَلتَّمَارِيْنُ

السوال الاول:

اس سبق میں مال غنیمت کی تقسیم کے بارے میں کیا حکم دیا گیا ہے؟

السوال الثانی:

اللہ تعالیٰ نے غزوہ بدر میں مسلمانوں کی کامیابی کے لیے کس کس خصوصی انعام واحسان کا ذکر فرمایا ہے؟

السوال الثالث:

مندرجہ ذیل عبارت کا مفہوم بیان کیجیے۔

وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ ۚ

NOT FOR SALE

awazeinilab.com

سُوْرَةُ الْاَنْفَال

اَلدَّرْسُ الثَّانِیُ (ج)

آیات ۴۵ تا ۴۸

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٤٥﴾

مومنو! جب (کفار کی) کسی جماعت سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو بہت یاد کرو تاکہ مراد حاصل کرو

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ؕ

اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم پر چلو اور آپس میں جھگڑا نہ کرنا کہ (ایسا کروگے) تو تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمہارا اقبال جاتا رہے گا اور صبر سے کام لو

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٤٦﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا

کہ اللہ صبر کرنے والوں کا مددگار ہے۔ اور ان لوگوں جیسے نہ ہونا جو اتراتے ہوئے (یعنی حق کا مقابلہ کرنے کے لیے) اور

وَّرِئَآءَ النَّاسِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿٤٧﴾

لوگوں کو دکھانے کے لیے گھروں سے نکل آئے اور لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور جو اعمال یہ کرتے ہیں اللہ ان پر احاطہ کیے ہوئے ہے

وَاِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّيْ جَارٌ لَّكُمْ ۚ

اور جب شیطانوں نے ان کے اعمال ان کو آراستہ کر دکھائے اور کہا کہ آج کے دن لوگوں میں سے کوئی تم پر غالب نہ ہوگا اور میں تمہارا رفیق ہوں

فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَقَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكُمْ

لیکن جب دونوں فوجیں ایک دوسرے کے مقابل (صف آراء) ہوئیں تو پسپا ہو کر چل دیا اور کہنے لگا کہ مجھے تم سے کوئی واسطہ نہیں۔

اِنِّيْۤ اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ اِنِّيْۤ اَخَافُ اللّٰهَ ؕ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿٤٨﴾

میں تو ایسی چیزیں دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھ سکتے۔ مجھے تو اللہ سے ڈر لگتا ہے اور اللہ سخت عذاب کرنے والا ہے۔

NOT FOR SALE

اَلْكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِيْبُ

فَاثْبُتُوْا	ثابت قدم رہو
فَتَفْشَلُوْا	پس تم ہمت ہار جاؤ گے
بَطَرًا	اتراتے ہوئے
جَارٌ	معاون وحمایتی
تَرَآءَتْ	آمنے سامنے ہوئے
نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيْهِ	وہ الٹے پاؤں پھر گیا

اَلتَّمَارِيْنُ

السوال الاول:

کفار کے ساتھ مقابلے کی صورت میں مسلمانوں کو کون سے کام کرنے اور کن باتوں سے بچنے کا حکم دیا گیا؟

السوال الثانی:

غزوہ بدر میں مسلمانوں کی نصرت کے لیے نازل ہونے والے فرشتوں کو دیکھ کر شیطان کا ردعمل کیا تھا؟

السوال الثالث:

مندرجہ ذیل آیات کا مفہوم بیان کیجیے۔

ا: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٤٥﴾

ب: وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٤٦﴾

ج: وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَآءَ النَّاسِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿٤٧﴾

NOT FOR SALE

awazeinqilab.com

سُورَةُ الاَنفَال

اَلدَّرسُ الثَّانِیُ (د)

آیات ۴۹ تا ۵۸

اِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ غَرَّ هٰۤؤُلَآءِ دِيْنُهُمْ ؕ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ

اس وقت منافق اور (کافر) جن کے دلوں میں مرض تھا کہتے تھے کہ ان لوگوں کو ان کے دین نے مغرور رکھا ہے اور جو شخص اللہ پر بھروسا

عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۞ وَلَوْ تَرٰۤى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا ۙ الْمَلٰٓئِكَةُ

رکھتا ہے تو اللہ غالب حکمت والا ہے اور کاش تم اُس وقت (کی کیفیت) دیکھو جب فرشتے کافروں کی جانیں نکالتے ہیں ان کے مونہوں

يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ۚ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۞ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ

اور پیٹھوں پر (کوڑے اور ہتھوڑے وغیرہ) مارتے رہیں اور کہتے ہیں کہ اب، عذاب آتش (کا مزہ) چکھو۔ یہ ان (اعمال) کی سزا ہے جو

اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۙ۞ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ

تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجے ہیں اور یہ (جان رکھو) کہ اللہ بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔ جیسا حال فرعونیوں کا اور ان سے پہلے لوگوں کا (ہوا تھا ویسا ہی ان

قَبْلِهِمْ ؕ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۞

کا ہوا کہ) انھوں نے اللہ کی آیتوں سے کفر کیا تو اللہ نے ان کے گناہوں کی سزا میں اُن کو پکڑ لیا۔ بیشک اللہ زبردست اور سخت عذاب دینے والا ہے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ

یہ اس لیے کہ جو نعمت اللہ کسی قوم کو دیا کرتا ہے جب تک وہ خود اپنے دلوں کی حالت نہ بدل ڈالیں اللہ اسے نہیں بدلا کرتا اور اس

وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۙ۞ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ

لیے کہ اللہ سنتا جانتا ہے۔ جیسا حال فرعونیوں کا اور ان سے پہلے لوگوں کو (ہوا تھا ویسا ہی ان کا ہوا) انھوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں کو جھٹلایا

NOT FOR SALE

فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَغْرَقْنَاۤ اٰلَ فِرْعَوْنَ ۚ وَكُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ۞ اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ

تو ہم نے ان لوگوں کو ان کے گناہوں کے سبب ہلاک کر ڈالا اور فرعونیوں کو ڈبو دیا اور وہ سب ظالم تھے۔ جانداروں میں سب

عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۞ اَلَّذِيْنَ عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ

سے بدتر اللہ کے نزدیک وہ لوگ ہیں جو کافر ہیں سو وہ ایمان نہیں لاتے۔ جن لوگوں سے تم نے (صلح کا) عہد کیا ہے

عَهْدَهُمْ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمْ لَا يَتَّقُوْنَ ۞ فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ

پھر وہ ہر بار اپنے عہد کو توڑ ڈالتے ہیں اور (اللہ سے) نہیں ڈرتے۔ اگر تم ان کو لڑائی میں پاؤ تو انھیں ایسی سزا دو کہ جو لوگ

خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ۞ وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْۢبِذْ اِلَيْهِمْ

ان کے پس پشت ہیں وہ ان کو دیکھ کر بھاگ جائیں عجب نہیں کہ ان کو (اس سے) عبرت ہو اور اگر تم کو کسی قوم سے دغابازی کا خوف ہو

عَلٰى سَوَآءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ ۞

تو (ان کا عہد) انھیں کی طرف پھینک دو (اور) برابر (کا جواب دو) کچھ شک نہیں کہ اللہ دغا بازوں کو دوست نہیں رکھتا۔

اَلْكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِيْبُ

غَرَّ	خبط میں ڈالا۔ مغرور کیا
عَذَابَ الْحَرِيْقُ	جلنے کا عذاب
لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا	وہ بدلنے والا نہیں
كَدَاْبِ	جیسے، عادت، طریقہ
تَثْقَفَنَّ	تم پاؤ
شَرِّدْ	بھگا دو، بکھیر دو
فَانْۢبِذْ	پس پھینک دو

NOT FOR SALE
awazeinqilab.com

اَلتَّمَارِیْن

السوال الاول:

سورہ انفال کی ان آیات میں مسلمانوں کی جہاد کے لیے تیاریاں دیکھ کر منافقین نے کیا تبصرہ کیا؟

السوال الثانی:

کفار کی جانب سے عہد شکنی کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو کیا ہدایات دیں؟

السوال الثالث:

اس سبق میں فرعون اور آلِ فرعون کی ہلاکت اور بربادی کے کیا اسباب بیان کیے گئے ہیں؟

السوال الرابع

مندرجہ ذیل آیات کا مفہوم بیان کیجیے۔

وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا ۙ الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ۚ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝

سُوْرَةُ الْاَنْفَال

اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ (الف)

آیات نمبر ۵۹ تا ۶۴

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَبَقُوْا ۭ اِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُوْنَ ۝ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ

اور کافر یہ خیال نہ کریں کہ وہ بھاگ نکلے ہیں وہ (اپنی چالوں سے ہم کو) ہرگز عاجز نہیں کرسکتے۔ اور جہاں تک ہوسکے (فوج کی جمعیت کے)

مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا

زور سے اور گھوڑوں کے تیار رکھنے سے ان کے (مقابلے کے) لیے مستعد رہو کہ اس سے اللہ کے دشمنوں اور تمہارے دشمنوں اور ان کے سوا اور

تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ۭ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا

لوگوں پر جن کو تم نہیں جانتے اور اللہ جانتا ہے۔ ہیبت بیٹھی رہے گی۔ اور تم جو کچھ راہ اللہ میں خرچ کرو گے اس کا ثواب تم کو پورا پورا دیا جائے گا اور تمہارا

تُظْلَمُوْنَ ۝ وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ

ذرا نقصان نہیں کیا جائے گا۔ اور اگر یہ لوگ صلح کی طرف مائل ہوں تو تم بھی اس کی طرف مائل ہو جاؤ اور اللہ پر بھروسا رکھو کچھ شک نہیں کہ وہ سب کچھ سنتا

الْعَلِيْمُ ۝ وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ۭ هُوَ الَّذِيْٓ

اور جانتا ہے اور اگر یہ چاہیں کہ تم کو فریب دیں تو اللہ تمہیں کفایت کرے گا وہی تو ہے جس نے تم کو اپنی مدد سے اور مسلمانوں کی جمعیت سے

اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ۭ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ

تقویت بخشی اور ان کے دلوں میں الفت پیدا کردی۔ اگر تم دنیا بھر کی دولت خرچ کرتے تب بھی ان کے دلوں میں

جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝

الفت پیدا نہ کرسکتے مگر اللہ ہی نے ان میں الفت ڈال دی۔ بیشک وہ زبردست (اور) حکمت والا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

اے نبی (ﷺ)! اللہ تم کو اور مومنوں کو جو تمہارے پیروکار ہیں، کافی ہے۔

awazeinqilab.com

اَلْكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِيْبُ

اَعِدُّوْا	تیار کرو
لَایُعْجِزُوْنَ	وہ تھکا نہیں سکتے۔ ہرا نہیں سکتے۔ وہ عاجز نہیں کر سکتے
یُوَفَّ	پورا کیا جائے گا
جَنَحُوْا	وہ مائل ہو جائے
لِلسَّلْمِ	صلح کے لیے
اَیَّدَ	اس نے تائید کی
حَسْبُكَ اللّٰهُ	تجھ کو کافی ہے اللہ

اَلتَّمَارِیْنُ

السوال الاول:

ان آیات میں جہاد کی تیاری کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا حکم دیا؟

السوال الثانی:

مندرجہ ذیل عبارات کا مفہوم بیان کیجیے۔

ا: وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ۗ

ب: هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ۗ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ۗ

ج: يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

NOT FOR SALE

سُوْرَةُ الْاَنْفَال

اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ (ب)

آیات ۶۵ تا ۶۹

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ ۗ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ

اے نبی (صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم) مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دو اگر تم میں بیس آدمی ثابت قدم رہنے والے ہوں گے

يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا

تو وہ سو کافروں پر غالب رہیں گے اور اگر سو (ایسے) ہوں گے تو ہزار پر غالب رہیں گے اس لیے کہ کافر ایسے لوگ

يَفْقَهُوْنَ ۝ اَلْئٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا ۗ فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ

ہیں کہ کچھ بھی سمجھ نہیں رکھتے۔ اب اللہ نے تم پر سے بوجھ ہلکا کر دیا اور معلوم کر لیا کہ (ابھی) تم میں کسی قدر کمزوری ہے پس اگر تم میں ایک سو ثابت

مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ

قدم رہنے والے ہوں گے تو وہ دو سو پر غالب رہیں گے اور ایک ہزار ہوں گے تو اللہ کے حکم سے دو ہزار پر غالب رہیں گے اور اللہ ثابت قدم رہنے

مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ ۗ

والوں کا مددگار ہے۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کو شایان نہیں کہ اس کے قبضے میں قیدی رہیں جب تک (کافروں کو قتل کر کے) زمین میں کثرت سے

تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ۖ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۗ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ لَوْلَا كِتٰبٌ

خون نہ بہادے۔ تم لوگ دنیا کے مال کے طالب ہو اور اللہ آخرت (کی بھلائی) چاہتا ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔ اگر

مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ

اللہ کا حکم پہلے نہ ہو چکا ہوتا تو جو (فدیہ) تم نے لیا ہے اس کے بدلے تم پر بڑا عذاب نازل ہوتا۔ تو جو مال غنیمت تم کو ملا ہے اسے

حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ ۗ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

کھاؤ کہ وہ تمہارے لیے حلال طیب ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

NOT FOR SALE

اَلْكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِيْبُ

حَرِّضْ	شوق دلاؤ، ابھارو
اَسْرٰی	قیدی
يُثْخِنَ	وہ خونریزی کرے، کچل ڈالے
عَرَضَ الدُّنْيَا	دنیا کے فائدے

اَلتَّمَارِيْنُ

السوال الاول:

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو جہاد پر ابھارنے کے لیے کیا ترغیب دی؟

السوال الثانی:

مندرجہ ذیل آیت کا مفہوم بیان کیجیے۔

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ ۭ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ۖ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۭ

سُوْرَةُ الْاَنْفَال

اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ (ج) آیات ۷۰ تا ۷۵

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّمَنْ فِيْٓ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰٓى ۙ اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا

اے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) جو قیدی تمہارے ہاتھ میں گرفتار ہیں ان سے کہہ دو کہ اگر اللہ تمہارے دلوں میں نیکی معلوم کرے گا تو جو (مال) تم سے

يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّآ اُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَاِنْ يُّرِيْدُوْا

چھن گیا ہے اس سے بہتر تمہیں عنایت فرمائے گا اور تمہارے گناہ بھی معاف کردے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور اگر یہ لوگ تم سے

خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ اِنَّ

دغا کرنا چاہیں گے تو یہ پہلے ہی اللہ سے دغا کر چکے ہیں تو اس نے ان کو (تمہارے) قبضے میں کردیا۔ اور اللہ دانا حکمت والا ہے۔ جو لوگ

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ

ایمان لائے اور وطن سے ہجرت کر گئے اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے لڑے وہ اور جنھوں نے ہجرت کرنے والوں کو

اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰۗىِٕكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا

جگہ دی اور ان کی مدد کی وہ آپس میں ایک دوسرے کے رفیق ہیں۔ اور جو لوگ ایمان تو لائے لیکن ہجرت نہیں کی تو جب تک وہ

مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ حَتّٰي يُهَاجِرُوْا ۚ وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ

ہجرت نہ کریں تم کو ان کی رفاقت سے کچھ سروکار نہیں اور اگر وہ تم سے دین (کے معاملات) میں مدد طلب کریں تو تم کو مدد کرنی لازم

النَّصْرُ اِلَّا عَلٰي قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ وَالَّذِيْنَ

ہے مگر ان لوگوں کے مقابلے میں کہ تم میں اور ان میں (صلح کا) عہد ہو تو (مدد نہیں کرنی چاہیے) اور اللہ تمہارے سب کاموں کو دیکھ رہا ہے۔ اور جو لوگ

كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ ۭ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيْرٌ ۝ۭ

کافر ہیں (وہ بھی) ایک دوسرے کے رفیق ہیں۔ تو (مومنو) اگر تم یہ (کام) نہ کرو گے تو ملک میں فتنہ برپا ہوجائے گا اور بڑا فساد مچے گا۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا

اور جو لوگ ایمان لائے اور وطن سے ہجرت کر گئے اور اللہ کی راہ میں لڑائیاں کرتے رہے اور جنھوں نے (ہجرت کرنے والوں کو)

awazeinqilab.com

أُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

جگہ دی اور ان کی مدد کی یہی لوگ سچے مسلمان ہیں۔ ان کے لیے (اللہ کے ہاں) بخشش اور عزت کی روزی ہے اور جو لوگ بعد میں ایمان

مِنْۢ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا مَعَكُمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ ۭ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ

لائے اور وطن سے ہجرت کر گئے اور تمہارے ساتھ ہو کر جہاد کرتے رہے تو وہ بھی تمہی میں سے ہیں۔ اور رشتہ دار

اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝

اللہ کے حکم کے رُو سے ایک دوسرے کے زیادہ حق دار ہیں۔ کچھ شک نہیں کہ اللہ ہر چیز سے واقف ہے۔

اَلْكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِيْبُ

اٰوَوْا	جگہ دی، پناہ دی
اِسْتَنْصَرُوْا	انھوں نے مدد چاہی
اُولُوالْاَرْحَام	خون کے رشتہ دار

اَلتَّمَارِيْنُ

السوال الاول:

اللہ تعالیٰ نے سورہ انفال کی ان آیات میں قیدیوں کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟

السوال الثانی:

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے ہجرت اور نصرت کے بارے میں کیا باتیں ارشاد فرمائیں؟

السوال الثالث:

مندرجہ ذیل عبارت کا مفہوم لکھیے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۭ

NOT FOR SALE

مِنْ هُدَى الْحَدِيْثِ

۱۔ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَفْضَلُ الدُّعَاءِ اَلْاِسْتِغْفَارُ (اخرجہ الطبرانی)

ترجمہ

سب سے زیادہ فضیلت والا عمل لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اور بہترین دُعا استغفار ہے۔

تشریح

نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی اس حدیثِ مبارکہ کے دو حصّے ہیں۔ پہلے حصے میں اللہ تعالیٰ کی توحید کے اقرار کو سب سے زیادہ فضیلت والا عمل قرار دیا گیا ہے جبکہ دوسرے حصّے میں استغفار یعنی اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی غلطیوں اور گناہوں کی معافی طلب کرنے کو سب سے زیادہ فضیلت والی دُعا قرار دیا گیا ہے۔

حدیث کے پہلے حصّے میں ارشاد ہے: ”اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ“ یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کو اِلٰہ نہ ماننے کا اقرار اور اپنے عمل سے اس عقیدے کا اظہار سب سے فضیلت اور عظمت والا عمل ہے۔ ”لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ“ میں اِلٰہ سے مراد ایسی ذات ہے جس کی عبادت کی جائے، جس سے بے پناہ محبت اور عقیدت ہو۔ وہ اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے جس نے ہمیں پیدا کیا، ہمیں عقل اور بصیرت عطا کی، ہمیں نہ صرف زندگی دی بلکہ زندگی کی تمام نعمتیں عطا کیں۔ ہمیں چاہیے کہ اپنے قول و فعل سے اسی ذات کو اِلٰہ مانیں، اُسی کی عبادت کریں اور اسی سے سب زیادہ محبت کریں۔

حدیث کے دوسرے حصّے میں ارشاد ہے: اَفْضَلُ الدُّعَاءِ اَلْاِسْتِغْفَارُ یعنی بہترین دعا اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں اور نافرمانیوں کی معافی مانگنا ہے۔ انسان بعض اوقات دنیا کی ظاہری رنگینیوں میں کھو کر اپنے خالق و

NOT FOR SALE

مالک کی رضا کے خلاف کسی غلطی یا گناہ کا ارتکاب کر بیٹھتا ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کو اِلٰـــہ ماننے کا تقاضا یہ ہے کہ انسان اپنی غلطی یا گناہ پر نادم اور شرمندہ ہوکر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لے کیونکہ اُخروی نجات اُس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک اللہ تعالیٰ ہماری غلطیوں اور گناہوں کو معاف نہ کر دے۔ اب اگر کوئی اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں پسندیدہ اور محبوب بنا چاہتا ہے تو اُسے چاہیے کہ چلتے پھرتے، اُٹھتے بیٹھتے دل وجان سے لَآاِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه اور اَسْتَغْفِرُ اللّٰه کا اظہار کرتا رہے۔

۲ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ (سنن ابن ماجہ: حدیث نمبر ۲۲۴)

ترجمہ

علم کی طلب ہر مسلمان (مرد وعورت) پر فرض ہے۔

تشریح

یہ انسانی فطرت کا بنیادی تقاضا ہے کہ اسے اپنی ذات اور کائنات کے بارے میں ہر اچھی اور بری بات کا علم ہو، اس کے بغیر نہ تو انسان دنیا میں ترقی کر سکتا ہے اور نہ اپنے خالق و مالک کا قُرب حاصل کر سکتا ہے۔ انسان کی اسی بنیادی ضرورت کے پیش نظر نبی کریم ﷺ نے علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر لازمی قرار دیا ہے۔

ہمارے ملک میں لڑکوں کے مقابلے میں لڑکیوں کی تعلیم کا تناسب نصف ہے۔ لڑکیوں کے مدارس کی تعداد بھی آدھی ہے۔ نبی کریم ﷺ کے ارشادِ گرامی پر عمل کے لیے ضروری ہے کہ ہم لڑکیوں کی تعلیم وتربیت پر بھی پوری توجہ دیں تاکہ کوئی بچی ان پڑھ اور جاہل نہ رہے۔

انسان اُس وقت تک اپنے مقام اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے عائد کردہ فرائض کو جان نہیں سکتا جب تک وہ علم کی جستجو کی راہ پر گامزن نہ ہو۔ دوسری بات یہ ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی عدالت میں اپنے فرائض وذمہ داریوں کے متعلق جواب دہی کرنی ہے اس لیے ہر نیکی اور گناہ کا اور اچھائی اور بُرائی کا علم حاصل کرنا بھی ضروری ہے تب ہم دنیا میں کامیاب ہو سکتے ہیں اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی عدالت میں بھی سرخرو ہو سکتے ہیں۔

۳۔ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَ عَلَّمَهٗ (صحیح بخاری: حدیث نمبر ۵۰۲۷)

ترجمہ

تم میں سے بہتر وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور اسے (دوسروں کو) سکھایا۔

تشریح

قرآنِ حکیم، کلامِ الٰہی ہے، جس کا موضوع انسان ہے۔ یہ کتاب محض نماز روزے کی تعلیمات پر مشتمل نہیں ہے بلکہ انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں خواہ دنیاوی ہوں یا اُخروی، معاشی ہوں یا معاشرتی، سیاسی ہوں یا سائنسی سب کے بارے میں تاابد رہنمائی رکھتی ہے۔ ہم آخرت میں بھی اس وقت تک کامیاب نہیں ہوسکتے جب تک ہم اپنی دنیاوی زندگی کو قرآنی تعلیمات کے سانچے میں نہیں ڈھال لیتے۔ اس لیے ضروری ہے کہ ہم قرآن مجید پڑھیں، سمجھیں اور عملی زندگی میں اس کی پیروی کریں۔ نیز دوسروں تک اس کا پیغام پہنچائیں اور اس پر عمل کرنے کی ترغیب دیں۔

۴. مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ مَرَّةً فَتَحَ اللّٰهُ لَهٗ بَابًا مِّنَ الْعَافِيَةِ (مسند احمد حدیث نمبر ۷۵۶۱)

ترجمہ

جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا، اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے عافیت کا ایک دروازہ کھول دیا۔

تشریح

نبی کریم ﷺ محسنِ انسانیت ہیں۔ آپ ﷺ نے بنی نوع انسان کو دنیا اور آخرت میں کامیابی کا راستہ دکھایا، اپنی زندگی اور عمل سے ہمارے لیے اسوۂ حسنہ پیش کیا، انسان پر حضور ﷺ کے احسانات کا تقاضا ہے کہ ہر چیز سے بڑھ کر آپ ﷺ سے محبت کی جائے جس کی عملی شکل یہ ہے کہ آپ ﷺ کی تعلیمات پر عمل کیا جائے اور محبت وعقیدت کے اظہار کے طور پر آپ ﷺ پر درود وسلام بھیجا جائے۔ قرآن حکیم میں سورۃ الاحزاب میں ارشاد ہے۔

"بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی اُن پر درود وسلام بھیجا کرو۔" اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ پر درود بھیجنے کی ہمیں اللہ کی طرف سے بھی تاکید ہے۔ درود بھیجنے کا صلہ نبی ﷺ نے خود اس حدیث میں ارشاد فرمایا ہے کہ مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجنے کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اس شخص کے لیے عافیت کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

۵۔ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ بِهٖ (کتاب السُّنة لابن عاصم)

ترجمہ

تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہوسکتا ہے جب تک اس کی خواہش اس (تعلیم) کے مطابق نہ ہوجائے جو میں لایا ہوں۔

تشریح

انسان کی فطرت میں نیکی یا بدی، دونوں کا شعور رکھا گیا ہے۔ اس لیے اسے چاہیے کہ کہ وہ ارادے واختیار کے باوجود برائی یا گناہ کے کاموں سے اجتناب کرے۔ دوسرا یہ کہ اپنے جذبات، احساسات

NOT FOR SALE

اور خیالات کو اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی مرضی کے مطابق ڈھالے۔ حدیث میں آیا ہے کہ اگر کوئی شخص ایسا نہیں کرتا تو گویا وہ ایمان کی لذت سے نا واقف ہے۔ دوسرے لفظوں میں اس حدیثِ مبارکہ میں اطاعت رسول ﷺ کا پیغام ہے۔

اللہ تعالیٰ نے بھی فرمایا ہے: "جس نے میرے نبی ﷺ کی اطاعت کی اس نے گویا میری اطاعت کی"۔

٦۔ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا (سنن ترمذی حدیث نمبر ۱۹۱۹)

ترجمہ

وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کا احترام نہ کرے۔

تشریح

انسان کو اشرف المخلوقات ہونے کے ناطے اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر ہونا چاہیے۔ اس بنا پر انسان سے یہ توقع کی گئی ہے کہ وہ اپنے اندر اپنے خالق کی صفات پیدا کرے اور اپنے قول وفعل سے ان کا اظہار بھی کرے مثلاً اللہ تعالیٰ کی صفت عدل ہے اس لیے انسان عدل کرے، اللہ تعالیٰ درگزر کرتا ہے انسان کو بھی چاہیے کہ وہ ایک دوسرے کی خطاؤں اور غلطیوں سے درگزر کرے۔

رحم کرنا اللہ تعالیٰ کی سب سے غالب صفت ہے۔ نبی کریم ﷺ کی اس حدیث میں خاص طور پر اس صفت و رحمت پر زور دیا گیا ہے۔ رحم کے زیادہ حق دار ہمیشہ چھوٹے ہوا کرتے ہیں اور بالعموم بڑے عزت وتکریم کے حق دار ہوتے ہیں۔ اس لیے نبی کریم ﷺ نے تاکید کے ساتھ ارشاد فرمایا کہ جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور بڑوں کی عزت نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں یعنی وہ میرے سایۂ شفقت سے محروم رہے گا

NOT FOR SALE

awazeinqilab.com

بچوں کو مناسب تعلیم وتربیت سے محروم رکھنا انھیں شفقت سے محروم رکھنا ہے ۔نیز جن بچوں پر رحم نہیں کیا جاتا، انھیں چھوٹی سی عمر میں جسمانی مشقت کے کاموں میں لگا دیا جاتا ہے۔ اس لیے ہم اگر حضور اکرم ﷺ کی وعید سے بچنا چاہتے ہیں تو ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم بچوں کی مناسب تعلیم اور ضروری تربیت کا فرض پورا کریں۔

۷۔ اَلرَّاشِی وَالْمُرْتَشِیْ كِلَاهُمَا فِي النَّارِ

ترجمہ

رشوت دینے والا اور رشوت لینے والا دونوں آگ میں ہیں۔

تشریح

رشوت کا چلن کسی قوم میں اس وقت عام ہوتا ہے جب عدل و انصاف ختم ہوجائے اور لوگوں کو ان کے حقوق جائز طریقے سے نہ مل سکیں۔ کسی قوم کی یہ حالت اس کے معاشرتی بگاڑ اور ظلم کی ایک نہایت خراب صورتِ حال ہے۔ جس معاشرے میں انسانوں کے جائز حقوق کی راہ میں ظالم اہلِ کاروں کے ناجائز مطالبے حائل ہو جائیں، وہاں امن وسکون بھلا کیسے قائم رہ سکتا ہے؟ اس لیے رشوت لینے والے اور دینے والے دونوں ہی کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ جہنم کی آگ کا ایندھن ہیں۔ یہاں پر توجہ طلب بات یہ ہے کہ رشوت دینے والے کا ذکر پہلے ہوا ہے جس سے واضح ہوا کہ رشوت دینے والا بھی اس گناہ کی سزا سے بچ نہیں سکتا۔

۸۔ اِنَّ اَكْمَلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا (مسند احمد حدیث ۲۴۶۷۷)

ترجمہ

یقیناً مومنوں میں سے کامل ترین ایمان والا وہ ہے جو ان میں اخلاق کے لحاظ سے سب سے اچھا ہے۔

NOT FOR SALE

تشریح

انسانی شخصیت کی اصل تصویر ایک آئینہ بھی اتنی صاف پیش نہیں کرتا جتنا اس کا اخلاق۔ جب ایک انسان دوسروں سے معاملات میں حسنِ خُلق سے پیش آتا ہے تو اس کی شخصیت کا ظاہر اور باطن مکمل طور پر واضح ہو جاتا ہے۔

حسنِ خلق ہی ایک ایسا عمل ہے جس سے آپس کی نفرتوں کو نہ صرف محبتوں میں بدلا جاسکتا ہے بلکہ دشمنوں کے دلوں میں بھی گھر کیا جاسکتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے دعوتِ حق کے دوران عام طور پر تمام عمر اور مکی زندگی میں خاص طور پر صرف حسن خلق ہی کے ہتھیار سے اپنے بڑے سے بڑے دشمن کو زیر کیا۔ اچھے اخلاق اپنانا کسی بھی انسان کے لیے ضروری ہے۔ مسلمانوں کے لیے تو نبی کریم ﷺ نے اسے ایمان کی تکمیل کا پیمانہ قرار دیا ہے۔ حسن اخلاق دراصل روزمرہ زندگی میں اللہ، اس کے رسول ﷺ، اپنے نفس اور مخلوق خدا کے ساتھ ایک مسلمان کے طرزِ عمل اور رویے کا نام ہے اگر یہ طرزِ عمل اور رویہ اچھا ہے اور شریعت کے اصولوں کے مطابق ہے تو اُسے حسن اخلاق کہا جائے گا اور اگر یہ طرزِ عمل اور رویہ اچھا نہیں تو اسے بُرا اخلاق کہا جائے گا۔

۹۔ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ (صحیح بخاری کتاب الجمعہ حدیث نمبر ۸۹۳)

ترجمہ

تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور تم میں سے ہر ایک اپنی رعیت کے بارے میں جواب دِہ ہے۔

تشریح

ذمہ داری اور نگہبانی ایک ایسا فرض ہے جو کسی بھی انسان کے لیے معاف نہیں ہے۔ حکمران اپنی رعایا کے حقوق کی نگہداشت اور ان کی فلاح و بہبود کا ذمہ دار ہے۔ ماں باپ اپنی اولاد کی تعلیم وتربیت کے

NOT FOR SALE

awazeinqilab.com

سلسلے میں جواب دہ ہیں۔ دفتر کا کارکن اپنے کام کا ذمہ دار ہے اور اسے بھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جواب دہ ہونا پڑے گا۔ لہٰذا لازم آتا ہے کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو دیانت اور محنت سے ادا کریں۔

۱۰۔ خَيْرُ النَّاسِ اَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ

ترجمہ

لوگوں میں اچھا وہ ہے جو لوگوں کو زیادہ نفع دینے والا ہو۔

تشریح

قرآن کریم میں ارشاد ہے کہ اس دُنیا میں عزت اور کامیابی انہی لوگوں کو نصیب ہوتی ہے جو خلقِ خدا کو فائدہ پہنچاتے ہیں اور انسانیت کی فلاح و بہبود کے لیے کوشاں رہتے ہیں۔ اس حدیث میں اسی بات کی وضاحت کی گئی ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ مخلوقِ خدا کی خدمت کرتے رہیں اور اسے فائدہ پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ خیر الناس بننے کا یہی بہترین طریقہ ہے اور اسی میں ہماری دنیوی کامیابی اور آخرت کی نجات کا راز پوشیدہ ہے۔

موضوعاتی مطالعہ

قرآن مجید

تعارف، حفاظت اور فضائل

تعارف

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا، اس کی جسمانی اور فطری ضروریات پوری کرنے کے لیے مادی وسائل پیدا کیے اور اس کے ذہن اور روح کی رہنمائی کے لیے بھی اہتمام فرمایا۔ خود انسان کو خیر و شر میں فرق کرنے کی صلاحیت اور ضمیر کی آواز عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کی کامل رہنمائی کے لیے انبیاء کرام علیہم السلام مبعوث فرمائے اور ان پر کتابیں نازل فرمائیں۔ ہمارے نبی حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر قرآن مجید نازل فرمایا جو اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے۔ یہ تمام بنی نوعِ انسان کے لیے ہدایت کا دائمی ذریعہ ہے اور تمام سابقہ آسمانی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے۔

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے پچھلی امتوں کے لیے بھی انبیاء کرام علیہم السلام مبعوث فرمائے تھے۔ ان میں سے بعض پر کتابیں بھی نازل فرمائی تھیں لیکن ان کی تعلیمات اور ان پر نازل شدہ کتابیں اپنی اصلی حالت میں محفوظ نہیں رہیں۔

قرآن مجید کے بارے میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے

وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ (المائدہ: ۴۸)

ترجمہ: اور (اے پیغمبر ﷺ) ہم نے تم پر سچی کتاب نازل کی ہے جو اپنے سے پہلے کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور ان سب پر نگہبان ہے۔

awazeinqilab.com

قرآن مجید کو پچھلی کتابوں کے لیے مھیمن کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ان کتابوں میں جو تعلیمات اور عقائد اپنی اصلی حالت میں محفوظ نہ رہ سکے انھیں قرآن مجید نے اپنے اندر از سر نو بیان کر کے محفوظ کر دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید کی تعلیمات پر پورے اطمینان سے ہر زمانے میں عمل کیا جا سکتا ہے۔

قرآن کریم انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کے متعلق رہنمائی کرتا ہے۔ اس میں انسانی زندگی کی حقیقت، خیر و شر، حلال و حرام، اخلاقی تعلیمات، غرض زندگی کے ہر پہلو کے متعلق رہنمائی موجود ہے۔ اس میں انسان کی آخرت کی زندگی کے متعلق بھی تفصیلی معلومات ہیں اور اُس زندگی کی اہمیت کو نہایت پُر تاثیر انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ قرآن مجید انسان کی انفرادی زندگی، اجتماعی زندگی، معاشرتی حقوق و فرائض، معاشی و اقتصادی امور اور سیاسی و بین الاقوامی معاملات کے متعلق جامع معلومات پیش کرتا ہے۔ اس میں وہ تمام باتیں وضاحت کے ساتھ بتا دی گئیں ہیں جن کا جاننا انسان کے لیے ضروری ہے۔ انسان کے پاس حق جاننے کے لیے اس کتاب سے بڑھ کر کوئی ذریعہ نہیں ہے۔

حفاظتِ قرآن

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ ہے۔ اس کی حفاظت کا ذمہ بھی اللہ تعالیٰ نے خود لیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ (الحجر : ۹)

ترجمہ: بلاشبہ یہ ذکر ہم نے نازل کیا ہے۔ اور ہم خود اس کے محافظ ہیں۔

ہم دیکھتے ہیں کہ حق سبحانہٗ وتعالیٰ کا قرآن مجید کی حفاظت کا یہ وعدہ اس طرح پورا ہوا کہ پوری دنیا موجود قرآن مجید کے نسخوں میں ایک لفظ یا زیر زبر کا فرق نہیں ہے۔

قرآن مجید رسول اللہ ﷺ پر ایک ہی وقت میں نازل نہیں ہوا بلکہ تقریباً ۲۳ سال میں تھوڑا تھوڑا

NOT FOR SAL

نازل ہوا۔ جونہی کچھ آیات نازل ہوتیں، آپ ﷺ کاتبِ وحی کو بلوا کر لکھوا دیتے اور یہ رہنمائی بھی فرماتے کہ انھیں کس سورت سے پہلے یا بعد کون سی سورت میں کن آیات کے ساتھ رکھا جائے۔ مسجد نبوی میں ایک جگہ متعین تھی جہاں یہ عبارت رکھ دی جاتی تھی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اس کی نقل کر کے لے جاتے اور یاد کر لیتے۔ مختلف اوقات، خصوصاً نمازوں میں اس کی تلاوت کرتے تھے اور اس کو سمجھنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرتے تھے۔ اس طرح جوں جوں قرآن مجید نازل ہوتا گیا، لکھا بھی جاتا رہا اور حفظ بھی ہوتا رہا۔ اس عمل میں مرد اور خواتین دونوں شامل تھیں۔ نبی کریم ﷺ کی حیاتِ طیبہ ہی میں مکمل قرآن کریم اکثر امہات المومنینؓ، صحابہ کرامؓ اور صحابیاتؓ کو یاد ہو چکا تھا اور کئی صحابہ کرامؓ نے اس کی مکمل نقول بھی تیار کر لی تھیں۔

رسولِ پاک ﷺ کی رحلت کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے لکھوائے ہوئے تمام اجزا کو آپ ﷺ کی مقرر کردہ ترتیب کے مطابق یک جا کرا کے محفوظ کرا دیا۔ آیات کی ترتیب اور سورتوں کے نام وہی تھے جو رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے مقرر فرمائے تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے عہدِ خلافت میں اس کی متعدد نقول تیار کرا کے تمام صوبائی دارالحکومتوں میں ایک ایک نسخہ کے طور پر بھجوا دیں۔

قرآن مجید کی فضیلت

قرآن مجید میں جو کچھ بیان ہوا ہے وہ یقینی علم اور حقیقت کی بنیاد پر مبنی ہے اور اس میں کسی شک کا گزر نہیں۔ اس میں ہر زمانے اور ہر خطے کے تمام انسانوں کے لیے مکمل ہدایت و رہنمائی موجود ہے اور انسان کی دنیا و آخرت کی حقیقی فلاح کا دارو مدار اسی پر عمل کرنے میں ہے۔ اس لیے قرآن کریم کو بڑی فضیلت حاصل ہے۔ جس طرح یہ کلام تمام کلاموں سے بہتر ہے اس طرح وہ انسان بھی تمام انسانوں سے بہتر ہے جو خود بھی اس کا علم حاصل کرے اور اسے دوسروں کو بھی سکھائے۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

NOT FOR SALE

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَ عَلَّمَهُ (صحیح بخاری حدیث نمبر ۵۰۲۷)

ترجمہ: ''تم میں سے بہتر وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور سکھایا۔''

اس لیے ہمیں چاہیے کہ قرآن پاک کا علم حاصل کرنے کی طرف سب سے زیادہ توجہ دیں اور اس کے لیے کسی طرح کی محنت سے دریغ نہ کریں۔

قرآن کریم کی تلاوت بڑی نیکی ہے۔ اس کے ایک ایک حرف کی تلاوت پر دس نیکیاں ملتی ہیں۔ اس پر عمل کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت دونوں میں عزت اور سرفرازی عطا فرماتا ہے۔ اس سے منہ پھیرنے والے ذلیل و خوار ہوتے ہیں۔ تاریخ گواہ ہے کہ مسلمان جب تک قرآن کی تعلیمات پر عمل پیرا رہے، دنیا میں غالب رہے اور جب انھوں نے اس سے غفلت برتی تو عزت و سربلندی سے محروم ہوگئے۔ یہ بات رسول اللہ ﷺ نے پہلے ہی سے ارشاد فرما دی تھی۔

''اللہ تعالیٰ بہت سی قوموں کو قرآن کریم کی وجہ سے سربلندی عطا فرمائے گا اور دوسری بہت سی قوموں کو اس (سے غفلت) کی وجہ سے گرادے گا۔'' (سنن ابن ماجہ حدیث نمبر ۲۱۸)

اس لیے ہمیں چاہیے کہ قرآن پاک کی تلاوت کریں، اس کو سمجھیں اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔

مشق

۱۔ قرآن مجید کا تعارف بیان کریں۔

۲۔ قرآن حکیم کی حفاظت کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ بیان کیجیے۔

۳۔ فضائلِ قرآن پر نوٹ لکھیں۔

اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کی محبت و اطاعت

انسان جب اپنے وجود اور کائنات کے اَن گنت مظاہر پر غور کرتا ہے تو اسے یہ دریافت کرنے میں کوئی دقت محسوس نہیں ہوتی کہ کوئی قدرت رکھنے والی، پرورش کرنے والی اور حکمت و دانائی والی ذات ضرور موجود ہے جو ان تمام پر حکمران ہے، انھیں قوت عطا کر رہی ہے اور بڑھنے کی صلاحیت بخش رہی ہے۔ اور یہ کہ وہ قدیر ہے، خالق ہے، رب ہے اور حکیم بھی ہے کہ اس قدر وسیع کائنات کو حکمت سے چلا رہا ہے۔ انسان سوچتا ہے کہ جب ایک کرسی، میز یا مٹی کا پیالہ بغیر کسی بنانے والے کے خود تیار نہیں ہوتا تو یہ زمین، آسمان، چاند، سورج، انسان اور انسان کے وجود میں بے شمار قوتیں بھی تو کسی خالق کی قدرت، رحمت اور حکمت سے پیدا ہوئی ہوں گی۔ یہ قدرت اور حکمت اس کے وجود کے لیے دلیل بھی ہے اور اس کو تسلیم کرنے سے حیات انسانی اور وجود کائنات کا درست ادراک بھی حاصل ہوتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہے جس کی تخلیق کے جلوے ہر جگہ نمایاں ہیں۔ انسان کی عظمت اسی میں ہے کہ وہ اپنے خالق کو تسلیم کرے۔ اس کی محبت میں سرشار رہے اور اس کے احکام پر عمل کرے۔ قرآن مجید نے اسی جانب اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے۔

يَاأَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ (البقرہ: ۲۱)

ترجمہ: اے لوگو! اپنے اُس رب کی عبادت کرو جس نے تم کو پیدا کیا۔

اب عبادت اور بندگی کا تقاضا ہے کہ پیدا اُس نے کیا تو حکم بھی اُسی کا مانو۔ آنکھ اس نے دی تو اس کی رضا کے مطابق دیکھو، کان اُس نے عطا کے تو اس کے فرمان کے مطابق سننے کی عادت ڈالو۔ سوچنے کی قوت اس پروردگار ہی کی عطا کردہ ہے تو ہر لمحہ اس کی ذات، قدرت اور اس کے احکام پر غور کرو۔

awazeinqilab.com

لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبِعًا لِّمَا جِئْتُ بِهٖ

ترجمہ: تم میں سے کوئی اس وقت تک ایمان والا نہیں ہوسکتا جب تک اس کی خواہشات ان احکام کے تابع نہ ہوجائیں جو میں لایا ہوں۔

اس سے معلوم ہوا کہ محبت کا تقاضا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم سے محبت میں کوئی اور شریک نہ ہو اور یہ محبت تمام رشتوں اور تعلقات سے بڑھ کر ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم سے محبت کا لازمی نتیجہ یہ ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے ارشادات کو تمام ذاتی پسند و ناپسند پر ترجیح حاصل ہو۔اسی کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ (سورۂ محمد:۳۳)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال ضائع نہ کرو۔

یعنی اطاعت کے بغیر اعمال ضائع ہوتے ہیں۔

اطاعت

اللہ تعالیٰ سے محبت کا دعویٰ تو کیا جا سکتا ہے مگر اس کا ثبوت کیسے دیا جائے؟ یہ سوال ہر انسان کے ذہن میں پیدا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ اس نے خود اس کا راستہ بتا دیا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (سورۂ آل عمران:۳۱)

ترجمہ: (اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم) کہہ دیجیے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمھارے گناہ بخش دے گا۔ اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

محبتِ الٰہی، اُسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی پیروی کا نام ہے۔ اطاعت میں مکمل خود سپردگی درکار ہوتی ہے۔

NOT FOR SAL

ظاہری عمل کے پیچھے دلی چاہت اور قلبی میلان ضرور ہوتا ہے۔ ورنہ یہ عمل منافقت بن جاتا ہے۔ اس لیے اس پر متنبہ فرماتے ہوئے ارشاد ہوا:

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (النساء: ۶۵)

ترجمہ: تمھارے رب کی قسم! یہ لوگ اس وقت تک ایمان والے نہیں ہوسکتے جب تک اپنے تنازعات میں آپ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کا حکم نہ مانیں اور پھر جو فیصلہ آپ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کریں اس پر تنگ دل نہ ہوں بلکہ پورے طور پر اسے تسلیم کریں۔

اطاعت، اتباع کی عملی شکل سے ایمان کے عملی تقاضے پورے ہوتے ہیں اور تسلیم و رضا کی برکات حاصل ہوتی ہیں۔

ختم نبوت

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم پوری انسانیت کے لئے ہدایت کا ابدی صحیفہ لے کر تشریف لائے۔
آپ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی تشریف آوری سے ہدایت کا سلسلہ اپنے کمال کو بھی پہنچا اور اختتام کو بھی۔
جیسا کہ ارشاد ہوا۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (المائدہ: ۳)

ترجمہ: "آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کردی اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند کرلیا۔"

NOT FOR SALE
awazeinqilab.com

دین مکمل، نعمت مکمل اور اسلام پر رضائے الٰہی کا واضح اظہار حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے آخری نبی اور رسول ہونے کا اعلان ہے کہ اب کسی اور نبی کی ضرورت نہیں رہی اس لیے کہ احکام الٰہی مکمل ہو گئے۔ اب اسوہ رسول ﷺ کو تا ابد مشعل راہ بنانا اور پیغام الٰہی کو اپنا دستور حیات سمجھنا ہے۔ یہ انسانیت کے لیے شرف بھی ہے کہ اسے دائمی ہدایت کا اہل گردانا گیا اور اس کو ایک مرکز سے آشنا کر دیا گیا کیونکہ رسول اکرم ﷺ سے قبل انبیاء کرام علیہم السلام، علاقوں، قبیلوں یا خاص قوموں کی طرف مبعوث ہوئے تھے اس لیے مختلف معاشرے تشکیل پاتے رہے تھے۔ اب آپ ﷺ کی آمد سے بین الاقوامیت کا تصور ابھرا۔

ایک مرکز، ایک اسوۂ اور ایک صحیفہ ہدایت نے نسل انسانی کو وحدت سے آشنا کر دیا۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا (الاعراف: ۱۵۸)

ترجمہ: فرما دیجئے کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول بن کر آیا ہوں۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا (الاحزاب: ۴۰)

ترجمہ: محمد (ﷺ) تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں مگر اللہ کے رسول ہیں اور تمام نبیوں میں سے آخری نبی ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز سے واقف ہے۔

اب انسان کو ہدایت ایک ہی در سے ملے گی۔ اب پریشان نظری ختم ہوئی اور تلاش کا مرحلہ تمام ہوا سب کو اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا ہے، اس ایمان کو محبت کا جوہر عطا کرنا ہے اور رسول اکرم ﷺ کی محبت واطاعت اور اتباع سے احکام الٰہی کا پابند بننا ہے۔ اسی میں دنیا کی بھلائی ہے اور اسی میں آخرت کی نجات ہے۔ چنانچہ ختم نبوت کی برکت سے ہمارا دین کامل اور آخری دین ہے۔ ہم آخری امت اور ہمارے

پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم آخری پیغمبر ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کسی کو منصب نبوت سے سرفراز نہیں کیا جائے گا۔ ختم نبوت کے عقیدہ کو قرآن کریم کی تقریباً ۱۰۰ آیات مبارکہ اور آپ ﷺ کی تقریباً ۲۱۰ احادیث مبارکہ میں واضح طور پر بیان کیا گیا ہے۔

جو بھی شخص آپ ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ قرآن و حدیث اور اجماع امت کی رُو سے جھوٹا، کذّاب، مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

نبوت کے ایک جھوٹے دعویدار اسود عنسی کو قتل کرنے کے لیے نبی کریم ﷺ نے حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ نامی صحابی کو روانہ فرمایا تھا۔ اسی طرح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں جب مسیلمہ کذاب نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اسکی سرکوبی کے لیے لشکر روانہ فرمایا۔ لشکر اسلام نے مسیلمہ کے لشکر کو شکست دی۔ اس جنگ میں تقریباً ۱۲۰۰ صحابہ کرام اور تابعین شہید ہوئے۔

اسی طرح عبدالملک بن مروان کے دور حکومت میں نبوت کے جھوٹے دعویدار حارث دمشقی کذاب کو سزائے موت ہوئی۔ حاکم عراق محمد خالد بن عبداللہ نے نبوت کے جھوٹے دعویدار مغیرہ بن سعید اور بیان بن سمعان کو سزائے موت دی تھی۔ ہر دور میں نبوت کے جھوٹے دعویداروں کے خلاف امت مسلمہ نے پوری وحدت کے ساتھ اسلام اور مسلمانوں کا دفاع کیا ہے۔ چنانچہ پچھلی صدی میں جب ہندوستان کے قصبہ قادیان میں غلام احمد نامی شخص نے جھوٹا دعویٰ کیا کہ میں مجدد ہوں، پھر کہا کہ میں امام مہدی ہوں پھر کچھ آگے چل کر دعویٰ کیا کہ میں مسیح موعود ہوں، کچھ عرصہ بعد دعویٰ کیا کہ میں ظلی اور بروزی نبی ہوں یعنی مجھ پر آپ ﷺ کی نبوت کا سایہ پڑا ہے اور آخر کار 1901ء میں عین محمد رسول اللہ ہونے کا جھوٹا دعویٰ کیا (العیاذ باللہ) تو امت مسلمہ کے تمام مکاتب فکر نے پوری وحدت کے ساتھ اس فتنہ کا مقابلہ کیا اور بالآخر 7 ستمبر 1974ء کو آئین پاکستان کی دفعہ 260 میں شق (2) کے بعد نئی شق (3) درج کی گئی جس میں

awazeinqilab.com

مسلمان کی تعریف یوں کی گئی:

"جو شخص آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے خاتم النبیین ہونے پر قطعی اور غیر مشروط طور پر ایمان نہیں رکھتا یا جو حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے بعد کسی بھی مفہوم میں یا کسی بھی قسم کا نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یا کسی ایسے مدعی کو نبی یا دینی مصلح تسلیم کرتا ہے، وہ آئین یا قانون کے اغراض کے لیے مسلمان نہیں ہے۔"

امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا: "جو شخص نبوت کے جھوٹے دعویدار سے دلیل مانگے وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہوجائیگا" اس لیے کہ ختم نبوت قطعی نصوص سے ثابت ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا کہ "میری امت میں تیس (30) جھوٹے ہوں گے ہر ایک یہ کہے گا کہ میں نبی ہوں حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔"

مشق

۱۔ اللہ تعالیٰ کی محبت سے کیا مراد ہے؟

۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی اطاعت کیوں ضروری ہے؟

۳۔ قرآن کریم کی کسی ایک آیت کے حوالے سے ختم نبوت کا مفہوم واضح کریں۔

علم کی فرضیت وفضیلت

علم کے معنی ہیں جاننا اور آگاہ ہونا۔ اللہ تعالیٰ کے اپنے بندوں پر بے حد احسانات ہیں۔ جن میں سے ایک احسان علم ہے۔ جو اس نے اپنے بندوں کو عطا کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم پر جو پہلی وحی نازل ہوئی اس میں ارشاد ہے:

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۝۱ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝۲ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝۳ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝۴ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ۝۵ (العلق آیت ۱ تا ۵)

ترجمہ:۔ اپنے پروردگار کا نام لے کر پڑھیے جس نے (سب کچھ) پیدا کیا۔ (جس نے) انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا۔ پڑھیے اور تمہارا پروردگار بڑا کریم ہے۔ جس نے قلم کے ذریعے سے علم سکھایا اور انسان کو وہ باتیں سکھائیں جس کا اس کو علم نہیں تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کا ارشاد مبارک ہے۔

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَةٌ عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ (سنن ابن ماجہ: حدیث ۲۲۴)

ترجمہ: علم حاصل کرنا ہر مسلمان (مرد وعورت) پر فرض ہے۔

اس لیے مسلمان پر لازم ہے کہ وہ طلب علم میں کوتاہی نہ کرے۔

علم کی اہمیت

انسان زمین پر اللہ تعالیٰ کا خلیفہ اور نائب ہے۔ اسے علم ہی کی وجہ سے باقی مخلوقات پر فضیلت حاصل ہے۔ علم ہی کی وجہ سے فرشتوں کو حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا۔ اس سے واضح ہوا

کہ علم انسان کے لیے عظمت کی بنیاد ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے اپنے بارے میں فرمایا کہ

إِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا

"میں معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں۔"

آپ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم اپنے علم میں اضافے کے لیے یہ دعا فرمایا کرتے۔

رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا (طٰہٰ: ۱۱۴)

ترجمہ: میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما۔

عہدِ رسالت میں اشاعتِ علم

علم کی اشاعت کے سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی کوششوں کا اس بات سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ غزوہ بدر کے بعد جو کافر قیدی آزاد ہونے کے لیے فدیہ نہ دے سکے ان سے آپ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا کہ وہ دس مسلمان بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھادیں تو انھیں آزاد کردیا جائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے خواتین کو بھی علم حاصل کرنے کی تاکید فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا کہ طلب علم ہر مسلمان پر فرض ہے (خواہ وہ عورت ہو یا مرد)۔ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ علم وحکمت مومن کی متاع گم گشتہ ہے جہاں سے میسر ہو، حاصل کرنے کی کوشش کرے کیونکہ وہی اس کا سب سے زیادہ حق دار ہے۔

حصول علم کی اہمیت

مسلمان کو علم کی طرف سب سے زیادہ توجہ دینی چاہیے۔ قرآن نے دین کے بنیادی احکام کے ساتھ ساتھ دنیاوی، فلسفہ تاریخ، غذا اور غذائیت اور سائنسی علوم پر غور وفکر کی بھی دعوت دی ہے۔ رزقِ حلال

بھی اسلام کا تقاضا ہے۔ اس لیے مومن کو معاشی علوم وفنون سے بھی غافل نہیں ہونا چاہیے۔ بندہ مومن کی عبادات کا مقصد تقویٰ اور رضائے الٰہی کا حصول ہے۔

قرآن میں ارشاد ہے۔

إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ (الفاطر: ۲۸)

اللہ کے بندوں میں سے اہل علم ہی اللہ سے ڈرتے ہیں۔

یہ بھی ضروری ہے کہ جو علم حاصل ہوا ہے، اسے آگے پھیلایا جائے۔ دیے سے دیے کو جلایا جائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا:

بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً (صحیح بخاری حدیث نمبر ۳۴۶۱)

"مجھ سے ایک آیت بھی سنو تو اسے آگے پہنچا دو۔"

اسی طرح آخری حج کے موقعہ پر ارشاد فرمایا:

فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ (صحیح بخاری حدیث نمبر ۱۷۳۹)

"جو حاضر ہے وہ اس تک میری یہ تعلیم پہنچادیں جو یہاں نہیں ہیں۔"

حصول علم کے لیے عمر کی بھی کوئی قید نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے ماں کی گود سے قبر میں اُترنے تک حصولِ علم کا عمل جاری رکھنے کی ہدایت فرمائی۔

اُطْلُبُوا الْعِلْمَ مِنَ الْمَهْدِ إِلَى اللَّحْدِ

کہ ماں کی گود سے لے کر قبر تک علم حاصل کرو۔

آپ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ مومن علم سے کبھی سیر نہیں ہوتا، حتیٰ کہ جنت میں پہنچ جاتا ہے۔

علم کی فضیلت

علم، عظمت اور سربلندی کا ذریعہ ہے۔ زیورِ علم سے آراستہ لوگ اللہ کے زیادہ قریب ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عالم اور جاہل برابر نہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ کیا وہ لوگ جو علم رکھتے ہیں اور وہ

awazeinqilab.com

لوگ جو علم نہیں رکھتے برابر ہوسکتے ہیں؟ جو لوگ نور ایمان سے منور ہو کر علم سے کام لیتے ہیں ان کے بارے میں فرمایا:

يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ۭ (المجادلہ: ۱۱)

ترجمہ: یعنی تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور جنھیں علم دیا گیا اللہ ان کے درجات بلند فرمائے گا۔

ایک مرتبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم مسجد میں تشریف لائے۔ وہاں دو مجلسیں ہو رہی تھیں۔ ایک مجلس ذکر کی تھی اور دوسری علم کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے دونوں کی تعریف کی اور پھر علم کی مجلس میں شریک ہوگئے اور فرمایا کہ یہ پہلی مجلس سے بہتر ہے۔ ایک مرتبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم جنت کی پھلواریوں میں سے گزرو، تو ان سے جی بھر کر فائدہ اٹھایا کرو۔ صحابہؓ نے پوچھا: جنت کی پھلواریاں کیا ہیں؟ فرمایا: علم کی مجلسیں۔

مندرجہ بالا چند روایات سے علم کی اہمیت اور بھی واضح ہو جاتی ہے۔

علم حاصل کرو۔ اللہ کے لیے علم حاصل کرنا نیکی ہے۔ علم کی طلب عبادت ہے۔ اس میں مصروف رہنا تسبیح اور بحث ومباحثہ کرنا جہاد ہے۔ علم سکھاؤ تو صدقہ ہے۔ علم تنہائی کا ساتھی، فراخی اور تنگدستی میں رہنما، غم خوار دوست اور بہترین ہم نشین ہے۔ علم جنت کا راستہ بتاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ علم ہی کے ذریعے قوموں کو سربلندی عطا فرماتا ہے۔ لوگ علماء کے نقش قدم پر چلتے ہیں۔ دنیا کی ہر چیز ان کے لیے دعائے مغفرت کرتی ہے۔ کیونکہ علم دلوں کی زندگی ہے اور اندھوں کے لیے بینائی۔ علم جسم کی توانائی اور قوت ہے۔ علم کے ذریعے انسان فرشتوں کے اعلیٰ درجات تک جا پہنچتا ہے۔ علم میں غور وخوض کرنا روزے کے برابر ہے۔ علم ہی کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی صحیح اطاعت اور عبادت کی جاسکتی ہے۔ علم سے انسان معرفت الٰہی حاصل کرتا ہے۔

اس کی بدولت انسان اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حقوق ادا کرتا ہے۔ علم ایک پیشرو اور رہبر ہے اور عمل اس کے تابع ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو علم حاصل کرتے ہیں اور بدقسمت ہیں وہ لوگ جو اس سعادت سے محروم رہتے ہیں۔

NOT FOR SALE

اسلام اپنے ماننے والوں کو درس دیتا ہے کہ علم کی تلاش میں نکلو اور حکمت کی موتی جہاں سے ملیں انھیں حاصل کرو۔ علم کی فضیلت اس امر سے بھی ثابت ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ حکومت اور سلطنت سے اسی قوم کو سربلند فرمایا جسے علم وعمل میں برتری حاصل تھی۔ اسی اصول کی بنا پر حضرت آدم علیہ السلام بھی ملائکہ پر فضیلت لے گئے۔ علم ہی کی بنا پر مسلمان تمام جہان پر چھا گئے تھے۔ مگر جب انھوں نے قرآن کی تعلیمات کو چھوڑا اور علم کی روشنی سے دُور ہوئے، زوال کا شکار ہوگئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم صبح وشام جو دعائیں مانگا کرتے تھے ان میں سے ایک یہ بھی ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا (المعجم الکبیر للطبرانی)

"اے اللہ! میں تجھ سے نفع والے علم کی درخواست کرتا ہوں۔"

اسی طرح یہ بھی مسنون دعا ہے کہ اے اللہ جو علم تو نے ہمیں دیا ہے، اسے ہمارے لیے مفید بنا اور ایسا علم عطا فرما جو ہمیں نفع پہنچائے۔ ہماری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی علم عطا فرمائے اور اس پر عمل اور اس کی اشاعت کی توفیق بھی نصیب فرمائے۔ (آمین)

مشق

۱۔ قرآن کی روشنی میں علم کی اہمیت بیان کریں۔

۲۔ احادیث کی روشنی میں حصول علم کی اہمیت پر نوٹ لکھیں۔

۳۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں علم کی فضیلت بیان کیجیے۔

NOT FOR SALE

awazeinqilab.com

طہارت اور جسمانی صفائی

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات اور دین فطرت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس دین میں تمام انسانوں، خاص طور پر مسلمانوں کو تمام چھوٹی اور بڑی باتوں سے قرآن وحدیث کے ذریعے آگاہ کردیا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو آخری نبی بنا کر اپنے دین کو عملی طور پر سمجھا دیا ہے تاکہ ہر چیز واضح ہوجائے۔ چنانچہ طہارت اور پاکیزگی کے بنیادی اصول بتا کر صرف ایک آیت قرآنی اور ایک حدیث پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

ارشادِ ربانی ہے:

وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝ (المدثر: ۴،۵)

ترجمہ: اپنے کپڑوں کو پاک رکھ اور ناپاکی سے دُور رہ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا فرمان ہے:

اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَان

ترجمہ: طہارت اور پاکیزگی ایمان کا حصہ ہے۔

طہارت کے لغوی معنی پاک ہونے کے ہیں۔ آج کے دور میں صفائی کا خیال تو رکھا جاتا ہے اور شریعت کے اصولوں کو اپنائے بغیر عام غسل کرنے کو طہارت کے مفہوم میں لے آتے ہیں۔ حالانکہ طہارت کا شرعی مفہوم بالکل مختلف ہے اور شریعت کے بتائے ہوئے اصولوں اور اس کی شرائط کے مطابق صفائی نہ کی جائے تو طہارت نہیں ہوگی اور طہارت کے نہ ہونے کی وجہ سے کوئی عبادت قبول نہ ہوگی۔

طہارت میں دو چیزیں شامل ہیں: (۱) وضو (۲) غسل

نماز سے پہلے وضو کرنا واجب ہے بشرطیکہ جسم اور لباس پاک ہو اور اگر جسم ولباس پاک نہیں تو وضو سے پہلے غسل کرنا اور لباس کو پاک کرنا لازمی ہے۔

وضو

وضو کے چار فرائض ہیں:

(۱) چہرے کو دھونا (۲) کہنیوں سمیت ہاتھوں کو دھونا (۳) سر کا مسح کرنا (۴) ٹخنوں سمیت پاؤں دھونا۔ ان کے علاوہ باقی چیزیں سنت اور مستحب ہیں۔

وضو کرنے کا طریقہ

وضو کا مسنون طریقہ حسب ذیل ہے:

(۱) اچھی طرح ہاتھوں کو دھونا (۲) تین بار کلی کرنا (۳) تین بار ناک میں اچھی طرح پانی ڈالنا (۴) چہرے کو پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لَو سے دوسرے کان کی لَو تک اچھی طرح دھونا (۵) کہنیوں سمیت بازوؤں کو دھونا (۶) سر کا مسح کرنا (۷) ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں کو دھونا (۸) وضو کرتے ہوئے یہ خیال کرنا کہ پہلے جسم کا دایاں حصہ اور پھر بایاں حصہ دھویا جائے۔

(۹) جسم کے اعضا کو تین بار دھونا۔

غسل

غسل کے معنی اردو زبان میں نہانے کے ہیں۔ اگر جسم پاک نہ ہو تو وضو سے پہلے غسل کرنا واجب ہے۔ علاوہ ازیں انسان کو صاف ستھرا رکھنے کے لیے نہانے کی ترغیب دی گئی ہے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے جمعہ کے دن غسل کرنے کو ہر مسلمان کے لیے مسنون قرار دیا ہے۔ اسی طرح عیدین (عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ) اور عمرہ وحج کے لیے احرام باندھنے سے پہلے نہانے کو بھی اپنے سنت میں شامل کیا ہے۔ ان تمام مواقع میں نہانا بہتر اور مسنون ہے اور کچھ صورتیں ایسی ہیں جو کہ آپ اپنے اساتذہ سے پوچھ سکتے ہیں یا تعلیم الاسلام

awazeinqilab.com

جیسی کتابوں میں پڑھ سکتے ہیں، جن میں غسل واجب ہے اور اگر ان حالتوں میں غسل نہ کیا گیا تو انسان گناہ گار رہے گا۔ اس کی عبادت قبول نہ ہوگی۔

غسل کا طریقہ

نہانے سے پہلے یہ ضروری ہے کہ جسم کا جو حصہ گندا ہے اسے دھولیا جائے اوراس کے بعد اگر ہوسکے تو وضو کرلینا بہتر ہے وگرنہ تین بار اس طرح کلی کرنا کہ پانی حلق تک پہنچے اور پھر ناک میں تین بار جہاں تک ممکن ہو آگے تک پانی لے جائے۔ آخر میں پورے جسم پر تین بار پانی بہایا جائے اور جسم کو اچھی طرح مَل کر صاف کرلیا جائے۔

بہرحال مرد اورعورت کے لیے ضروری ہے کہ اس طرح نہائے کہ جسم کا کوئی حصہ اور کوئی بال خشک نہ رہے۔ پانی اعتدال کے ساتھ استعمال کیا جائے، خواہ مخواہ پانی ضائع نہ کیا جائے۔ غسل خانے میں نہایا جائے اور اگر غسل خانہ میسر نہ ہو تو کپڑا پہن کر مرد کے لیے نہانے کی اجازت ہے۔ البتہ عورت کے لیے ضروری ہے کہ پردے میں نہائے۔ غسل کرتے وقت گنگنانے اور باتیں کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

شریعت نے جو طریقے مقرر کیے ہیں ان کا مقصد انسان کو نقصان یا تکلیف پہنچانا نہیں بلکہ یہ تو اس کے فائدے کی باتیں ہیں۔ ہر نماز سے پہلے وضو کرنے سے ذہنی اور جسمانی سکون ملتا ہے۔ انسان صاف ستھرا رہتا ہے اور اس کی تھکاوٹ دور ہوجاتی ہے۔ نہانے سے پورا جسم صاف ہوجاتا ہے اور اس طرح صفائی کے باعث بیماریوں سے کافی حد تک محفوظ رہتا ہے۔ وضو کرنے اور نہانے سے ظاہری صفائی بھی حاصل ہوتی ہے اور روحانی بھی۔ عبادت اور کام کرنے میں لطف آتا ہے اور اس طرح عبادت بھی قبول ہوتی ہے اور کام کرنے کی صلاحیت بھی بڑھ جاتی ہے۔

مشق

(۱) قرآن و حدیث کی روشنی میں طہارت پر ایک مختصر نوٹ لکھیں۔

(۲) وضو کا طریقہ بیان کیجیے۔

(۳) غسل کرنے کا مسنون طریقہ کیا ہے؟

(۴) طہارت کے بارے میں ایک آیت اور ایک حدیث بیان کیجیے۔

(۵) طہارت کے کیا فوائد ہیں؟

(۶) خالی جگہ پُر کریں۔

۱۔ جمعہ کے دن غسل .... ہے۔

۲۔ عیدین کے دن غسل .... ہے۔

۳۔ غسل کرتے وقت پورے جسم پر .... مرتبہ پانی بہایا جائے۔

۴۔ پانی کا استعمال .... کیا جائے۔

۵۔ طہارت کے بغیر نماز .... ہوسکتی۔

awazeinqilab.com

حصہ دوم

برائے

جماعت دہم

سُورَةُ الْاَحْزَاب

اَلدَّرْسُ الْاَوَّل (ل) آیات ۱ تا ۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۙ﴿۱﴾

اے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم)! اللہ سے ڈرتے رہنا اور کافروں اور منافقوں کا کہا نہ ماننا بیشک اللہ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

وَّاتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۙ﴿۲﴾

اور جو (کتاب) تم کو تمہارے رب کی طرف سے وحی کی جاتی ہے اسی کی پیروی کئے جانا بیشک اللہ تمہارے سب اعمال سے خبردار ہے۔

وَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۳﴾ مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ

اور اللہ پر بھروسا رکھنا اور اللہ ہی کارساز کافی ہے۔ اللہ نے کسی آدمی کے پہلو میں دو دل نہیں بنائے اور نہ تمہاری

فِيْ جَوْفِهٖ ۚ وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓئِْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَآءَكُمْ

عورتوں کو جن کو تم ماں کہہ بیٹھتے ہو تمہاری ماں بنایا ہے اور نہ تمہارے لے پالکوں کو تمہارے بیٹے بنایا ہے

اَبْنَآءَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِى السَّبِيْلَ ﴿۴﴾

یہ سب تمہارے منہ کی باتیں ہیں اور اللہ تو سچی بات فرماتا ہے اور وہی سیدھا رستہ دکھاتا ہے۔

اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ

مومنو! اُن کے (اصلی) باپوں کے نام سے پکارا کرو کہ اللہ کے نزدیک یہی بات درست ہے اگر تمہیں ان کے باپوں کے نام معلوم نہ ہوں

فِى الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ ؕ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَآ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ ۙ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ

تو دین میں تمہارے بھائی اور دوست ہیں اور جو بات تم سے غلطی سے ہوگئی ہو اس میں تم پر کچھ گناہ نہیں لیکن جو قصد دلی سے کرو

وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۵﴾ اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ

(اس پر مواخذہ ہے) اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ ۵۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم مومنوں پر اُن کی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتے ہیں اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی بیویاں اُن

أُمَّهٰتُهُمْ ۭ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ

کی مائیں ہیں اور رشتہ دار آپس میں کتاب اللہ کی رُو سے مسلمانوں اور مہاجروں سے ایک دوسرے (کے ترکے) کے زیادہ حقدار ہیں

اِلَّآ اَنْ تَفْعَلُوْٓا اِلٰٓى اَوْلِيٰۗىِٕكُمْ مَّعْرُوْفًا ۭ كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ۝

مگر یہ کہ تم اپنے دوستوں سے احسان کرنا چاہو (تو اور بات ہے) یہ حکم کتاب (یعنی قرآن) میں لکھ دیا گیا ہے۔

وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۠

اور جب ہم نے پیغمبروں سے عہد لیا اور تم سے اور نوح سے اور ابراہیم سے اور موسیٰ سے اور مریم کے بیٹے عیسیٰؑ سے اور عہد بھی

وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۝ لِّيَسْـَٔــلَ الصّٰدِقِيْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ وَاَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝

ان سے پکا لیا تاکہ سچ کہنے والوں سے اُن کی سچائی کے بارے میں دریافت کرے اور اُس نے کافروں کیلئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

اَلْكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِيْبُ

جَوْفِ	دھڑ، پہلو
اَدْعِيَآءِ	منہ بولے بیٹے
اُدْعُوْهُمْ	اُنھیں بلاؤ، اُنھیں پکارو
تَعَمَّدَتْ	اُس (ایک عورت) نے ارادہ کیا۔
اُولُواالْاَرْحَامِ	رشتے دار
تُظٰهِرُوْنَ	تم ظہار کرتے ہو۔
اَفْوَاه	منہ (جمع)
اَقْسَطُ	زیادہ منصفانہ بات، زیادہ عدل وانصاف پر مبنی بات
اَوْلٰى	مقدّم، زیادہ حق رکھنے والا
مَسْطُوْرًا	لکھا ہوا، تحریر شدہ

اَلتَّمَارِيْنُ

سوال ۱

سبق کی ابتدا میں رسول اللہ ﷺ کو کن باتوں کی تلقین کی گئی ہے؟

سوال ۲

اس سبق کی آیات میں منہ بولے بیٹوں کے بارے میں کیا ہدایات دی گئی ہیں؟

سوال ۳

درج ذیل عبارات کا مفہوم بیان کیجیے۔

(ا) مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ ۚ

(ب) وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰۗـىِٔيْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ

(ج) اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ

awazeinqilab.com

سورۃ الاحزاب

اَلدَّرْسُ الْاَوَّل (ب)

آیات ۹ تا ۲۰

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا

مومنو! اللہ کی اس مہربانی کو یاد کرو جو (اُس نے) تم پر (اُس وقت کی) جب فوجیں تم پر (حملہ کرنے کو) آئیں تو ہم نے اُن پر ہوا بھیجی

وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ۝۹ اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ

اور ایسے لشکر (نازل کئے) جن کو تم دیکھ نہیں سکتے تھے اور جو کام تم کرتے ہو اللہ اُن کو دیکھ رہا ہے۔ جب وہ تمہارے اوپر اور نیچے کی طرف سے

مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ۝۱۰

تم پر چڑھ آئے اور جب آنکھیں پھر گئیں اور دل (مارے دہشت کے) گلوں تک پہنچ گئے اور تم اللہ کی نسبت طرح طرح کے گمان کرنے لگے۔

هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا ۝۱۱ وَاِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ

وہاں مومن آزمائے گئے اور سخت طور پر ہلائے گئے اور جب منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں

قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اِلَّا غُرُوْرًا ۝۱۲ وَاِذْ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ

میں بیماری ہے کہنے لگے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے تو ہم سے محض دھوکے کا وعدہ کیا تھا اور جب ان میں سے ایک جماعت کہتی تھی

يٰٓاَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا ۚ وَيَسْتَاْذِنُ فَرِيْقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ

کہ اے اہلِ مدینہ! (یہاں) تمہارے لئے (ٹھہرنے کا) مقام نہیں تو لوٹ چلو اور ایک گروہ ان میں سے پیغمبر ﷺ سے اجازت مانگنے

يَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ ۛؕ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ۚ اِنْ يُّرِيْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا ۝۱۳

اور کہنے لگا کہ ہمارے گھر کھلے پڑے ہیں حالانکہ وہ کھلے نہیں تھے وہ تو صرف بھاگنا چاہتے تھے۔

وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِّنْ اَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَاٰتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوْا

اور اگر (فوجیں) اطرافِ مدینہ سے ان پر آ داخل ہوں پھر اُن سے خانہ جنگی کیلئے کہا جائے تو (فوراً) کرنے لگیں اور اس کیلئے

NOT FOR SALE

بِهَآ اِلَّا يَسِيْرًا ۝۱۴ وَلَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ ؕ وَكَانَ

بہت ہی کم توقف کریں حالانکہ پہلے اللہ سے اقرار کر چکے تھے کہ پیٹھ نہیں پھیریں گے اور اللہ سے (جو) اقرار (کیا جاتا ہے

عَهْدُ اللّٰهِ مَسْئُوْلًا ۝۱۵ قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَاِذًا لَّا

اس) کی ضرور پرسش ہوگی۔ کہہ دو کہ اگر تم مرنے یا مارے جانے سے بھاگتے ہو تو بھاگنا تم کو فائدہ نہیں دے گا اور اس وقت تم بہت ہی

تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝۱۶ قُلْ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْٓءًا

کم فائدہ اٹھاؤ گے۔ کہہ دو کہ اگر اللہ تمہارے ساتھ بُرائی کا ارادہ کرے تو کون تم کو اُس سے بچا سکتا ہے یا اگر تم پر مہربانی کرنی چاہے (تو کون اُس

اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ؕ وَلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝۱۷ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ

کو ہٹا سکتا ہے)؟ اور یہ لوگ اللہ کے سوا کسی کو اپنا نہ دوست پائیں گے اور نہ مددگار۔ اللہ تم میں سے ان لوگوں کو بھی جانتا ہے جو (لوگوں کو)

مِنْكُمْ وَالْقَآئِلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَيْنَا ۚ وَلَا يَاْتُوْنَ الْبَاْسَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝۱۸ اَشِحَّةً عَلَيْكُمْ ۖۚ

منع کرتے ہیں اور اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں کہ ہمارے پاس چلے آؤ اور لڑائی میں نہیں آتے مگر کم۔ (یہ اس لئے کہ) تمہارے بارے میں بخل

فَاِذَا جَآءَ الْخَوْفُ رَاَيْتَهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ تَدُوْرُ اَعْيُنُهُمْ كَالَّذِيْ يُغْشٰى عَلَيْهِ

کرتے ہیں پھر جب ڈر (کا وقت) آئے تو تم اُن کو دیکھو کہ تمہاری طرف دیکھ رہے ہیں (اور) اُن کی آنکھیں (اسی طرح) پھر رہی ہیں جیسے

مِنَ الْمَوْتِ ۚ فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ ؕ

کسی کو موت سے غشی آ رہی ہو پھر جب خوف جاتا رہے تو تیز زبانوں کیساتھ تمہارے بارے میں زبان درازی کریں اور مال میں بخل کریں

اُولٰٓئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝۱۹

یہ لوگ (حقیقت میں) ایمان لائے ہی نہ تھے تو اللہ نے اُن کے اعمال برباد کر دیئے اور یہ اللہ کو آسان تھا۔

يَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوْا ۚ وَاِنْ يَّاْتِ الْاَحْزَابُ يَوَدُّوْا لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ فِي الْاَعْرَابِ

(خوف کے سبب) خیال کرتے ہیں کہ فوجیں نہیں گئیں اور اگر لشکر آ جائیں تو تمنا کریں کہ (کاش) گنواروں میں جا رہیں

يَسْاَلُوْنَ عَنْ اَنْۢبَآئِكُمْ ؕ وَلَوْ كَانُوْا فِيْكُمْ مَّا قٰتَلُوْٓا اِلَّا قَلِيْلًا ۝۲۰

(اور) تمہاری خبریں پوچھا کریں اور اگر تمہارے درمیان ہوں تو لڑائی نہ کریں مگر کم۔

NOT FOR SALE

اَلْكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِيْبُ

زَاغَتْ	ٹیڑھی ہوگئی، پھرگئی
اُبْتُلِیَ	آزمائے گئے
اَقْطَارِ	اطراف
یُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ	وہ پیٹھ پھیریں گے۔
یَعْصِمُ	بچاتا ہے، بچائے گا
هَلُمَّ	آؤ ہماری طرف
تَدُوْرُ اَعْيُنُهُمْ	گھومتی ہیں ان کی آنکھیں۔ تَدُوْرُ کے معنی ہیں گھومتی ہیں، اَعْيُنُهُمْ کے معنی ہیں ان کی آنکھیں۔
يُغْشٰى	غشی طاری ہوجاتی ہے، بے ہوشی آتی ہے
حِدَادٍ	تیز
اَلْاَحْزَابُ	اَحزاب حِزب کی جمع ہے جس کے معنی ہیں گروہ
اَلْاَعْرَابُ	بدُّو، دیہاتی
اَلْحَنَاجِرَ	حَنَاجِر حَنْجَرہ کی جمع ہے جس کے معنی ہیں گلہ
عَوْرَةٌ	کھلا، غیر محفوظ
مَا تَلَبَّثُوْا	اُنھوں نے توقف نہ کیا، وہ نہ ٹھہرے
تُمَتَّعُوْنَ	تمھیں فائدہ دیا جاتا ہے، تمھیں فائدہ دیا جائے گا
اَلْمُعَوِّقِيْنَ	رکاوٹیں ڈالنے والے، روکنے والے
اَشِحَّةً	شَحِيْحٌ کی جمع جس کے معنی ہیں بخیل

اَلتَّمَارِيْنُ

سوال ۱

سبق کی آیات کی روشنی میں بتائیے غزوہ احزاب میں اہل ایمان کو اللہ کی تائید و نصرت کیسے حاصل ہوئی؟

سوال ۲

غزوہ احزاب کے دوران آزمائش کی گھڑیوں میں اہل ایمان اور منافقین کا طرز عمل کیا تھا؟

سوال ۳

ان آیات میں جہاد میں رکاوٹ ڈالنے والوں (المعوقین) کے بارے میں کیا فرمایا گیا؟

awazeinqilab.com

سورۃ الاحزاب

اَلدَّرْسُ الْاَوَّل (ج) آیات ۲۱ تا ۲۷

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ

تم کو پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) الٰہی کی پیروی (کرنی) بہتر ہے (یعنی) اُس شخص کو جسے اللہ (سے ملنے) اور روزِ قیامت (کے آنے) کی امید ہو اور

وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ﴿۲۱﴾ وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ ۙ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ

وہ اللہ کا کثرت سے ذکر کرتا ہو۔ اور جب مومنوں نے (کافروں کے) لشکر کو دیکھا تو کہنے لگے یہ وہی ہے جس کا اللہ

وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۡ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ﴿۲۲﴾

اور اُس کے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے ہم سے وعدہ کیا تھا اور اللہ اور اُس کے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے سچ کہا تھا اور اس سے اُن کا ایمان اور اطاعت اور زیادہ ہوگئی۔

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ

مومنوں میں کتنے ہی ایسے شخص ہیں کہ جو اقرار انہوں نے اللہ سے کیا تھا اُس کو سچ کر دکھایا تو اُن میں بعض ایسے ہیں

قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ڮ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ۙ﴿۲۳﴾

جو اپنی نذر سے فارغ ہو گئے اور بعض ایسے ہیں کہ انتظار کر رہے ہیں اور اُنہوں نے (اپنے قول کو) ذرا بھی نہیں بدلا۔

لِيَجْزِيَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

تاکہ اللہ سچوں کو اُن کی سچائی کا بدلا دے اور منافقوں کو چاہے تو عذاب دے یا (چاہے) تو اُن پر مہربانی کرے بیشک اللہ

كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۲۴﴾ وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ؕ

بخشنے والا مہربان ہے۔ اور جو کافر تھے اُن کو اللہ نے پھیر دیا وہ اپنے غصے میں (بھرے ہوئے تھے) کچھ بھلائی حاصل نہ کر سکے

وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ﴿۲۵﴾ وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ

اور اللہ مومنوں کو لڑائی کے بارے میں کافی ہوا اور اللہ طاقت ور (اور) زبردست ہے اور اہلِ کتاب میں سے جنہوں نے اُن کی

ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ

مدد کی تھی اُن کو اُن کے قلعوں سے اتار دیا اور اُن کے دلوں میں دہشت ڈال دی

فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا ﴿۲۶﴾ وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ

تو کتنوں کو تم قتل کر دیتے تھے اور کتنوں کو قید کر لیتے تھے اور اُن کی زمین اور اُن کے گھروں اور اُن

وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَـُٔوْهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ﴿۲۷﴾

کے مال اور اُس زمین کا جس میں تم نے پاؤں بھی نہیں رکھا تھا تم کو وارث بنا دیا اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

NOT FOR SALE

اَلْكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِيْبُ

زَادَ	زیادہ ہوگیا
نَحْبَ	نذر
لَمْ يَنَالُوْا	(بھلائی کو) نہیں پہنچے، اسے حاصل نہیں کیا
صَيَاصِيْهِمْ	صِيْصَةٌ کی جمع جس کے معنی ہیں قلعہ۔ صَيَاصِيْهِم کے معنی ہوئے "ان کے قلعے"
قَذَفَ	پھینکا، ڈالا
اَوْرَثَ	وارث بنایا
تَسْلِيْمًا	سرِ تسلیم خم کرنا، اطاعت اختیار کرنا
رَدَّ	لوٹا دیا، واپس کر دیا
ظَاهَرُوْا	انھوں نے مدد کی، ساتھ دیا
تَاْسِرُوْنَ	تم قیدی بناتے ہو۔
لَمْ تَطَـُٔوْهَا	تم نے پامال نہ کیا، تم نے قدم نہ رکھا

اَلتَّمَارِيْنُ

سوال مندرجہ ذیل عبارات کا مفہوم بیان کریں۔

(ا) لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

(ب) مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ

(ج) قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ڮ

(د) مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ

NOT FOR SALE

awazeinqilab.com

سورۃ الاحزاب

اَلدَّرْسُ الثَّانِي (ل) آیات ۲۸ تا ۳۴

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ

اے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! اپنی بیویوں سے کہہ دو کہ اگر تم دنیا کی زندگی اور اُس کی زینت و آرائش کی طلبگار ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ مال

وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ۝ وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ

دوں اور اچھی طرح سے رخصت کر دوں ۔ اور اگر تم اللہ اور اُس کے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور عاقبت کے گھر (یعنی جنت) کی طلبگار ہو تو تم

اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ

میں جو نیکوکاری کرنے والی ہیں اُن کیلئے اللہ نے اجرِ عظیم تیار کر رکھا ہے ۔ اے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی بیویو! تم میں سے جو کوئی صریح ناشائستہ

يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝ وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ

(الفاظ کہہ کر رسول اللہ کو ایذا دینے کی) حرکت کرے گی اُس کو دگنی سزا دی جائے گی اور یہ (بات) اللہ کو آسان ہے اور جو تم میں سے اللہ اور اُس کے

وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ ۙ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ۝

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرمانبردار رہے گی اور نیک عمل کرے گی اُس کو ہم دُگنا ثواب دیں گے اور اُس کیلئے ہم نے عزت کی روزی تیار کر رکھی ہے ۔

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ

اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویو! تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر تم پرہیزگار رہنا چاہتی ہو تو (کسی اجنبی شخص سے) نرم نرم باتیں نہ کرو

فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝ وَقَرْنَ فِيْ

تاکہ وہ شخص جس کے دل میں کسی طرح کا مرض ہے کوئی امید (نہ) پیدا کرے اور دستور کے مطابق بات کیا کرو اور اپنے

بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ

گھروں میں ٹھہری رہو اور جس طرح (پہلے) جاہلیت (کے دنوں) میں اظہارِ تجمل کرتی تھیں اس طرح زینت نہ دکھاؤ اور نماز پڑھتی رہو اور

وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ

زکوٰۃ دیتی رہو اور اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرمانبرداری کرتی رہو۔ اے (پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے) اہل بیت! اللہ چاہتا ہے کہ تم سے

عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ۝ وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ

ناپاکی (کا میل کچیل) اور تمہیں بالکل پاک صاف کر دے اور تمہارے گھروں میں جو اللہ کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں

مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا ۝

حکمت (کی باتیں سنائی جاتی ہیں) ان کو یاد رکھو بیشک اللہ باریک بین اور باخبر ہے۔

NOT FOR SALE

اَلْكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِيْبُ

تُرِدْنَ	(جمع مونث) تم چاہتی ہوں، تمھارا ارادہ ہے۔
تَعَالَيْنَ	آؤ
اُمَتِّعْكُن	میں تمھیں کچھ مال دوں
اُسَرِّحْكُن	میں تمھیں رُخصت کر دوں
سَرَاحًا	رخصتی، آزادی دینا
اَعَدَّ	تیار کیا
ضِعْفَيْن	دوگنا، دُہرا
اَعتَدْنا	ہم نے تیار کر رکھا ہے
اِنِ اتَّقيْتُن	اگر تم اللہ سے ڈرتی ہوں
قَرْنَ	قرار پکڑو، ٹھہری رہو
اَلرِّجْسُ	ناپاکی
يَقْنُت	فرمانبرداری اختیار کرتا ہے
لَسْتُنَّ	(تم نہیں ہو) مؤنث کا صیغہ
فَلاَ تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ	دبی زبان سے (یعنی نرم لہجے میں) بات نہ کرو
لاَ تَبَرَّجْنَ	زینت نہ دکھاتی پھرو، سج دھج کر باہر نہ نکلو
لِيُذْهِبَ عَنْكُمْ	تاکہ دور کر دے تم سے (ناپاکی)

NOT FOR SALE

التّمارین

سوال ۱

اس سبق کی آیات کے حوالے سے بتائیے کہ اللہ تعالیٰ نے اَزْوَاجُ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دو باتوں میں سے کسی ایک بات اختیار کرنے کے بارے میں کیا فرمایا؟

سوال ۲

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کو کن احکام و آداب کی تلقین فرمائی ہے؟

سوال ۳

مندرجہ ذیل عبارات کا مفہوم بیان کریں۔

(ا) یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ

(ب) وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ

(ج) وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰی

NOT FOR SALE

سورۃ الاحزاب

اَلدَّرْسُ الثَّانِی (ب)

آیات ۳۵ تا ۴۰

اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِیْنَ وَالْقٰنِتٰتِ

جو لوگ اللہ کے آگے سرِ اطاعت خم کرنے والے ہیں یعنی) مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور مومن مرد اور مومن عورتیں اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار

وَالصّٰدِقِیْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِیْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِیْنَ

عورتیں اور سچے مرد اور سچی عورتیں اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں اور متقی مرد اور متقی عورتیں اور خیرات کرنے والے مرد

وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِیْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِیْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ

اور خیرات کرنے والی عورتیں اور روزے رکھنے والے مرد اور روزے رکھنے والی عورتیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے

وَالذّٰكِرِیْنَ اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا ۝

والی عورتیں اور اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے مرد اور یاد کرنے والی عورتیں کچھ شک نہیں کہ ان کیلئے اللہ نے بخشش اور اجرِ عظیم تیار کر رکھا ہے۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَی اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ یَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِیَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ

اور کسی مومن مرد اور مومن عورت کو حق نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کوئی اَمر مقرر کر دیں تو وہ اس کام میں اپنا بھی کچھ اختیار سمجھیں

وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِیْنًا ۝ وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْۤ اَنْعَمَ اللّٰهُ

اور جو کوئی اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی کرے وہ صریح گمراہ ہو گیا اور جب تم اس شخص سے جس پر اللہ نے احسان کیا اور تم نے

عَلَیْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَیْهِ اَمْسِكْ عَلَیْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ

بھی احسان کیا (یہ) کہتے تھے کہ اپنی بیوی کو اپنے پاس رہنے دے اور اللہ سے ڈر اور تم اپنے

وَتُخْفِیْ فِیْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِیْهِ وَتَخْشَی النَّاسَ ۚ

دل میں وہ بات پوشیدہ کرتے تھے جس کو اللہ ظاہر کرنے والا تھا اور تم لوگوں سے ڈرتے تھے حالانکہ اللہ اس کا زیادہ مستحق ہے

وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰهُ ؕ فَلَمَّا قَضٰی زَیْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَیْلَا یَكُوْنَ

کہ اس سے ڈرو۔ پھر جب زید نے اس سے (کوئی) حاجت (متعلق) نہ رکھی (یعنی اس کو طلاق دیدی) تو ہم نے تم سے اُس کا نکاح کر د

NOT FOR SALE

عَلَى الْمُؤْمِنِينَ حَرَجٌ فِي أَزْوَاجِ أَدْعِيَائِهِمْ إِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ۚ

تاکہ مومنوں کیلئے اُن کے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں (کیساتھ نکاح کرنے کے بارے) میں جب وہ ان سے (اپنی) حاجت (متعلق) نہ رکھیں

وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ مَفْعُولًا ۝ مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيمَا فَرَضَ اللَّهُ لَهُ ۚ

(یعنی طلاق دیدیں) کچھ تنگی نہ رہے اور اللہ کا حکم واقع ہو کر رہنے والا تھا۔ پیغمبر ﷺ پر اس کام میں کچھ تنگی نہیں جو اللہ نے ان کیلئے مقرر کر دیا

سُنَّةَ اللَّهِ فِي الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ قَدَرًا مَقْدُورًا ۝

اور جو لوگ پہلے گزر چکے ہیں اُن میں بھی اللہ کا یہی دستور رہا ہے اور اللہ کا حکم ٹھہر چکا ہے اور جو اللہ کے پیغام (جوں کے توں) پہنچاتے

الَّذِينَ يُبَلِّغُونَ رِسٰلٰتِ اللَّهِ وَيَخْشَوْنَهُ وَلَا يَخْشَوْنَ أَحَدًا إِلَّا اللَّهَ ۗ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ حَسِيبًا ۝

اور اس سے ڈرتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے اور اللہ ہی حساب کرنے کو کافی ہے۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۗ

محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں بلکہ اللہ کے پیغمبر ﷺ اور نبیوں (کی نبوت) کی مہر (یعنی اس کو ختم کر دینے والے) ہیں

وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ۝

اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے۔

اَلْكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِيْبُ

اَلْقٰنِتٰتُ	فرمانبردار عورتیں
اَلْمُتَصَدِّقِيْنَ	صدقہ دینے والے
اَلْخِيَرَةُ	اختیار
اَمْسِكْ	تو روکے رکھ
تُخْفِىْ	تو چھپاتا ہے
وَطَرًا	حاجت
مُبْدِىْ	ظاہر کرنے والا
خَاتَمَ النَّبِيِّنَ	آخری نبی

اَلتَّمَارِيْنُ

سوال ۱

اس سبق میں مسلمان مرد اور عورتوں کے کیا اوصاف بیان ہوئے ہیں اور اس کے لیے انھیں کس اجر کی نوید سنائی گئی ہے؟

سوال ۲

اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کے فیصلوں کے بارے میں اہلِ ایمان کا کیا طرزِ عمل ہونا چاہیے؟

سوال ۳

اس سبق میں حضرت زید رضی اللہ عنہ کے بارے میں جو باتیں بیان کی گئیں ہیں اُن کی وضاحت کریں۔

سوال ۴

مندرجہ ذیل عبارات کا مفہوم بیان کریں۔

(ا) وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ۗ

(ب) اَلَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ۗ

(ج) مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۗ

وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝

awazeinqilab.com

سورۃ الاحزاب

اَلدَّرْسُ الثَّانِي (ج)

آیات ۴۱ تا ۵۲

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ۝ وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝ هُوَ الَّذِيْ

اے اہلِ ایمان! اللہ کا بہت ذکر کیا کرو اور صبح اور شام اُس کی پاکی بیان کرتے رہو ۔ وہی تو ہے جو تم پر

يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ

رحمت بھیجتا ہے اور اُس کے فرشتے بھی تاکہ تم کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جائے اور اللہ مومنوں پر

رَحِيْمًا ۝ تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۚ وَّاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا ۝ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ

مہربان ہے۔جس روز وہ اس سے ملیں گے ان کا تحفہ (اللہ کی طرف سے) سلام ہوگا اور اُس نے اُن کیلئے بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔اے پیغمبر ﷺ! ہم

اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝ وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ۝

نے تم کو گواہی دینے والا اور خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے ۔ اور اللہ کی طرف بلانے والا اور روشن چراغ ۔

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ۝ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَدَعْ

اور مومنوں کو خوشخبری سنا دو کہ اُن کیلئے اللہ کی طرف سے بڑا فضل ہو گا ۔ اور کافروں اور منافقوں کا کہا نہ ماننا اور نہ اُن کے تکلیف

اَذٰىهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ

دینے پر نظر کرنا اور اللہ پر بھروسا رکھنا اور اللہ ہی کارساز کافی ہے ۔مومنو! جب تم مومن عورتوں سے نکاح کر کے اُن کو ہاتھ لگانے

ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ

(یعنی اُن کے پاس جانے) سے پہلے طلاق دیدو تو تم کو کچھ اختیار نہیں کہ اُن سے عدت پوری کراؤ اُن کو کچھ فائدہ (یعنی خرچ)

فَمَتِّعُوْهُنَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ۝ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَكَ

دے کر اچھی طرح سے رخصت کر دو۔اے پیغمبر ﷺ! ہم نے تمہارے لئے تمہاری بیویاں جن کو تم نے اُن کے مہر دیدیئے ہیں حلال کر دی ہیں

اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْٓ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَبَنٰتِ عَمِّكَ

اور تمہاری لونڈیاں جو اللہ نے تم کو (کفار سے بطور مالِ غنیمت) دلوائی ہیں اور تمہارے چچا کی بیٹیاں

NOT FOR SALE

وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ ۫

اور تمہاری پھوپھیوں کی بیٹیاں اور تمہارے ماموؤں کی بیٹیاں اور تمہاری خالاؤں کی بیٹیاں جو تمہارے ساتھ وطن چھوڑ آئی ہیں

وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ

(سب حلال ہیں) اور کوئی مومن عورت اگر اپنے آپ کو (پیغمبر ﷺ) کو بخش دے (یعنی مہر لینے کے بغیر نکاح میں آنا چاہے)

اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا ۗ خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ قَدْ

بشرطیکہ پیغمبر ﷺ بھی اُن سے نکاح کرنا چاہیں (وہ بھی حلال ہیں لیکن) یہ اجازت (اے محمد ﷺ) خاص تم ہی کو ہے سب مسلمانوں کو نہیں۔ہم نے

عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْٓ اَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُوْنَ

اُن کی بیویوں اور لونڈیوں کے بارے میں جو (مہر واجب الادا) مقرر کر دیا ہے ہم کو معلوم ہے (یہ) اس لئے (کیا گیا ہے) کہ تم پر کسی طرح کی

عَلَيْكَ حَرَجٌ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ تُرْجِيْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُـْٔوِيْٓ اِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ ؕ

تنگی نہ رہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۔ (اور تم کو یہ بھی اختیار ہے کہ) جس بیوی کو چاہو علیحدہ رکھو اور جسے چاہو اپنے پاس رکھو

وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ تَقَرَّ اَعْيُنُهُنَّ

اور جس کو تم نے علیحدہ کر دیا ہو اگر اُس کو پھر اپنے پاس طلب کر لو تو تم پر کچھ گناہ نہیں یہ (اجازت) اس لئے ہے کہ اُن کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں

وَلَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ بِمَآ اٰتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ

اور وہ غمناک نہ ہوں اور جو کچھ تم اُن کو دو اُسے لے کر سب خوش رہیں اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اللہ اُسے جانتا ہے

وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَلِيْمًا ۝ لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْ بَعْدُ

اور اللہ جاننے والا اور بردبار ہے ۔(اے پیغمبر ﷺ!) ان کے سوا اور عورتیں تم کو جائز نہیں اور نہ یہ کہ ان بیویوں کو چھوڑ کر

وَلَآ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ ؕ

اور بیویاں کرو خواہ اُن کا حسن تم کو (کیسا ہی) اچھا لگے مگر وہ جو تمہارے ہاتھ کا مال ہے (یعنی لونڈیوں کے بارے میں تم کو اختیار ہے)

وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيْبًا ۝ ۧ

اور اللہ ہر چیز پر نگاہ رکھتا ہے ۔

NOT FOR SALE

المفردات والتراکیب

بُكْرَةً وَّاَصِيْلاً	صبح وشام
يَلْقَوْنَ	وہ ملیں گے
تَعْتَدُّوْنَ	تم عدت پوری کراتے ہو
اَنْ يَّسْتَنْكِحَ	کہ وہ نکاح کرے
تُؤْوِىْ	تو اپنے پاس جگہ دے
اَنْ تَقَرَّ اَعْيُنُهُنَّ	کہ اُن کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں
تَحِيَّةٌ	تحفہ، دُعا
سِرَاجاً مُّنِيْرٌ	روشن چراغ
وَهَبَتْ	اُس نے ہبہ کیا (مؤنث)
تُرْجِىْ	تو چاہے
عَزَلْتَ	تو نے علٰیحدہ کیا

التمارین

سوال ۱

اس سبق میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کا کیا مقام ومنصب بیان کیا ہے؟

سوال ۲

اس سبق میں طلاق کا کیا خاص حکم بیان ہوا ہے؟

سوال ۳

ان آیات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے لیے نکاح کے کیا خصوصی ضوابط بیان کیے گئے ہیں؟

سورۃُ الاَحزاب

اَلدَّرْسُ الثَّالِث (ل) آیات ۵۳ تا ۵۸

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ ۙ

مومنو! پیغمبر (صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) کے گھروں میں نہ جایا کرو مگر اس صورت میں کہ تم کو کھانے کیلئے اجازت دی جائے اور اُس کے پکنے کا انتظار بھی نہ کرنا پڑے

وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ ؕ

لیکن جب تمہاری دعوت کی جائے تو جاؤ اور جب کھانا کھا چکو تو چل دو اور باتوں میں جی لگا کر نہ بیٹھ رہو یہ بات پیغمبر (صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) کو ایذا دیتی ہے

اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِى النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ ۡ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ ؕ وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا

اور وہ تم سے شرم کرتے ہیں (اور کہتے نہیں) لیکن اللہ سچی بات کے کہنے کے سے شرم نہیں کرتا اور جب پیغمبر (صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) کی بیویوں سے کوئی سامان مانگو

فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ؕ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ ؕ وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ

تو پردے کے باہر سے مانگو یہ تمہارے اور اُن کے دونوں کے دلوں کیلئے بہت پاکیزگی کی بات ہے اور تم کو یہ شایاں نہیں

تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَآ اَنْ تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖٓ اَبَدًا ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا ۝

کہ پیغمبر الٰہی کو تکلیف دو اور نہ یہ کہ ان کی بیویوں سے کبھی ان کے بعد نکاح کرو بیشک یہ اللہ کے نزدیک بڑا (گناہ کا کام) ہے۔

اِنْ تُبْدُوْا شَيْـًٔا اَوْ تُخْفُوْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِيْٓ

اگر تم کسی چیز کو ظاہر کر دو یا اس کو مخفی رکھو تو (یاد رکھو کہ) اللہ ہر چیز سے باخبر ہے۔ عورتوں پر اپنے باپوں سے (پردہ نہ کرنے میں) کچھ گناہ نہیں اور نہ

اٰبَآئِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآئِهِنَّ وَلَآ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ وَلَا نِسَآئِهِنَّ وَلَا

اپنے بیٹوں سے اور نہ اپنے بھائیوں سے اور نہ اپنے بھتیجوں سے اور نہ اپنے بھانجوں سے اور نہ اپنی (قسم کی) عورتوں سے

مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ ۚ وَاتَّقِيْنَ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ۝

اور نہ لونڈیوں سے اور (اے عورتوں!) اللہ سے ڈرتی رہو بیشک اللہ ہر چیز سے واقف ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝

اللہ اور اُس کے فرشتے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) پر درود بھیجتے ہیں مومنو! تم بھی اُن پر درود اور سلام بھیجا کرو

اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

جو لوگ اللہ اور اُس کے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) کو رنج پہنچاتے ہیں اُن پر اللہ دنیا اور آخرت میں لعنت کرتا

awazeinqilab.com

وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ

اور ان کیلئے اُس نے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے اور جولوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ایسے کام (کی تہمت) سے

مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۝

جو انہوں نے نہ کیا ہو ایذا دیں تو انہوں نے بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اپنے سر پر رکھا ۔

اَلْكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِيْبُ

اِنٰىهُ	کھانے کے تیار ہونے کا وقت
دُعِيْتُمْ	تمھیں بلایا جائے
طَعِمْتُمْ	تم کھانا کھا چکو
فَانْتَشِرُوْا	منتشر ہوجاؤ (واپس چلے جاؤ)
مُسْتَاْنِسِيْنَ	دل لگاتے ہوئے
يُؤْذِىْ	وہ تکلیف دیتا ہے
يَسْتَحْيِىْ	حیا کرتا ہے، شرماتا ہے
اِحْتَمَلُوْا	انھوں نے بوجھ اُٹھالیا

اَلتَّمَارِيْنُ

سوال ۱ ان آیات میں اہل ایمان کو رسول اللہ ﷺ کے گھرانے کے بارے میں کیا ادب سکھایا گیا ہے؟

سوال ۲ رسول اکرم ﷺ کے ہاں کھانے کی دعوت پر آنے والوں کو کن آداب کی تعلیم دی گئی ہے؟

سوال ۳ نبی کریم ﷺ پر درود وسلام کی کیا اہمیت ہے اور اس کے متعلق کیا حکم ہے؟

NOT FOR SALE

سورۃ الاحزاب

اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ (ب) آیات ۵۹ تا ۶۸

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ

اے پیغمبر (ﷺ)! اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ (باہر نکلا کریں تو) اپنے (منہ) پر چادر لٹکا

مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ۭ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

(کر گھونگھٹ نکال) لیا کریں یہ اُمر ان کیلئے موجب شناخت (وامتیاز) ہوگا تو کوئی اُن کو ایذا نہ دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۔

لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ

اگر منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں مرض ہے اور جو شہر میں بُری بُری خبریں اڑایا کرتے ہیں (اپنے کردار)

لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَآ اِلَّا قَلِيْلًا ۝

سے باز نہ آئیں گے تو ہم تمہیں اُن کے پیچھے لگا دیں گے پھر وہاں تمہارے پڑوس میں نہ رہ سکیں گے مگر تھوڑے دن ۔

مَّلْعُوْنِيْنَ ۚ اَيْنَمَا ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا ۝ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ

(وہ بھی) پھٹکار کئے ہوئے جہاں پائے گئے پکڑے گئے اور جان سے مار ڈالے گئے ۔ جولوگ پہلے گزر چکے ہیں ان کے بارے

خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۝ يَسْـَٔلُكَ النَّاسُ

میں بھی اللہ کی یہی عادت رہی ہے اور تم اللہ کی عادت میں تغیر وتبدل نہ پاؤ گے ۔ لوگ تم سے قیامت کی نسبت دریافت کرتے ہیں

عَنِ السَّاعَةِ ۭ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا ۝

(کہ کب آئے گی) کہہ دو کہ اس کا علم اللہ ہی کو ہے اور تمہیں کیا معلوم ہے شاید قیامت قریب ہی آ گئی ہو ۔

اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ وَاَعَدَّ لَهُمْ سَعِيْرًا ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۚ

بیشک اللہ نے کافروں پر لعنت کی ہے اور اُن کیلئے (جہنم کی) آگ تیار کر رکھی ہے ۔ اس میں ابد الآباد رہیں

لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝ يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ

گے نہ کسی کو دوست پائیں گے اور نہ مددگار ۔ جس دن ان کے منہ آگ میں الٹائے جائیں گے کہیں گے کہ اے کاش

اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ۝ وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا

ہم اللہ کی فرمانبرداری کرتے اور رسول اللہ (ﷺ) کا حکم مانتے ۔ اور کہیں گے کہ اے ہمارے رب! ہم نے اپنے سرداروں اور بڑے لوگوں کا کہا مانا

NOT FOR SALE

فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ۝۶۷ رَبَّنَاۤ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا ۝۶۸

تو اُنہوں نے ہم کو راستے سے گمراہ کر دیا۔ اے ہمارے رب! ان کو دُگنا عذاب دے اور ان پر بڑی لعنت کر۔

اَلْكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِيْبُ

يُدْنِيْنَ	نیچے کرلیا کریں (بڑی چادر اپنے سامنے نیچے تک لٹکا دیا کریں)
جَلَابِيْب	جلباب کی جمع ہے، جس کے معنی ہیں چادر
اَنْ يُّعْرَفْنَ	کہ وہ پہچان لی جائیں
اَلْمُرْجِفُوْنَ	افواہیں پھیلانے والے
لَنُغْرِيَنَّكَ	ہم تجھے پیچھے لگادیں گے
لَا يُجَاوِرُوْنَ	وہ پڑوس میں نہ رہ سکیں گے (قریب بھی نہ رہ سکیں گے)
وَمَا يُدْرِيْكَ	تجھے کیا خبر

اَلتَّمَارِيْنُ

سوال ۱

اس سبق کی آیات میں مسلمان عورتوں کو پردے کے سلسلے میں کیا ہدایات دی گئی ہیں اور ان کی کیا حکمت بیان کی گئی ہے؟

سوال ۲

ان آیات میں منافقینِ مدینہ کو کیا تنبیہہ کی گئی ہے اور انھیں کیا وعید سنائی گئی ہے۔

سوال ۳

قرآن حکیم کی ان آیات میں قیامت کے متعلق کیا فرمایا گیا ہے؟

NOT FOR SALE

سورۃ الاحزاب

اَلدَّرْسُ الثَّالِث (ج)

آیات ۶۹ تا ۷۳

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا ؕ وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ

مومنو! تم ان لوگوں جیسے نہ ہونا جنہوں نے موسیٰ کو (عیب لگا کر) رنج پہنچایا تو اللہ نے اُن کو بے عیب ثابت کیا اور وہ اللہ کے نزدیک

وَجِيْهًا ۝۶۹ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝۷۰ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ

آبرو والے تھے۔ مومنو! اللہ سے ڈرا کرو اور بات سیدھی کہا کرو۔ وہ تمہارے اعمال درست کر دے گا

وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝۷۱

اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور جو شخص اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرمانبرداری کرے گا تو بیشک بڑی مراد پائے گا۔

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ

ہم نے (بار) امانت آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا تو اُنہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا اور اُس سے ڈر گئے

مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ۝۷۲ لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ

اور انسان نے اس کو اٹھا لیا بیشک وہ ظالم اور جاہل تھا تاکہ اللہ منافق مردوں اور منافق عورتوں

وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ وَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ

اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو عذاب دے اور اللہ مومن مردوں اور مومن عورتوں پر مہربانی کرے

وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝۷۳

اور اللہ تو بخشنے والا مہربان ہے۔

NOT FOR SALE

الکلمات والتراکیب

بَرَّأَ	بری کر دیا، بے عیب ثابت کر دیا
قَوْلًا سَدِيْدًا	سیدھی بات، سچی بات
وَجِيْهًا	محترم، عزت والا
عَرَضْنَا	ہم نے پیش کیا
اَشْفَقْنَ	وہ ڈر گئیں
ظَلُوْمًا جَهُوْلًا	بڑا ظالم اور جاہل

التمارین

سوال ۱

اس سبق کی آیات میں اہلِ ایمان کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مثال دے کر کیا بات سمجھائی گئی ہے؟

سوال ۲

قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا کا مفہوم بتائیے۔ ہمارے لیے اس میں کیا رہنمائی ہے؟

سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَة

اَلدَّرْسُ الرابع (۱)

آیات ۱ تا ۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ

مومنو! اگر تم میری راہ میں لڑنے اور میری خوشنودی طلب کرنے کے لئے (مکے سے) نکلے ہو تو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست

وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ ۚ يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا

مت بناؤ تم تو ان کو دوستی کے پیغام بھیجتے ہو اور وہ (دین) حق سے جو تمہارے پاس آیا ہے منکر ہیں اور اس باعث سے کہ تم اپنے

بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ؕ اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِيْ ۖ تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ

اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے ہو پیغمبر ﷺ کو اور تم کو جلا وطن کرتے ہیں۔ تم اُن کی طرف پوشیدہ پوشیدہ دوستی کے پیغام بھیجتے ہو اور جو

بِالْمَوَدَّةِ ۖ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَاۤ اَخْفَيْتُمْ وَمَاۤ اَعْلَنْتُمْ ؕ وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ۝

کچھ تم مخفی طور پر اور جو علی الاعلان کرتے ہو وہ مجھے معلوم ہے۔ اور جو کوئی تم میں سے ایسا کرے گا وہ سیدھے رستے سے بھٹک گیا۔

اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ يَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّيَبْسُطُوْۤا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ وَاَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْٓءِ

اگر یہ کافر تم پر قدرت پائیں تو تمہارے دشمن ہو جائیں اور ایذا کے لئے تم پر ہاتھ (بھی) چلائیں اور زبانیں (بھی) اور

وَوَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ ۝ لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ ۚ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ؕ

چاہتے ہیں کہ تم کسی طرح کافر ہو جاؤ۔ قیامت کے دن نہ تمہارے رشتے ناتے کام آئیں گے اور نہ اولاد اس روز وہی تم میں فیصلہ

وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْۤ اِبْرٰهِيْمَ

کرے گا اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اُس کو دیکھتا ہے۔ تمہیں ابراہیمؑ اور اُن کے رفقاء کی نیک چال چلنی (ضرور) ہے جب

وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۫

اُنہوں نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ ہم تم سے اور اُن (بتوں) سے جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو بے تعلق ہیں (اور) تمہارے (معبودوں

كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا

کے کبھی) قائل نہیں (ہوسکتے) اور جب تک تم اللہ واحد پر ایمان نہ لاؤ ہم میں تم میں ہمیشہ کھلم کھلا عداوت اور دشمنی رہے گی۔

حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَآ

ہاں ابراہیمؑ نے اپنے باپ سے یہ (ضرور) کہا کہ میں آپ کے لئے مغفرت مانگوں گا اور میں اللہ کے سامنے آپ کے

اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ

بارے میں کسی چیز کا کچھ اختیار نہیں رکھتا۔ اے ہمارے پروردگار تجھی پر ہمارا بھروسہ ہے اور تیری ہی طرف ہم رجوع کرتے ہیں

اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ

اور تیرے ہی حضور میں (ہمیں) لوٹ جانا ہے۔ اے ہمارے پروردگار ہم کو کافروں کے ہاتھ سے عذاب نہ دلانا اور اے پروردگار ہمیں

اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْهِمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ

معاف فرما بے شک تو غالب حکمت والا ہے۔ تم (مسلمانوں) کو یعنی جو کوئی اللہ (کے سامنے جانے) اور روزِ آخرت (کے آنے) کی

كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝

امید رکھتا ہو اُسے اُن لوگوں کی نیک چال چلنی (ضرور) ہے۔ اور جو روگردانی کرے تو اللہ بھی بے پرواہ اور سزاوار حمد (وثنا) ہے۔

NOT FOR SALE

اَلْكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِيْبُ

تُلْقُوْنَ	تم ڈالتے ہو، اظہار کرتے ہو
تُسِرُّوْنَ	تم چھپاتے ہو
اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ	اگر وہ تم پر قابو پا جائیں، اگر وہ وہ تم پر غالب آجائیں
بُرَءٰٓؤُا	بیزار، لاتعلق
يَرْجُوْا	وہ اُمید رکھتا ہے

اَلتَّمَارِيْنُ

سوال ۱

قرآن حکیم کی ان آیات کی روشنی میں اہل ایمان کا اسلام دشمن کافروں کے ساتھ کیا رویہ ہونا چاہئے؟

سوال ۲

اس سبق میں دشمنان اسلام کی کن کن باتوں کے سبب دوست اور راز دان بنانے سے منع کیا گیا ہے؟

سوال ۳

ان آیات میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کس اسوۂ حسنہ کی پیروی کا حکم ہے؟

NOT FOR SALE

awazeinqilab.com

سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَه

اَلدَّرْسُ الرابع (ب)

آیات ۷ تا ۱۳

عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ؕ وَاللّٰهُ قَدِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

عجب نہیں کہ اللہ تم میں اور ان لوگوں میں جن سے تم دشمنی رکھتے ہو دوستی پیدا کردے اور اللہ قادر ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ

جن لوگوں نے تم سے دین کے بارے میں جنگ نہیں کی اور نہ تم کو تمہارے گھروں سے نکالا

اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝

اُن کے ساتھ بھلائی اور انصاف کا سلوک کرنے سے اللہ تم کو منع نہیں کرتا۔ اللہ تو انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

اِنَّمَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قٰتَلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَاَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ

انہی لوگوں کے ساتھ تم کو دوستی کرنے سے منع کرتا ہے جنہوں نے تم سے دین کے بارے میں لڑائی کی اور تم کو تمہارے گھروں سے نکالا

وَظٰهَرُوْا عَلٰٓى اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

اور تمہارے نکالنے میں اوروں کی مدد کی تو جو لوگ ایسوں سے دوستی کریں گے وہی ظالم ہیں

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ ۚ

مومنو! جب تمہارے پاس مومن عورتیں وطن چھوڑ کر آئیں تو اُن کی آزمائش کرلو (اور) اللہ تو اُن کے ایمان کو خوب جانتا ہے

فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ؕ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ

سو اگر تم کو معلوم ہو کہ مومن ہیں تو ان کو کفار کے پاس واپس نہ بھیجو۔ کہ نہ یہ اُن کو حلال ہیں اور نہ وہ ان کو جائز

وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ؕ وَاٰتُوْهُمْ مَّآ اَنْفَقُوْا ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ

اور جو کچھ اُنہوں نے (اُن پر) خرچ کیا ہو وہ اُنکو دیدو اور تم پر کچھ گناہ نہیں کہ ان عورتوں کو مہر دے کر اُن سے نکاح کرلو

اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ؕ وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَسْئَلُوْا مَآ اَنْفَقْتُمْ

اور کافر عورتوں کی ناموس کو قبضے میں نہ رکھو (یعنی کفار کو واپس دے دو) اور جو کچھ تم نے اُن پر خرچ کیا ہو تم اُن سے طلب کرلو

وَلْيَسْئَلُوْا مَآ اَنْفَقُوْا ؕ ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ ؕ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ؕ

اور جو کچھ اُنہوں نے (اپنی عورتوں پر) خرچ کیا ہو وہ تم سے طلب کرلیں۔ یہ اللہ کا حکم ہے جو تم میں فیصلہ کئے دیتا ہے

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ وَاِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ اِلَى الْكُفَّارِ

اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔ اور اگر تمہاری عورتوں میں سے کوئی عورت تمہارے ہاتھ سے نکل کر کافروں کے پاس چلی جائے

فَعَاقَبْتُمْ فَاٰتُوا الَّذِيْنَ ذَهَبَتْ اَزْوَاجُهُمْ مِّثْلَ مَآ اَنْفَقُوْا ؕ

(اُس کا مہر وصول نہ ہوا ہو) پھر تم اُن سے جنگ کرو (اور اُن سے تمہیں غنیمت ہاتھ لگے) تو جن کی عورتیں چلی گئی ہیں اُن کو اس مال

وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ

میں سے اتنا دے دو جتنا انھوں نے خرچ کیا تھا اور اللہ سے جس پر تم ایمان لائے ہو ڈرو۔ اے پیغمبر ﷺ! جب تمہارے پاس مومن عورتیں

يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ

اس بات پر بیعت کرنے کو آئیں کہ اللہ کے ساتھ نہ تو شرک کریں گی نہ چوری کریں گی نہ بدکاری کریں گی

وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ

نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی نہ اپنے ہاتھ پاؤں میں کوئی بہتان باندھ لائیں گی نہ نیک کاموں میں تمہاری نافرمانی کریں

فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

گی تو ان سے بیعت لے لو اور اُن کے لئے اللہ سے بخشش مانگو۔ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَدْ

مومنو! ان لوگوں سے جن پر اللہ غصے ہوا ہے دوستی نہ کرو (کیونکہ) جس طرح کافروں کو مردوں

يَئِسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ۝

(کے جی اُٹھنے) کی امید نہیں اسی طرح ان لوگوں کو بھی آخرت (کے آنے) کی امید نہیں۔

awazeinqilab.com

الْكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِيبُ

عَادَيْتُم	تم نے دشمنی مول لی، تم نے عداوت کی
اَنْ تَبَرُّوْا	تم نیکی اور بھلائی کرو
ظٰهَرُوْا	انھوں نے ایک دوسرے کی مدد کی
فَامْتَحِنُوْهُنَّ	تم ان کی آزمائش کرو
حِلٌّ	حلال
عِصَمِ	عصمت کی جمع ہے جس کے معنی ہیں عزت و ناموس
كَوَافِرِ	کَافِرَةٌ کی جمع جس کے معنی ہیں کافر عورت
فَعَاقَبْتُمْ	پھر تمھاری نوبت آئے، تمھاری باری آئے
يُبَايِعْنَ	وہ بیعت کرتی ہیں
قَدْ يَئِسُوْا	بے شک وہ مایوس ہوگئے

اَلتَّمَارِيْنُ

سوال ۱

ان آیات کی روشنی میں بتائیں کہ اللہ نے کس طرح کے کفار کے ساتھ عدل و احسان کی اجازت دی ہے؟

سوال ۲

اللہ تعالیٰ نے ہجرت کر کے آنے والی مومن عورتوں کے بارے میں اہل ایمان کو کیا تلقین فرمائی؟

سوال ۳

نبی اکرم ﷺ کو کن مومن عورتوں سے کن باتوں پر بیعت لینے کے لئے کہا گیا ہے؟

NOT FOR SALE

مِنْ هَدْيِ الْحَدِيْثِ

۱۔ مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَ اَبْغَضَ لِلّٰهِ وَ اَعْطٰى لِلّٰهِ وَ مَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْاِيْمَانَ

(سنن ابو داؤد رقم الحدیث ۴۶۸۱)

ترجمہ

جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کی اور اللہ تعالیٰ کے لیے بغض رکھا اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے عطا کیا اور روکا تو اس نے ایمان مکمل کر لیا۔

تشریح

اس حدیثِ مبارکہ میں تکمیلِ ایمان کے چار بنیادی اُصول بیان کیے گئے ہیں۔

۱۔ انسان کسی سے محبت کرے تو اللہ تعالیٰ کے لیے کرے۔

۲۔ کسی سے بغض رکھے تو اللہ تعالیٰ کے لیے رکھے۔

۳۔ کسی کو کچھ عطا کرے تو محض اللہ تعالیٰ کے لیے۔

۴۔ کسی کو عطا کرنے سے ہاتھ روکے تو اللہ تعالیٰ کے لیے۔

نبی کریم ﷺ نے ان چاروں اعمال کو ایمان کی تکمیل فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ چونکہ انسان سے بے حد محبت رکھتا ہے لہٰذا انسان کو بھی چاہیے کہ وہ اپنی محبت و الفت کا مرکز اللہ تعالیٰ کی ذات ہی کو رکھے۔ دنیا میں جس سے محبت رکھے محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے۔ اس کے علاوہ اوّل تو کسی بغض نہ رکھے اور اگر کسی سے بغض ہو بھی تو اس کی بنیاد محض یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو ناپسند کرتا ہے۔ لہٰذا جب کسی سرکش و ظالم کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا تو ہم کیوں اسے پسند کریں؟

NOT FOR SALE
awazeinqilab.com

اگر کسی کو مال دینا ہو تو اس کی بنیاد بھی ریاکاری یا دنیوی غرض نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا ہو اور اگر کسی سے ہاتھ روکنا ہو تو محض اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے ہاتھ روکنے کا حکم دیا ہو۔

۴. مَنْ نَصَرَ قَوْمَهُ عَلٰی غَیْرِ الْحَقِّ فَهُوَ کَالْبَعِیْرِ الَّذِیْ رُدِّیَ فَهُوَ یُنْزَعُ بِذَنَبِهٖ

(سنن ابی داؤد: حدیث نمبر ۵۱۱۷)

ترجمہ

جس شخص نے کسی ناجائز کام میں اپنی قوم کی مدد کی تو وہ اُس اونٹ کی طرح ہے جو کنویں میں گر پڑا اور پھر دُم پکڑ کر نکالا جا رہا ہو۔

تشریح

اس حدیث میں اسلامی اخوت کی بربادی اور اسلامی معاشرے کی تباہی کا ایک بڑا سبب بیان کیا گیا ہے۔ یعنی جو شخص کسی جھوٹے اور ناحق معاملے میں اپنی قوم قبیلے کا ساتھ دیتا ہے وہ اپنی قوم کے ساتھ اپنے آپ کو بھی تباہ و برباد کرتا ہے۔ اُس کی مثال اُس اونٹ کی طرح ہے جو کنوئیں میں گر گیا ہو اور جسے دُم سے پکڑ کر باہر نکالنے کی کوشش کی جا رہی ہو۔ لیکن جس طرح کنوئیں میں گرے ہوئے اونٹ کو دُم سے پکڑ کر نکالنا ممکن نہیں ہے، ایسے ہی متعصب شخص کا جہنم سے نکلنا بھی ممکن نہیں ہوگا۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ بھلائی اور نیکی کے کاموں میں قوم اور نسل یا زبان اور علاقے کی تفریق کے بغیر سچ اور حق کا ساتھ دیں اور ناجائز کاموں میں کسی کا ساتھ نہ دیں، چاہے وہ اپنا کنبہ اور قبیلہ ہی کیوں نہ ہو۔

NOT FOR SALE

۳. اَلصَّلٰوةُ عِمَادُ الدِّیْنِ مَنْ اَقَامَهَا فَقَدْ اَقَامَ الدِّیْنَ وَمَنْ هَدَمَهَا فَقَدْ هَدَمَ الدِّیْنَ.

(شعب الایمان للبیهقی)

ترجمہ

نماز دین کا ستون ہے۔ جس نے اسے قائم کیا اس نے گویا دین کو قائم کیا اور جس نے اسے ڈھایا اُس نے گویا دین کو ڈھایا۔

تشریح

اس حدیث میں دین کو ایک عمارت سے تشبیہ دی گئی ہے جس کا ستون نماز ہے۔ جس نے اس ستون کو قائم رکھا اس نے گویا دین کی عمارت کو قائم رکھا اور جس نے اس ستون کو گرایا اُس نے دین کی عمارت کو زمین بوس کر دیا۔ اس سے نماز کی اہمیت واضح کی گئی ہے۔

ہر مسلمان کے لیے روزانہ پانچ مرتبہ ایمان کے امتحان کا موقع آتا ہے۔ مؤذن اسے نماز اور فلاح کی طرف بلاتا ہے۔ اگر وہ پکار پر لبیک کہتا ہے تو گویا وہ اپنے ایمان کی صداقت کا ثبوت پیش کرتا ہے۔ نماز ہی وہ عمل ہے جس کے ذریعے اس کا اللہ تعالیٰ سے تعلق اور رابطہ قائم رہتا ہے۔ ترکِ نماز سے یہ تعلق کمزور ہو جاتا ہے۔

۴. عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ "اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ اَنْصِتْ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ"

(صحیح بخاری: حدیث نمبر ۹۳۴)

ترجمہ

ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب تم نے جمعہ کے دن اپنے ساتھی سے یہ کہا کہ ”خاموش ہو جاؤ“ جب کہ امام خطبہ دے رہا ہو، تو تم نے فضول بات کی“۔

NOT FOR SALE
awazeinqilab.com

تشریح

علم کا پہلا ادب یہ ہے کہ علم کی بات خاموشی اور توجہ سے سنی جائے۔ وعظ و نصیحت سے فائدہ اٹھانے کے لیے بھی ضروری ہے کہ اسے توجہ سے سنا جائے۔ اگر بات دھیان سے سنی ہی نہ جائے تو اسے سمجھنا ناممکن ہے، اس پر عمل کرنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس لیے یہ تاکید کی گئی ہے کہ خطبہء جمعہ جو اسلامی تعلیمات میں رہنمائی کا ایک ذریعہ ہے، کو خاموشی اور توجہ سے سنا جائے۔

حدیث مبارکہ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ جمعہ کے خطبے کے دوران یہ بھی روا نہیں کہ اس دوران اگر کوئی بول رہا ہو تو اسے منع کیا جائے کیونکہ اس سے لوگوں کی توجہ میں خلل آتا ہے۔

۵۔ مَنْ تَخَطّٰی رِقَابَ النَّاسِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ اتُّخِذَ جِسْرًا اِلٰی جَهَنَّمَ

(سنن ابن ماجہ: حدیث نمبر ۱۱۱۶)

ترجمہ

جو شخص جمعہ کے دن لوگوں کی گردنوں پر سے پھلانگ کر گیا اس نے (گویا) جہنم کی طرف پل بنایا۔

تشریح

اس حدیث میں آدابِ جمعہ، آدابِ مجلس، احترام انسانیت، تہذیب و سلیقہ اور نظم و ضبط کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ معاشرت کی مندرجہ بالا تمام خوبیوں کے بارے میں جامع تعلیم دینے کے لیے آدابِ نمازِ جمعہ کو موضوع بنایا گیا ہے کہ جب جمعہ کا خطبہ ہو رہا ہو تو بعد میں آنے والے پہلے سے بیٹھے ہوئے لوگوں کی گردنوں کو پھلانگ کر آگے نہ جائیں کیونکہ یہ بات آدابِ مجلس کے خلاف ہے اور پہلے سے بیٹھے ہوئے لوگوں کے احترام کے بھی خلاف ہے نیز تہذیب و سلیقہ کے بھی منافی ہے۔ لٰہذا شائستگی کے ساتھ، جہاں بھی جگہ ملے وہیں بیٹھ جانا چاہیے۔

NOT FOR SALE

۶۔ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلَاةَ فَلَا تَأْتُوْهَا وَاَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَاْتُوْهَا تَمْشُوْنَ وَعَلَیْكُمُ السَّكِیْنَةُ فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا۔

(سنن ابن ماجہ: حدیث نمبر ۷۷۵)

ترجمہ

جب نماز کھڑی ہو جائے تو اس کے لیے دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ اطمینان (اور وقار) کے ساتھ چلتے ہوئے آؤ۔ جو (نماز) تم پاؤ اسے ادا کرو اور جو تم سے رہ جائے تو اسے پورا کرلو۔

تشریح

نماز جماعت کے ساتھ پڑھنی چاہیے۔ نماز کے اہتمام میں سے یہ بھی ہے کہ جماعت کھڑی ہونے سے پہلے مسجد پہنچا جائے اور تکبیر اولیٰ میں شرکت کی جائے۔ تاہم اگر کسی مجبوری کی بناء پر کوئی دیر سے مسجد پہنچے اور نماز ادا ہو رہی ہو تو بھاگتے دوڑتے جماعت میں شامل ہونے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے کیونکہ یہ مسجد کے آداب اور متانت و سنجیدگی کے خلاف ہے۔ مسجد کی تعظیم کو مدنظر رکھتے ہوئے دوڑنے سے احتراز کیا جائے اور سکون و اطمینان کے ساتھ چل کر جماعت میں شامل ہو جائے۔ مسبوق (وہ نمازی جو شروع سے جماعت میں شامل نہ ہوسکا ہو) کو چاہیے کہ جتنی رکعتیں جماعت کے ساتھ نصیب ہو جائیں ان کو جماعت کے ساتھ پڑھے اور جو رکعتیں فوت ہوگئیں ہوں ان کو بعد میں پورا کرے۔ جماعت میں شریک ہونے کے لیے مسجد میں دوڑنا آدابِ مسجد کے خلاف ہے اس لیے اس سے پرہیز کرنا چاہیے۔

۷۔ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَ قَامَهٗ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

(صحیح بخاری: حدیث نمبر ۱۹۰۱)

ترجمہ:

جس نے ایمان کے ساتھ اور اجر کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اور اس (کی راتوں) میں قیام کیا، اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

NOT FOR SALE
awazeinqilab.com

تشریح

روزہ دین اسلام کا ایک اہم رکن ہے۔ اس مہینے میں انسان کے اندر دینی اور صبر وتقویٰ پیدا کرنے کے لیے مخصوص دینی فضا پیدا ہو جاتی ہے۔ اس ماہ کو نیکیوں کا سیزن قرار دیا جا سکتا ہے۔ رمضان کے پورے مہینے کے روزے فرض کر دیے گئے ہیں۔ جو مسلمان بندہ ایمان کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ثواب کی امید کے ساتھ روزے رکھے اور اس مبارک مہینے کی راتوں میں اپنے رب کے حضور قیام کرے تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

۸۔ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ، فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهٖ وَ فَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهٖ

(سنن ابن ماجہ: حدیث نمبر ۱۶۳۸)

ترجمہ

روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں۔ ایک خوشی اس کے افطار کے وقت اور ایک خوشی اپنے رب سے ملاقات کے وقت۔

تشریح

روزہ بظاہر مشقت والی عبادت ہے لیکن حقیقت میں اپنے مقصد اور نتیجے کے لحاظ سے یہ دنیا میں موجب راحت اور آخرت میں باعثِ رحمت ہے۔ روزہ دار دن بھر اپنے رب کے حکم کی تعمیل میں نہ کچھ کھاتا ہے نہ پیتا ہے لیکن افطار کے وقت اس کے لیے ایک خوشی کا سامان ہے، کہ جب وہ بھوک و پیاس کی حالت میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے فیض یاب ہوتا ہے تو اسے ایک عجیب فرحت ومسرت حاصل ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ آخرت میں جب وہ اپنے رب کا دیدار کرے گا تو اُس وقت اس کی خوشی کی انتہا نہ رہے گی۔

NOT FOR SALE

۹۔ مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ فَقَضٰى مَنَاسِكَهٗ وَ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَ يَدِهٖ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

ترجمہ

جس نے بیت اللہ کا حج اور اس کے مناسک (پورے) ادا کیے اور مسلمان اس کی زبان اور اس کے ہاتھ سے محفوظ رہے تو اس کے پہلے گناہ معاف کر دیے گئے۔

تشریح

حج بھی اسلام کا ایک رکن ہے۔ ہر صاحبِ استطاعت مسلمان مرد اور عورت پر زندگی میں ایک بار بیت اللہ کا حج فرض ہے۔ حج کے سلسلے میں مکہ معظّمہ میں دنیا بھر کے مسلمانوں کا اجتماع ہوتا ہے۔ لہٰذا اس بات کا اہتمام ضروری ہے کہ اس موقع پر صبر وتحمل، عفو و درگزر اور ایثار سے کام لیا جائے۔ اپنے کسی مسلمان بھائی کی زبان سے دل آزاری کی جائے نہ ہاتھ سے اسے کوئی تکلیف پہنچائی جائے۔ اس حدیث میں یہی بات کہی گئی ہے کہ جو حج اس اہتمام سے کیا جائے گا، اس کے نتیجے میں انسان کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

۱۰۔ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ (صحیح بخاری: حدیث نمبر ۹۰۷)

ترجمہ

جس کے قدم اللہ کی راہ میں غبار آلود ہوئے، اللہ نے اسے آگ پر حرام کر دیا۔

NOT FOR SALE
awazeinqilab.com

تشریح

بندہ اپنے رب کی خوشنودی کے لیے جو بھی مشقت اور تکلیف برداشت کرتا ہے، اس پر اس کے لیے اجر ہے۔ اور جو قدم اللہ کی راہ میں اُٹھاتا ہے وہ اس کے لیے مغفرت اور بلندی درجات کا باعث بنتا ہے۔ علم کی طلب، نماز کی ادائیگی اور مسلمان بھائی کی مدد یا عیادت کے لیے اپنے قدم غبار آلود کرنا بھی فلاح وکامیابی کا ذریعہ ہے۔ اگر کوئی شخص اللہ کے دین کی دعوت وتبلیغ کے لیے نکلے تو اس کے ہر قدم پر نیکی ہے۔ اگر کوئی مسلمان جہاد فی سبیل اللہ کے عزم سے چلے تو یہ ایسا پسندیدہ عمل ہے کہ اس راستے میں اس کے غبار آلود ہونے والے قدموں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کی آگ حرام کر دیتا ہے۔

موضوعاتی مطالعہ

زکوٰۃ کی فرضیت، اہمیت اور مصارف

فرضیت

زکوٰۃ کے لفظی معنی ہیں پاک ہونا، نشوونما پانا اور بڑھنا۔ یہ مالی عبادت دین اسلام کا ایک رُکن ہے۔ جو ایک صاحب نصاب مسلمان پر اپنے مال میں سے ایک خاص شرح کے مطابق فرض ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنے سے مال میں برکت پیدا ہوتی ہے اور آخرت میں اجر وثواب ملتا ہے۔ زکوٰۃ ادا نہ کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ قرآن کریم میں اکثر مقامات پر نماز اور زکوٰۃ کی فرضیت کا ذکر ایک ساتھ کیا گیا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں ”اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ“ (نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دیتے رہو) کا حکم بار بار دہرایا گیا ہے۔

اہمیت

زکوٰۃ کی اہمیت اس واقعہ سے ظاہر ہوتی ہے کہ جب ایک مرتبہ ایک گروہ نے بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر اسلام کی تعلیمات دریافت کیں، تو آپ ﷺ نے اعمال میں سب سے پہلے نماز اور پھر زکوٰۃ کا ذکر فرمایا۔

رسول اللہ ﷺ کی رحلت کے بعد جب بعض لوگوں نے زکوٰۃ ادا کرنے سے انکار کیا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کے خلاف جہاد کیا۔ زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کے خلاف قرآن نے سخت وعید سنائی ہے جس کا اندازہ قرآن کریم کی ان آیات سے لگایا جاسکتا ہے۔

awazeinqilab.com

"جو لوگ سونا چاندی سینت سینت کر (جمع کرکے، خزانہ بنا کر) رکھتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ انھیں دردناک عذاب کی خبر سنا دیجیے۔ اس (قیامت کے) دن اس (سونے چاندی) کو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا۔ پھر اس کے ساتھ ان کے چہرے، ان کے پہلو اور ان کی پشتیں داغی جائیں گی (اور کہا جائے گا) یہ ہے وہ خزانہ جو تم اپنے لیے جمع کرکے لائے ہو۔ اب اس کا مزہ چکھو جو تم جمع کرتے رہے تھے"۔ (التوبہ: ۳۴،۳۵)

زکوٰۃ سماجی فلاح و بہبود کا بہترین ذریعہ ہے۔ زکوٰۃ کے ذریعے معاشرے کے محروم اور مفلس لوگوں کی کفالت ہوجاتی ہے اور اس معاشرے میں نفرت وانتقام کے بجائے ہمدردی واحترام اور باہمی محبت کے جذبات کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔ زکوٰۃ دینے والوں کے دل سے مال کی محبت مٹ جاتی ہے اور اللہ کی رضا حاصل کرنے کا جذبہ غالب آجاتا ہے۔ غریبوں سے ہمدردی ہوجاتی ہے اور دولت کے گردش میں آنے سے معاشرے کے افراد کی مالی حالت بہتر ہوجاتی ہے۔

مصارف

قرآن کریم نے زکوٰۃ کے آٹھ مصارف بیان کیے ہیں۔

إِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۭ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ (التوبہ: ۶۰)

ترجمہ: زکوٰۃ تو غریبوں، مسکینوں، زکوٰۃ کے محکمے میں کام کرنے والوں اور ان لوگوں کے لیے ہے جن کے

awazeinqilab.com

إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ (البقرہ: ۱۵۳)

"بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔"

قرآن کریم میں انبیاء علیہم السلام کی خوبیوں میں سے ایک خوبی صبر بیان کی گئی ہے۔ سورت احقاف آیت نمبر ۳۵ میں صبر کو اللہ تعالیٰ نے بڑے حوصلے والے رسولوں کی سنت قرار دیا ہے۔
حضرت ایوب علیہ السلام نے صبر کا اعلیٰ مظاہرہ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے صبر واستقامت کی بنا پر انھیں نِعْمَ الْعَبْدُ یعنی بہت اچھا بندہ قرار دیا۔ قرآن کریم کی دنیا اور آخرت میں حقیقی کامیابی کی خوشخبری کے حق دار وہی افراد ہیں جو صبر اختیار کریں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ

ترجمہ: اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیجیے۔ (البقرۃ: ۱۵۵)

ہمیں چاہیے کہ اگر کوئی مصیبت یا تکلیف آپڑے تو اللہ کی رضا کی خاطر صبر واستقامت کا مظاہرہ کریں اور اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کا شکر ادا کریں۔ اسی میں ہماری دین دنیا دونوں کی کامیابی ہے۔

مشق

سوال ۱ اسلامی تعلیمات میں صبر کی ترغیب کیوں دی گئی ہے؟

سوال ۲ قرآن وسنت میں شکر کی کیا اہمیت ہے؟

صبر، شکر اور ہماری انفرادی واجتماعی زندگی

صبر وشکر ایک مسلمان کے ایسے اوصاف ہیں جو ایمان کے کامل ہونے کی دلیل ہے۔ ان کے ذریعے انسان رنج وراحت اور خوشحالی وتنگ دستی میں ایسا طرزِ عمل اختیار کرتا ہے جو ایمان اور اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق ہوتا ہے۔ دنیا کی زندگی میں انسان کو جو حالات پیش آتے ہیں وہ بعض اوقات اس کے لیے خوشگوار اور بعض اوقات تکلیف دہ ہوتے ہیں۔ ان دونوں صورتوں میں ایک مومن کو جو مثبت رویہ اختیار کرنا چاہیے وہ صبر وشکر کا رویہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہماری انفرادی اور اجتماعی زندگی میں صبر وشکر کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔

صبر کے لغوی معنی ہیں روکنا اور برداشت کرنا۔ اور اس کا مفہوم یہ ہے کہ ناخوشگوار حالات میں اپنے نفس پر قابو رکھا جائے اور گھبرانے کی بجائے ثابت قدمی اختیار کی جائے یعنی پریشانی، تکلیف اور صدمے کی حالت میں پامردی، ثابت قدمی اور ہمت قائم رکھتے ہوئے اپنے رب پر بھروسا کیا جائے۔

شکر کے لغوی معنی ہیں کسی کے احسان وعنایت پر اس کی تعریف کرنا، اس کا شکریہ ادا کرنا، اس کا احسان ماننا اور زبان سے اس کا کھل کر اظہار کرنا۔ ان عنایات اور احسانات کے اعتراف کے حوالے سے اللہ کی ذات سب سے زیادہ شکر کی مستحق ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی تعریف کی جائے اس کی عنایات کا اعتراف کیا جائے۔ اس کے احسانات پر سجدہ شکر بجالایا جائے۔ شکر ادا کرنے کے تین طریقے ہوسکتے ہیں۔

(۱) زبان سے کلماتِ شکر ادا کرنا

NOT FOR SALE

(۲) دل میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اپنی اطاعت وبندگی کا احساس رکھنا

(۳) اپنے عمل سے اللہ تعالیٰ کے احکام کی بجا آوری اور اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دینا۔

قرآن کریم میں شکر کے متعلق بہت تاکید کی گئی ہے۔ اور فراخی اور فراوانی انہی لوگوں کا مقدر قرار دی گئی ہے جو شکر گزاری کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ (ابراہیم: ۷)

ترجمہ: اگر شکر ادا کروگے تو تمھیں اور زیادہ دیا جائے گا۔

ایک مسلمان کو کوئی دکھ یا پریشانی کا سامنا کرنا پڑے تو اسے سوچنا چاہیے کہ یہ میری آزمائش ہے۔ اسے اللہ کے سوا کوئی دور نہیں کرسکتا۔ مجھے اس موقع پر بے صبری سے کام نہیں لینا چاہیے۔ اس حالت میں اللہ تعالیٰ سے مدد کی دعا کرنی چاہیے۔ اگر اس موقع پر صبر وہمت سے کام لیا جائے تو اس آزمائش میں کامیاب ہونے پر بہترین اجر ملے گا۔ اس طرح اطمینان وثابت قدمی کے ساتھ حالات کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت پیدا ہوگی۔ اور اللہ تعالیٰ ہر قسم کی پریشانی اور گھبراہٹ سے نجات دے گا۔

مسلمانوں کی اجتماعی زندگی میں بھی صبر کے مفید نتائج سامنے آتے ہیں۔ قوموں پر جب کوئی مصیبت یا بُرا وقت آجائے تو اس کا مقابلہ صرف ہمت اور صبر ہی سے کیا جاسکتا ہے۔ اگر ان حالات میں افراتفری، بدنظمی، مایوسی اور بے عملی کا مظاہرہ کیا جائے تو قومیں تباہ ہوجاتی ہیں۔ ایسی قومیں یہ ثابت کرتی ہیں کہ وہ آزمائش میں پورا اترنے کی صلاحیت نہیں رکھتیں اور عالمی برادری میں انھیں ایک باعزت مقام کا کوئی حق حاصل نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت انھیں کو حاصل ہوتی ہے جو صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

NOT FOR SALE
awazeinqilab.com

دلوں کو اسلام کی طرف جوڑنا ہے۔ اور گردن چھڑانے میں (غلاموں کو آزاد کرانا) جو تاوان بھریں (قرض دار) اور خدا کی راہ میں اور مسافروں کے سلسلے میں۔ یہ خدا کی طرف سے ٹھہرایا ہوا ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔

اس آیت کی روشنی میں زکوٰۃ کے آٹھ مصارف ہیں۔

(۱) فقراء (۲) مساکین (۳) عاملین (زکوٰۃ کے محکمے کے ملازمین)

(۴) تالیف قلب (۵) رقاب (۶) غارمین (قرض دار)

(۷) فی سبیل اللہ (۸) ابن السبیل (مسافر)

زکوٰۃ دیتے وقت پہلے اپنے قریبی رشتہ داروں کا خیال رکھا جائے۔ باہر کے لوگوں کو بعد میں دی جائے۔ اسی طرح جو لوگ خود بڑھ کر سوال نہیں کرتے غربت کے باوجود خوددار اور غیرت مند ہوتے ہیں انھیں تلاش کرکے زکوٰۃ وصدقات دیے جائیں۔

مشق

سوال ۱ زکوٰۃ کا مفہوم اور اس کی فرضیت بیان کریں۔

سوال ۲ زکوٰۃ کی اہمیت پر نوٹ لکھیں۔

سوال ۳ قرآنی تعلیمات کی روشنی میں زکوٰۃ کے مصارف بیان کیجیے۔

سوال ۴ زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کو قرآن نے کیا وعید سنائی ہے؟

NOT FOR SALE

عائلی زندگی

عائلی زندگی سے مراد ہے خاندانی زندگی۔ انسان پیدائش سے لے کر موت تک ساری زندگی اپنے خاندان میں گزارتا ہے۔ خاندان کے افراد مختلف رشتوں کی بناء پر ایک دوسرے سے منسلک ہوتے ہیں۔ انسانی تمدن کی ابتداء بھی خاندانی نظام سے ہوئی اور اس کی بقا کے لیے بھی اس کا قیام ضروری ہے۔ گویا خاندان معاشرے کا بنیادی جزو ہے اور معاشرے کے اثرات خاندان پر بھی مرتب ہوتے ہیں۔ اگر معاشرہ خوشحالی اور اسلامی طرز زندگی پر گامزن ہوگا تو خاندان پر اس کے اچھے اثرات پڑیں گے۔ اسلام نے انسانی معاشرے میں ایک مضبوط خاندانی نظام کے قیام کو بڑی اہمیت دی ہے۔ زوجین (شوہر اور بیوی) خاندان کے دو اہم ستون ہیں۔

زوجین کا باہمی تعلق

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا ۚ (الاعراف: ۱۸۹)

ترجمہ: ”وہی (اللہ) ہے جس نے تمھیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا تاکہ وہ اس سے سکون حاصل کرے“۔

اس طرح نکاح ایک جوڑے کے درمیان عائلی زندگی کی جائز بنیاد فراہم کرتا ہے۔ جس کے نتیجے میں پاکیزہ تعلقات وجود میں آتے ہیں۔ قرآن نے رشتہ ازدواج کو ”احصان“ کا نام دیا ہے جس کا مطلب ہے ”قلعہ بند ہو کر محفوظ ہوجانا“۔ رشتہ ازدواج میں منسلک ہونے کے بعد زوجین ”محصن“ یعنی قلعہ بند یا

NOT FOR SALE
awazeinqilab.com

محفوظ ہوجاتے ہیں۔ غیر اخلاقی حملوں سے بچاؤ کے لیے انھیں ایک مضبوط دیوار اور حصار مل جاتا ہے۔ ہر ایک دوسرے کے لیے شریکِ رنج وراحت، بے لوث اور غم گسار ہوتا ہے اور مشکلات ومسائل کے حل میں دونوں ایک دوسرے کے مددگار ہوتے ہیں۔ یکسوئی نصیب ہوتی ہے۔ سوچ، غوروفکر اور ذہنی صلاحیتوں میں ایک اُٹھان اور ان کے استعمال میں لانے سے آسانیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اس زندگی کا لطف اس وقت حدِ کمال تک پہنچ جاتا ہے۔ جب گھر کے آنگن میں پھولوں جیسے بچے آجاتے ہیں جو والدین کے آپس کے تعلق کو اور مضبوط کرتے ہیں۔ ہر دو طرف سے محبت واحترام باہمی کا زمزم موجزن ہوتا ہے اور گھر واقعی ایک جنت نظر آتا ہے۔

نسلِ انسانی کی بقاء اور اس کی افزائش اللہ تعالیٰ کے نزدیک عائلی زندگی کا مقصد ہے اور اس پاکیزہ زندگی کا واحد راستہ عقدِ نکاح ہے۔ ورنہ فطرت کے وہ مقاصد کبھی حاصل نہیں ہوسکتے جو وہ اپنے سامنے رکھتی ہے۔ لہٰذا کسی معاشرے کی بنیاد خاندانی نظام اور مرد وعورت کی پاکیزہ عائلی زندگی ہے۔ جب اس بنیاد ہی کو نیست ونابود کردیا جائے تو معاشرہ کی شیرازہ بندی کس طرح ممکن ہے اور اسے انتشار سے کیونکر بچایا جاسکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے عائلی زندگی کے استحکام اور بقاء کے لیے نہایت وضاحت سے ہدایات دی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بیوی اور شوہر کے تعلق کو محبت اور رحمت کا تعلق قرار دیا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ط

(الروم: ۲۱)

ترجمہ:

’’اور اللہ کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمھاری ہی جانوں سے تمھارے جوڑے پیدا کیے تاکہ تم ان سے سکون حاصل کرو اور اس نے تمھارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کی‘‘۔

NOT FOR SALE

گویا شوہر اور بیوی کا تعلق ایک طرف تو جبلت کی تسکین کا باعث ہے اور دوسری طرف باہمی محبت، اعتماد اور رحمت کا ایک رشتہ ان کے درمیان پیدا کرتا ہے۔ دونوں روحانی تعلق کی بناء پر شاہراہ حیات میں ایک دوسرے کے ہم سفر ہوتے ہیں اور ایک مقدس معاہدے کے تحت ایک دوسرے کے مونس وغم خوار ہیں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ایک کے دوسرے پر منصفانہ حقوق مقرر کیے ہیں۔

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِىْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ (البقرہ: ۲۲۸)

ترجمہ:

اور اسی طرح ان (عورتوں) کے حقوق ہیں جس طرح ان کے فرائض ہیں رواج کے مطابق‘‘۔

زوجین کے حقوق وفرائض

اسلامی تعلیمات کے مطابق خاندان کی کفالت (نان نفقہ) مرد کی ذمہ داری ہے۔ اسے چاہیے کہ اپنی مالی حالت کے مطابق بیوی بچوں کے لیے اخراجات، لباس اور مکان کا بندوبست کرے۔ بیوی کو اپنے مہر میں دی گئی رقم یا دیگر اپنی ذاتی ملکیت رکھنے اور کاروبار کرنے کا جائز حدود میں اختیار دے۔ بیوی کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ اس پر ظلم وزیادتی نہ کرے۔ اس معاملے میں اللہ سے ڈرے اور عدل واحسان کا رویہ اختیار کرے۔ وراثت کے حقوق شریعت کے مطابق ادا کرے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ (النساء: ۳۴)

ترجمہ: نیک عورتیں فرمانبردار اور شوہر کی عدم موجودگی میں (اس کے گھر کی) محافظ ہوتی ہیں۔

NOT FOR SALE

بیوی کا فرض ہے کہ وہ شوہر کی عدم موجودگی میں اس کی تمام اشیا کی ایک امانت کی طرح حفاظت کرے۔ اس کے راز افشا نہ کرے۔ گھر کی باتیں دوسروں کو نہ بتائے اور اس کے اموال واشیا کے ساتھ ساتھ اس کی آبرو اور اس نسب ونسل کی بھی حفاظت کرے۔
نبی کریم ﷺ کی زندگی بھی ہمارے لیے مینارۂ نور ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي (سنن ترمذی: کتاب المناقب عن رسول اللہ ﷺ)

ترجمہ: ”تم میں بہترین وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہترین ہو اور میں اپنے گھر والوں کے لیے تم سب سے بہتر ہوں“۔

نبی کریم ﷺ کا یہ بھی فرمان ہے کہ اچھی عورت وہ ہے کہ جب شوہر اسے دیکھے تو اسے مسرت ہو وہ اسے حکم دے تو اطاعت کرے اور اس کی عدم موجودگی میں اس کے مال کی اور اپنی حفاظت کرے۔

اولاد کے حقوق وفرائض

اسلام میں والدین پر اولاد کے حقوق مقرر ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا (التحریم: ۶)

ترجمہ: اے اہل ایمان! اپنے آپ کو اور اپنے اہل خانہ کو دوزخ سے بچاؤ“۔

والدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی اولاد کی اچھی پرورش، تعلیم اور اچھی تربیت کا اہتمام کریں اور پھر اچھی جگہ ان کی شادی کریں۔ اولاد کے درمیان عدل وانصاف قائم رکھیں۔ والدین کی وفات کے بعد بھی اولادِ صالحہ ان کے نامہ اعمال میں نیکیوں میں اضافہ کا سبب بنتی ہے۔

NOT FOR SALE

اولاد کے فرائض میں شامل ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے سوا والدین کا ہر حکم بجا لائیں۔ ان سے رحمت ومحبت اور نرمی کا رویہ اختیار کریں۔ ان کی رائے کو اپنی رائے پر مقدم رکھیں۔ خاص طور پر جب والدین بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کے جذبات کا خیال رکھتے ہوئے ان سے نرمی اور محبت سے پیش آئیں۔ اپنی مصروفیات سے مناسب وقت ان کے لیے مختص کریں۔ ان کی بھرپور خدمت کریں اور ان کی وفات کے بعد ان کے لیے مغفرت کی دعا کریں۔ جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا ۝ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا ۝ (بنی اسرائیل: ۲۳-۲۴)

ترجمہ: ”ان دونوں کو اُف بھی نہ کہو اور نہ ہی انھیں جھڑکو اور ان سے نرمی سے بات کرو اور رحمت کے ساتھ عاجزی کے بازو ان کے لیے جھکاؤ۔ کہو اے رب! ان دونوں پر رحم فرما جیسا کہ انھوں نے مجھے بچپن میں پالا“۔

مشق

سوال۱ عائلی زندگی سے کیا مراد ہے؟

سوال۲ خاندانی نظام کی اہمیت پر نوٹ لکھیں۔

سوال۳ زوجین کے ایک دوسرے پر کیا حقوق ہیں؟

سوال۴ اولاد کے حقوق وفرائض کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

NOT FOR SALE
awazeinqilab.com

ہجرت وجہاد

ا۔ ہجرت

ہجرت کے معنی ایک جگہ چھوڑ کر کسی دوسری جگہ منتقل ہوجانا ہے۔ لیکن اسلام میں ہجرت کا مفہوم یہ ہے کہ مسلمانوں کا کسی دوسری جگہ منتقل ہوجانا کسی ایسی جگہ سے جہاں وہ محکوم اور مظلوم ہوں، برسرِاقتدار لوگ انھیں اسلام پر عمل کرنے میں تکلیف دیتے ہوں۔ لہٰذا ان کو وہاں اسلام پر زندگی گزارنا مشکل ہو تو ایسے حالات میں مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اس سرزمین کو چھوڑ کر کسی اور جگہ منتقل ہوجائیں۔ البتہ اگر ان کے پاس ہجرت کے وسائل نہ ہوں، یا کسی اور مجبوری کی وجہ سے ہجرت نہ کرسکتے ہوں۔ تو اس بات کا امکان ہے کہ اللہ تعالیٰ انھیں معاف فرمادے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

إِنَّ الَّذِينَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيٓ أَنفُسِهِمْ قَالُوا فِيمَ كُنتُمْ ۖ قَالُوا كُنَّا
مُسْتَضْعَفِينَ فِي الْأَرْضِ ۚ قَالُوٓا أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوا فِيهَا ۚ
فَأُولٰٓئِكَ مَأْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۖ وَسَآءَتْ مَصِيرًا ﴿٩٧﴾ إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ
وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَّلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا ﴿٩٨﴾ فَأُولٰٓئِكَ
عَسَى اللّٰهُ أَن يَّعْفُوَ عَنْهُمْ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُورًا ﴿٩٩﴾ وَمَن يُّهَاجِرْ فِي
سَبِيلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْأَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيرًا وَّسَعَةً ۚ وَمَن يَّخْرُجْ مِنۢ بَيْتِهِ
مُهَاجِرًا إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ ۗ
وَكَانَ اللّٰهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿١٠٠﴾ (النساء: ۹۷ تا ۱۰۰)

ترجمہ:

جو لوگ اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں جب فرشتے ان کی جان قبض کرنے لگتے ہیں تو ان سے پوچھتے ہیں کہ تم کس حال میں تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم ملک میں عاجز وناتواں تھے۔ فرشتے کہتے ہیں کہ کیا اللہ کا ملک فراخ نہیں تھا کہ تم اس میں ہجرت کرجاتے۔ ایسے لوگوں کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ اور وہ بُری جگہ ہے۔ ہاں جو مرد اور عورتیں اور بچے بے بس ہیں کہ نہ کوئی چارہ کرسکتے ہیں اور نہ رستہ جانتے ہیں۔ قریب ہے کہ اللہ ایسوں کو معاف کردے اور اللہ معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے اور جو شخص اللہ کی راہ میں گھر بار چھوڑ جائے وہ زمین میں بہت سی جگہ اور کشائش پائے گا اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف ہجرت کرکے گھر سے نکل جائے پھر اس کو موت آ پکڑے تو اس کا ثواب اللہ کے ذمے ہو چکا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

ان آیات سے یہ معلوم ہوا کہ ہجرت کے نتیجے میں ایک مسلمان کو دنیا میں بھی فائدہ ہے اور آخرت میں بھی۔ جیسا کہ ایک دوسری جگہ ارشاد ہے:

وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي اللّٰهِ مِنۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۖ وَلَأَجْرُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ ۘ
لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿٤١﴾ الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴿٤٢﴾ (النحل: ۴۱۔۴۲)

ترجمہ:

جن لوگوں نے ظلم سہنے کے بعد اللہ کے لیے وطن چھوڑا ہم ان کو دنیا میں اچھا ٹھکانہ دیں گے اور آخرت کا اجر تو بہت بڑا ہے۔ کاش وہ (اُسے) جانتے یعنی وہ لوگ جو صبر کرتے ہیں اور اپنے پروردگار پر بھروسا رکھتے ہیں"۔

awazeinqilab.com

اسی طرح ہجرت کرنے والے اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت کے حق دار بھی قرار پاتے ہیں۔ ارشاد ہے:

ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا وَصَبَرُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ (النحل:۱۱۰)

ترجمہ:

پھر جن لوگوں نے بلائیں اُٹھانے کے بعد ترکِ وطن کیا، پھر جہاد اور ثابت قدم رہے۔ بیشک تمھارا پروردگار ان (آزمائشوں) کے بعد بخشنے والا (اور ان پر) رحم کرنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہجرت کرنے والوں کے لیے مغفرت، جنت اور بہترین اجر کا انعام رکھا ہے۔ اور انھیں یقین دلایا ہے کہ انھیں بخش دیا جائے گا۔ ان کے اعمال ضائع نہیں ہوں گے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّىْ لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ
بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا
فِىْ سَبِيْلِىْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ
تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ۝

(آل عمران: ۱۹۵)

ترجمہ:

"تو ان کے پروردگار نے ان کی دعا قبول کرلی (اور فرمایا) کہ میں کسی عمل کرنے والے کے عمل کو مرد ہو یا عورت ضائع نہیں کرتا۔ تم ایک دوسرے کی جنس ہو۔ تو جو لوگ میرے لیے وطن چھوڑ گئے (ہجرت کرگئے) اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور ستائے گئے اور لڑے اور قتل کیے گئے ہیں ان کے گناہ دُور

کردوں گا اور ان کو بہشتوں میں داخل کردوں گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں (یہ) اللہ کے ہاں سے بدلا ہے اور اللہ کے ہاں اچھا بدلا ہے"۔

اس لیے بجا طور پر یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ جب تک جہاد فرض نہیں ہوا تھا اس وقت تک سب سے بڑا عمل یہی ہجرت کا عمل تھا۔ لیکن اس کے لیے شرط یہ ہے کہ ہجرت اللہ کی راہ میں اور اللہ کے دین پر قائم رہنے اور اس کی دعوت واشاعت کے لیے ہو۔

ب: جہاد

جہاد کے معنی محنت اور کوشش کے ہیں اور اسلام میں اس کا مفہوم ہے حق کی سربلندی، اس کی اشاعت وحفاظت کے لیے ہر قسم کی کوشش، قربانی اور ایثار کرنا اپنی تمام مالی، جسمانی اور دماغی قوتوں کو اللہ کی راہ میں صَرف کرنا۔ یہاں تک کہ اس کے لیے اپنے اہل وعیال، اپنے عزیز واقارب، خاندان اور قوم کی جانیں تک قربان کردینا۔ حق کے دشمنوں کی کوششوں کو ناکام بنانا، ان کی تدبیروں کو اکارت کردینا، ان کے حملوں کو روکنا، نیز اس کے لیے اگر میدان جنگ میں آکر ان سے لڑنا پڑے تو اس سے بھی دریغ نہ کرنا۔ اس لیے جہاد کو اسلام میں بہت بڑی عبادت قرار دیا گیا ہے۔

جہاد ایک منظّم کوشش کا نام ہے اور اسلام میں اس کے واضح اصول اور ضوابط ہیں۔ بغیر کسی نظم اور امیر کے کوئی شخص یا گروہ اپنی مرضی سے مسلح جدوجہد شروع کردے، تو اسے جہاد قرار نہیں دیا جاسکتا۔ جہاد کے لیے ضروری ہے کہ ایک اسلامی ریاست کی طرف سے باقاعدہ اس کا حکم دیا گیا ہو۔ علماء ومجتہدین کے اداروں نے حالات اور اسباب کا بے لاگ جائزہ لے کر اس کے امکان اور ضرورت کا فیصلہ دیا ہو۔ اور اس کا

مقصد مظلوم مسلمانوں کی امداد کرنا، اشاعت اسلام کے راستے کی رکاوٹوں اور فتنوں کو دور کرنا اور رضائے الٰہی کا حصول ہو۔

جہاد کا مفہوم بہت واضح ہے۔ بعض علماء کی رائے میں جہاد کی سب سے اعلیٰ قسم خود اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرنا ہے اور وہ اسے ''جہاد اکبر'' قرار دیتے ہیں۔ بعض صحیح احادیث اور قرآن کریم سے بھی اس مفہوم کی تائید ہوتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ (العنکبوت: ۶۹)

ترجمہ:

جن لوگوں نے ہمارے بارے میں جہاد کیا (یعنی محنت اور تکلیف اُٹھائی) ہم ان کو اپنے راستے دکھائیں گے اور یقیناً اللہ نیکوکاروں کے ساتھ ہے۔

جہاد کی ایک قسم ''جہاد بالعلم'' ہے۔ دنیا کا تمام شر اور فساد جہالت کا نتیجہ ہے۔ اور اس کا دُور کرنا ضروری ہے۔ اگر انسان عقل وشعور اور علم ودانش رکھتا ہے تو اسے چاہیے کہ دوسروں کو بھی اسے سے فیض پہنچائے۔

قرآن نے یہ بات ان الفاظ میں واضح فرمائی کہ:

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِىَ اَحْسَنُ ۭ

(النحل: ۱۲۵)

ترجمہ:

لوگوں کو اپنے پروردگار کی طرف آنے کی دعوت حکمت ودانش اور خوب صورت نصیحت کے ساتھ

کرو۔ اور ان سے مجادلہ (بحث ومباحثہ) جنگ بہت ہی خوب صورت طریقے سے کرو''۔ اسی طرح عملی انداز میں دین کی دعوت وتبلیغ بھی جہاد کی ایک قسم ہے۔ اور نتائج وافادیت کے لحاظ سے اس کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ سورۃ الفرقان میں اسے ''جِهَادًا كَبِيْرًا'' قرار دیا گیا ہے۔

جہاد کی ایک اور قسم ''جہاد بالمال'' ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو مال ودولت عطا کی ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ اسے اللہ کی رضا کے راستے میں خرچ کیا جائے اور حق کی حمایت ونصرت کے سلسلے میں انفاق سے گریز نہ کیا جائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۙ
اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفَاۗىِٕزُوْنَ ۝

(التوبہ: ۲۰)

ترجمہ:

جو لوگ ایمان لائے اور جنھوں نے ہجرت کی اور اللہ کے راستے میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کیا، یہ لوگ اللہ کے پاس نہایت بلند مرتبہ پر فائز ہیں۔

جو لوگ مال کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی بجائے اس کی ذخیرہ اندوزی کرتے ہیں انھیں ''عذاب الیم'' کی ''خوشخبری'' دی گئی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝

(التوبہ: ۳۴)

ترجمہ:

اور وہ لوگ جو سونے اور چاندی کی ذخیرہ اندوزی کرتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انھیں دردناک عذاب کی بشارت دے دو۔

awazeinqilab.com

جہاد کی ایک قسم "جہاد بالنفس"، یعنی اپنے جسم وجان سے جہاد کرنا بھی ہے۔ حتیٰ کہ اللہ کی راہ میں دشمنوں سے لڑتے لڑتے اپنی جان تک پیش کردی جائے۔ عام طور پر جب لفظ جہاد بولا جاتا ہے تو اس سے یہی چوتھی قسم کا جہاد ہی مراد لیا جاتا ہے جس کو قرآن میں قتال کہا گیا ہے۔ جہاد کے لیے جنگی قوت کی تیاری کا حکم دیا گیا ہے اور جہاد میں شہید ہو جانے والوں کو مُردہ کہنے سے بھی منع کیا گیا ہے اور ان کے متعلق بتایا گیا کہ وہ اپنے رب کی طرف سے رزق پا رہے ہیں اور اس پر خوشیاں منا رہے ہیں۔ ان کے لیے اجرِ عظیم، جنتوں کا اور بہترین ثواب کا وعدہ کیا گیا ہے۔

جہاد کی ایک قسم یہ بھی ہے کہ ہر نیک کام اور فرض کی ادائیگی میں اپنی جان ومال اور دماغ کی پوری قوت صَرف کی جائے۔ ایک مرتبہ عورتوں نے جہاد کی اجازت چاہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا: "تمھارا جہاد حج مبرور ہے"۔ ایک صحابیؓ جہاد میں شرکت کے لیے آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے پوچھا کیا تمھارے ماں باپ ہیں، اس نے عرض کیا، جی ہاں۔ فرمایا تو تم ان کی خدمت کے ذریعے جہاد کرو۔ اسی طرح کسی ظالم حاکم کے سامنے کلمہ حق وعدل کہنے کو بھی جہاد بلکہ بہت بڑا جہاد قرار دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ جہاد قیامت تک جاری رہے گا۔

مشق

سوال ۱ ہجرت پر تفصیلی مضمون لکھیں۔

سوال ۲ جہاد سے کیا مُراد ہے؟

سوال ۳ جہاد کی مختلف اقسام تفصیل سے بیان کریں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی سیرت اور ارشادات

نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی سیرت طیبہ اور ارشادات گرامی نے انسانی زندگی، عزت وناموس اور مال واسباب کو تحفظ فراہم کیا۔ آپؐ کے ارشاد کے مطابق انسان کو حق حاصل ہے کہ معاشرہ اس کی جان ومال کا تحفظ کرے۔ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے اپنی سیرت کے ذریعے انسان کو برابری کا حق دیا۔ ملازموں اور خدمت گاروں کے ساتھ اپنے برابری کے سلوک کا عملی نمونہ پیش کیا اور ان کے اس حق کے بارے میں خاص طور پر تاکید فرمائی۔

ہمسائے کے حقوق کے بارے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے خاص طور پر تاکید فرمائی۔ آپؐ نے فرمایا کہ مجھے جبرائیل بار بار پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے خیال پیدا ہونے لگا کہ شاید اللہ تعالیٰ ہمسایہ کو وراثت میں شریک کردیں۔ ہمسائے کے اس حق کی روشنی میں انسان کو جہاں بہت سی ذمے داریاں سونپی گئیں وہاں اسے بہت سے حقوق بھی حاصل ہوئے کیونکہ ہر فرد کسی نہ کسی کا ہمسایہ ہوتا ہے۔

ماں باپ کی حیثیت سے انسان کو حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے ارشادات کی روشنی میں بہت سے حقوق حاصل ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے بیماروں کی عیادت کی تاکید فرمائی۔ اس طرح بیمار کو یہ حق ملا کہ اس کی دیکھ بھال اور خدمت کی جائے۔

حضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے اپنے عمل سے عورتوں کے احترام کا حق دیا۔ مزدور کو حق دیا کہ اسے اس کی مزدوری فوری طور پر ادا کی جانی چاہیے۔

awazeinqilab.com

آپ ﷺ کے فرمودات سے یتیم کو یہ حق حاصل ہوا کہ اُس سے حسن سلوک کیا جائے اور اس کی ضروریات پوری کی جائیں۔

حضور ﷺ نے خود اپنے عمل سے جنگی قیدیوں کے ساتھ حسن سلوک کا مظاہرہ فرمایا۔ آپ ﷺ نے انسان کو اس کی خلوت، عزلت (پرائیویسی) کا حق دیا اوراس میں مداخلت سے منع فرمایا۔ آپ ﷺ کی سیرت کا بغور مطالعہ کیا جائے تو ان انسانی حقوق کی ایک طویل فہرست مرتب ہوسکتی ہے جن کا آپ ﷺ نے اپنے عمل سے اظہار فرمایا۔ بہت سے انسانی حقوق کا ذکر آپ ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع میں فرمایا۔

انسانی حقوق اور حسن سلوک سے متعلق خطبہ حجۃ الوداع کے اہم نکات

لوگو! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ”انسانو ہم نے تم سب کو ایک مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے اور تمھیں جماعتوں اور قبیلوں میں بانٹ دیا کہ تم الگ الگ پہچانے جاسکو۔ تم میں زیادہ عزت وکرامت والا خدا کی نظروں میں وہی ہے جو خدا سے زیادہ ڈرنے والا ہے۔“ چنانچہ اس آیت کی روشنی میں نہ کسی عرب کو عجمی پر کوئی فوقیت حاصل ہے نہ کسی عجمی کو عرب پر۔ نہ کالا گورے سے افضل ہے اور نہ گورا کالے سے، بزرگی اور فضیلت کا معیار صرف تقویٰ ہے۔

لوگو! تمھارا رب ایک ہے۔ سارے انسان ہی آدم کی اولاد ہیں اور آدم کی حقیقت اس کے سوا کیا ہے کہ وہ مٹی سے بنائے گئے۔ اب فضیلت اور برتری کے سارے دعوے خون ومال کے سارے مطالبے اور سارے انتقام میرے پیروں تلے روندے جاچکے ہیں۔ قتل عمد کا قصاص لیا جائے گا۔

NOT FOR SALE

قتل غیر عمد وہ ہے جس میں کوئی لاٹھی یا پتھر لگنے سے ہلاک ہوجائے۔ اس صورت میں ایک سو اونٹ دیت مقرر ہے۔ جو اس سے زیادہ طلب کرے گا وہ زمانہ جاہلیت کے لوگوں میں سے ہوگا۔ دیکھو! میرے بعد کہیں گمراہ نہ ہوجانا کہ آپس میں ہی گردنیں مارنے لگو۔ دیکھو میں نے حق پہنچادیا ہے۔ پس اگر کسی کے پاس امانت رکھوائی جائے تو وہ اس بات کا پابند ہے کہ امانت رکھوانے والے کو امانت پہنچادے۔ تمام سودی کاروبار آج سے ممنوع قرار پاتا ہے۔ لوگو! خدا نے میراث میں ہر وارث کا جداگانہ حصہ مقرر کردیا ہے اس لیے اب وارث کے حق میں (ایک تہائی سے زائد میں) کوئی وصیت جائز نہیں۔ جان لو کہ لڑکا اس کی طرف منسوب کیا جائے گا جس کے بستر پر وہ پیدا ہوا اور جس پر حرام کاری ثابت ہو اس کی سزا سنگ ہے۔ قرض قابل واپسی ہے۔ عاریتاً لی ہوئی چیز واپس کرنی چاہیے۔ تحفے کا بدلہ دینا چاہیے اور جو کوئی کسی کا ضامن بنے تو اسے تاوان ادا کرنا چاہیے۔ دیکھو ایک مجرم اپنے جرم کا خود ہی ذمے دار ہے، نہ باپ کے بدلے بیٹا پکڑا جائے گا اور نہ بیٹے کا بدلہ باپ سے لیا جائے گا۔ ”تمھاری بیویوں کا تم پر اور ان پر تمھارا حق ہے۔ بیویوں پر تمھارا حق اتنا ہے کہ وہ تمھارے بستر کو کسی غیر مرد سے آلودہ نہ کریں اور ایسے لوگوں کو تمھاری اجازت کے بغیر تمھارے گھروں میں داخل نہ ہونے دیں جنھیں تم ناپسند کرتے ہو۔ انھیں (عورتوں کو) کوئی معیوب کام نہیں کرنا چاہیے۔ اگر وہ ایسا کریں تو خدا نے تمھیں یہ اختیار دیا ہے کہ تم ان کی سرزنش کرو اور ان سے بستر میں علیحدگی اختیار کرو اور (اگر وہ پھر بھی باز نہ آئیں) انھیں ایسی مار مارو کہ نمودار نہ ہو۔ اگر وہ باز آجائیں تو تم پر واجب ہے کہ انھیں اچھا کھلاؤ اور رواج کے مطابق اچھا پہناؤ۔ عورتوں کے معاملے میں فراخ دلی سے کام لو کیونکہ درحقیقت وہ ایک طرح سے تمھاری پابند ہیں۔ ان کی کوئی املاک نہیں اور تم نے انھیں خدا کی امانت کے طور پر قبول کیا ہے اور تم اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہی ان کے وجود سے حظ

NOT FOR SALE

awazeinqilab.com

اُٹھاتے ہو۔ سو خواتین کے معاملے میں اللہ سے ڈرتے رہو اور ان سے نیک سلوک کرو اور کسی عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے شوہر کا مال اس کی اجازت کے بغیر کسی کو دے۔

لوگو! میری بات سنو اور سمجھو۔ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، کسی کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے کچھ لے سوائے اس کے جسے اس کا بھائی برضا و رغبت عطا کردے۔ اپنے نفس پر اور دوسروں پر زیادتی نہ کرو اور ہاں تمھارے غلام، ان کا خیال رکھو۔ جو تم کھاؤ اس میں سے ان کو کھلاؤ، جو تم پہنو اسی میں ان کو پہناؤ۔ اگر وہ کوئی ایسی خطا کریں جسے تم معاف نہ کرنا چاہو تو اللہ کے بندو! انھیں فروخت کردو اور سزا نہ دو۔

مشق

سوال ۱ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی روشنی میں حقوق العباد کی اہمیت بیان کریں۔

سوال ۲ انسانی حقوق اور حسن سلوک کے بارے میں خطبہ حجۃ الوداع کے اہم نکات قلمبند کریں۔

NOT FOR SALE

300
300
300
300
300
310

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔ (سورۃ الاحزاب: آیت ۴۰)

حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم **کا ارشاد ہے:**

”میں آخری نبی ہوں۔

میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے“۔

awazeinqilab.com